بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی

اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا اس کی یعنی اوسکی و جہ گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۱ | تذکرۃ القرآن | ماہ جنوری ۱۹۰۶ء

تذکرۃ القرآن

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن مجید کو تمام بنی نوع کے واسطے کامل واعظ اور حقیقی خیر خواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم قرآن کی کاملیت و افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اوس بیہودہ تعصب اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا جس سے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بنا کر ہمدردی اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت و سعادت سے محروم کر دیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اوکو رسوات کا پرستار بنا دیا ہے

سوم مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم یا کسی بشر کے دل آزاری نکرنا بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے طور پر جس طریق سو تمام بد اخلاقی بے دینی اور بے ایمانی کو دور کرنیکی

چہارم مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو ۲ روپیہ ہے جو پیشگی آنی ضرور ہے

مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

(۱) مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۱۳ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باری تعالے (۲) اسماے باری تعالی کی حقیقت اونکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور الہامات الہیہ کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت اوسکے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

مفتاح القرآن - اسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اوسکو چار پانچ مہینے میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑھیں پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت کرنی اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر با ترجمہ پڑھایا کریں کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو ان شاء اللہ قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے اشعار اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین و دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً بھلا دینگے اسی قاعدے سے اردو و فارسی کے ہزارہا لغت آجائینگے صفحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جلد ۲ نمبر ۱

ذکر و فکر

سلسلہ کے واسطے دیکھو جلد ۱ نمبر ۱۲

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ

کثرت سے اپنے رب کا ذکر کر اور شام و صبح اوسکی تسبیح کرتا رہ

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ

اپنے جی میں اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ دھیمی آواز سے

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ

صبح اور شام یاد کرتا رہ اور مت ہو غافلوں میں سے

انسان کا نفس کسی وقت بیکار نہیں رہ سکتا۔ جس وقت ظاہری شغلوں سے فارغ ہوتا ہے اُسوقت اندر ہی اندر طرح طرح کے خیالات میں مصروف ہو جاتا ہے بعضوں کے نفس عشقیہ مضامین کی طرف دوڑتے ہیں۔ بعضوں کے دنیاوی تردداتِ و تفکرات کی طرف۔ بعضوں کے مخالفانہ تجویزوں اور منصوبوں کی طرف شاعروں کے نفس شاعرانہ مضامین کی طرف فسانہ گویوں کے نفس قصص و حکایات کی طرف متخاصمین کے نفس اپنے اپنے جھگڑوں کی طرف عاشقوں کے نفس اپنے اپنے مطلوب کی

طرف الغرض ہر شخص اپنی اپنی حالت کے خیالات میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اسیوجہ
سے اوقات بیکاری کے واسطہ ہزار ہا قسم کے شغل ایجاد کئے گئے ہیں ہارمونیم
سارنگی۔ ڈھول اور ڈفرا اسی نفسانی اقتضا کا ایجاد ہیں۔ طاش شطرنج مرغ۔ بٹیر
راگ۔ ناچ۔ اسی نفسانی عادت کا اظہار ہیں۔ افیون۔ شراب۔ بھنگ۔ چرس
حقہ۔ سلفہ تمام اسی اندرونی کیفیت کا نتیجہ ہیں۔ چھوٹا بچہ جسکا اندرونی نفس ابھی تک
طاقت پر نہیں آیا۔ وہ اپنی حالت کے مطابق طرح طرح کے کھیل یا شغل ایجاد کرتا رہتا
ہے اور ایک منٹ کے واسطے بیکار نہیں رہتا اسیطرح جب نفس ناطقہ بڑھجاتا ہے
وہ خیالات کے بغیر ایک منٹ نہیں رہسکتا یہ تمام شغل ایک قسم کی آوارگی اور لہو
ولعب میں شامل ہیں نفسِ ناطقہ کے واسطے مناسب شغل جو حقیقی طور پر اُسکے واسطے
ضروری اور مُفید ہے اپنے رب کا ذکر ہے۔ افیون۔ شراب۔ بھنگ اور چرس
سے طرب انگیز خیالات پیدا ہوتے اور دلچسپ نظارہ نظر آتے ہیں یہ ایک عارضی
سرور ہوتا ہے جسکا نتیجہ پریشانی دماغ کے سوائے اور کچھ نہیں مگر ذکرِ الٰہی کا جوہر
ہے وہ انسان کے دماغ کو پاک صاف بنانے والا اوسکے اخلاق کو سنوارنے والا
قوائے عقلیہ کو تیز کرنے والا اور اسکو سچی تسلی اور سعادت بخشنے والا ہوتا ہے۔ راگ
ناچ۔ اور باجہ کا شغل عارضی طور پر دل کو بہلاتا مگر قوائے عقلیہ و اخلاقیہ کو خراب
کرتا ہے مگر ذکرِ الٰہی کا شغل دایمی نتایج پیدا کرتا اور عقل و اخلاق کو درست کر
طاش بازی شطرنج بازی مرغ بازی۔ بٹیر بازی وغیرہ سراسر لہو ولعب او
انسان کی دین و دنیا کو تباہ کرنے والے ہیں مگر ذکرِ الٰہی کا شغل انسان کے
دینی و دنیاوی عروج کا باعث بنتا ہے۔ ذکرِ الٰہی کا شغل ایک طرف اور لہو و
راگ ناچ۔ باجا اور مسکرات کا شغل ایک طرف آپسمیں متضاد ہیں جو شخص ذکر
الٰہی کا عادی ہے وہ لہو ولعب اور راگ و باجہ وغیرہ سے کوئی حظ نہیں اُٹھا

برعکس اسکے جو شخص لہو ولعب۔ یا راگ۔ باجہ۔ یا شراب یا بھنگ چرس وغیرہ کا عادی ہے وہ ذکر الٰہی سے محظوظ نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ شارع اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسکرات حرام فرمائے۔ راگ ناچ اور باجہ کی اجازت نہیں دی اور لہو ولعب سے منع فرمادیا ہے اور ذکر الٰہی کی نسبت کیسی پُراسرار الفاظ میں تعلیم ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ؁ اپنے رب کو اپنے نفس میں تضرع اور خوف کے ساتھ اور دھیمی آواز سے صبح وشام یاد کرا و۔ غافلین میں سے مت ہو جا۔ جناب الٰہی میں تضرع اور خوف کے ساتھ پیش ہونے سے جو حظ نفس حاصل ہوتا ہے اوسکا اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو اس میدان میں تجربہ کار ہیں اِس حکم میں تو تمام لہو ولعب اور راگ باجہ اور ناچنے کودنے کے طریق رد ہوئے پھر فرمایا ہے کہ اونچی آواز سے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے اپنے رب کو یاد کر۔ اگر انسان آواز کے ساتھ یاد کرے یا غزل واشعار میں اوسکی حمد گائے تو نفس ایسا کامل طور پر متوجہ نہیں ہوسکتا کیونکہ نفس کا اصلی شغل فکر اور خیال ہے نہ کہ گانا بجانا۔ یا اوچھلنا۔ کودنا اسیوجہ سے یہ حکم ہے کہ اپنے رب کو اپنے جی ہی جی میں دھیمی آواز سے یاد کر اونچی آواز سے نہیں اسمیں غزل خوانی۔ قوالی اور ڈھول۔ سارنگی کا ردہی صبح وشام عموماً انسان کے واسطے فراغت کا وقت ہیں انکے درمیانی وقفوں میں ادر اور شغلوں میں مصروف ہوجاتا ہے اسلئے ان اوقات کو خاص کر بیان فرمایا اور وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ میں اور سا اوقات بھی شامل ہیں کہ خدا کی اطاعت اور اوسکی رضاجوئی اور اوسکے ذکر سے کسی وقت غافل نہو آؤ ہم اس حکم الٰہی اور موجودہ مسلمانوں کی عملی حالت کا مقابلہ کرکے دیکھتے

ہیں کہ عموماً اس حکم کے مطابق ہے یا خلاف۔ سرسری نظر سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عموماً خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بیش قیمت زندگی کا فارغ وقت عموماً واہیات شغلوں پر قربان کیا جاتا ہے۔ کہیں حقہ کی مجلس گرم رہتی ہے بروقت فراغت کے وقت لوگ وہاں پر جمع ہو کر ادھر اودھر کی زٹلیات ہانکتے اور بیہودہ ہنسی اور تمسخر میں اپنی عمر برباد کرتے ہیں۔ کہیں تاش بازی ہو کہیں شطرنج بازی۔ کہیں مرغ بازی۔ کہیں کبوتر بازی۔ کوئی ہارمونیم اور سارنگی پرست ہو رہا ہے۔ کوئی راگ اور قوالی پر۔ کوئی دیوانوں پر دیوانہ ہو رہا ہے کوئی فسانہ جات پر۔ کوئی گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے اور کتوں کی طرح گھر گھر کی بو سونگھنے کا عادی ہے۔ کوئی بھنگ چرس اور افیون کے نشہ میں مست رہتا ہے کوئی لاف گزاف اور افترا پردازی میں۔ کوئی جھوٹی انشا پردازی کا متوالا ہے۔ کوئی واہیات شعر و شاعری کا۔ الغرض اس قسم کے ظاہری شغل اور عادات ہیں جب اکیلے فارغ ہو کر بیٹھتے یا لیٹتے ہیں اُسوقت بھی واہیات نظارہ یکے بعد دیگرے پیش آتے ہیں پھر خدا کا ذکر و فکر کہاں۔ ہائے افسوس اس بیش قیمت اور فطرتی طاقت کو جو انسانی ترقیات اور اصلاح نفس کے واسطے ایک اعلیٰ درجہ کا انجن ہے کس کس طرح سے بیہودہ طور پر خراب کیا جاتا ہے مگر کسی کو کچھ غیرت نہیں۔ کوئی ایک منٹ کے واسطے بھی سوچتا سمجھتا نہیں۔ کس کس طریق پر احکام الٰہی کے خلاف اور اپنے آپ کو برباد کیا جاتا ہے کیا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ بھی فرماتا ہے کہ خدا کا ذکر مت کرو بلکہ قوم کی قوم۔ حقہ بازی۔ بیہودہ ہنسی تمسخر مرغ بازی۔ شطرنج بازی اور راگ باجہ میں سرگرمی کے ساتھ مشغول رہو اپنی اوقات عزیز اور جان و مال کو اسی میں صرف کرو اور خوب دل کھول کر

صرف کرو دینی احکام کے وقت کانوں میں روئی دے لیا کرو اور خدا کے
راستہ میں تنگدل اور بخیل بنے رہو کیا وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ کا یہی عمل ہے
کہ واہیات شغلوں اور لہو ولعب میں بدمست بنے رہو اور کبھی الٰہی احکام کی
طرف نظر نہ کرو۔ کیا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا کی یہی تعمیل ہے کہ واہیات قصوں
کہانیوں میں مشغول اور راگ۔ باجہ میں مشغوف۔ یا بھنگ۔ چرس افیون میں
بدمست رہو اور خدا کا ذکر لینا تو در کنار ذکر کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو
اور نہ اون کی کوئی بات سنو۔ کیا تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کی یہی اطاعت ہ
کہ بد عادات۔ بد شغل۔ اور بد خیالات میں اپنی تمام عمر تمام طاقتیں اور مال
صرف کرتے چلے جاؤ اور اللہ کریم کے ذکر سے بھاگتے رہو۔ یہ تو اون
مسلمانوں کا حال ہے جو دین کی طرف سے سراسر غافل اور بدعمل ہیں۔ آ
ج اون کا بھی حال دیکھو جو نمازی پرہیزگار۔ اور دیندار کہلاتے ہیں اون
میں بھی شاذ و نادر ایسے ملینگے جو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ اور سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کا مصداق ہوں۔ قربِ
الٰہی اور معرفت حاصل کرنے کا یہ کیسا آسان طریق ہے حظ نفس اور دل
چسپی کا یہ کیسا عمدہ شغل ہے مگر افسوس اس حقیقی شغل کو چھوڑ کر کیسے بیخبر
اور نادان بن گئے ہزارہا واہیات شغل اسکے خلاف ایجاد کر لئے جنہوں
نے ذکر اور فکر کا تخم ہی دلوں سے اُٹھا دیا اور اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ
الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ کا پورا پورا
مصداق بنگئے اور اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ میں بخوشی خاطر شامل ہوگئے
اور اب اوس طرف سے کھنچکر ذکر الٰہی کی طرف اون کا مایل کرنا محال ہوگیا۔

الا ماشاء اللہ بلکہ احکام الٰہی لغو اور باطل معلوم ہونے لگ گئے چنانچہ
کسی شطرنج باز۔ یا مرغ باز۔ یا قمار باز سے ذکر کرکے دیکھو کہ ان واہیات
شغلوں کو چھوڑ کر خدا کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ پھر وہ کیسا اس حکم کو مانتا
اور کیسی قدر کرتا ہے۔ جو شخص حقہ کی محفلیں گرم رکھتا ہو اور ادھر ادھر
کی زٹلیات میں وقت گذارتا ہے اوسکو سنا دو وَاذْكُرِ رَبَّكَ كَثِيرًا
وَسَبِّحْهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا تو پھر دیکھو کس وقعت کی نظر سے اوس کو
دیکھتا اور کسقدر اوس کی تعمیل کرتا ہے ایک تماش بین شہوت پرست اپنی
بھنلی۔ چرسی کو حکم سنا دو کہ اللہ کریم کا بہت ذکر کیا کر ذکر الٰہی کا سرور اصل
سرور ہے باقی تمام واہیات دیکھو پھر اس حکم کو وہ کیا گت بناتا ہے ایک
آوارہ گرد بیکار شخص سے کہو کہ کیوں بیہودہ طور پر عمر عزیز کو برباد کر رہا
ہے پھر دیکھو کیسا وہ اس حکم کو قبول کرتا ہے۔ افسوس قرآن مجید سب کچھ
سمجھاتا ہے پر کوئی سمجھتا نہیں تذکرۃ القرآن نے اردو زبان میں اون
احکام کو صاف صاف بیان کرنا اور موجودہ تمثیلات سے سمجھانا شروع
کر دیا ہے مگر کوئی دیکھتا اور مانتا نہیں بلکہ جیسا کہ قرآنی ترجمہ سے بھاگتے
ہیں ویسا ہی تذکرۃ القرآن سے جیسا کہ قرآن مجید بامعنی پڑھنے کو فضول
اور غیر ضروری خیال کرتے ہیں ویسا ہی تذکرۃ القرآن کو وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اور اللہ تو اپنے نور کو پورا ہی کرکے چھوڑے گا۔
خواہ مشرک لوگ کراہیت ہی کرتے رہیں۔ سننے والے ضرور سنینگے۔ اور
ماننے والے ضرور مانینگے پر غافلوں اور بدکاروں اور نافرمانوں پر قطع
حجت کے سوا اور کچھ نتیجہ نہیں ہوتا۔

۴۔ یہ سخت نادانی اور بدفہمی ہے کہ بےعلمی بےعقلی اور رسم پرستی کو کافی سمجھکر ترقی

کوئی آرزو اور کوئی کوشش نہ کیجاوے نہ اصل حقیقت کی طرف بحیم
نہ نتایج کی طرف غور کیا جاوے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
ی الاعمیٰ والبصیر افلا تتفکرون کیا اندھا اور سوانکھا
تے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔ عادات اور ذکر الٰہی دل کو
ے والے صدر انسانی کو انشراح بخشنے والے۔ خیالات کو وسیع اور
والے تمام تعصبات اور توہمات کو دور کرنے والے تمام غلطیوں
یوں کی اصلاح کرنے والے غفلت اور جہالت کو دور کر کے خشیت
ے پیدا کرنے والے اور انسان کو تمام خوف وحزن سے نجات دینے
ب عبادت اور ذکر کا مدعا یہ ہی ہے کہ انسان کا دل روشن اور سینہ
جائے خیالات وسیع اور بلند ہو جائیں تمام تعصبات اور توھمات
، تمام غلطیوں اور بد عادات کی اصلاح ہو جاوے غفلت اور جہالت
دور ہو جائیں خدا کا خوف پیدا ہو کر رشد وسعادت حاصل ہو اور تمام
زن سے نجات کلی حاصل ہو جائے مگر افسوس جسقدر نادانی بدفہمی بے
عقلی اور رسم پرستی سے دین میں کام لیا جاتا ہے کسی دنیاوی کام میں
جاتا۔ ایک رسمی طور پر بے سوچے سمجھے نماز ادا کر لینا یا چند دعائیں اور
تعداد میں پوری کر لینا کافی سمجھ لیا جاتا ہے مگر یہ خیال کبھی نہیں آتا
ے خیال اور اعمال میں بھی کچھ اصلاح ہوتی ہے یا نہیں قرب محبت
ت الٰہی کے کوئی آثار جو کہ عبادت کا لازمی نتیجہ ہے پیدا ہوتے
ہیں ہمیں کوئی خاص طور پر اور خاص طاقتیں حاصل ہوتی ہیں یا نہیں
امات اور افضال الٰہی کے واسطے اور جس ہدایت ربانی کے واسطے
ں مدد الٰہی کے واسطے شب وروز ایاک نعبد وایاک نستعین

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں دعا مانگی جاتی
ہے اوسکی قبولیت کے کوئی آثار نمایاں ہوتے ہیں یا نہیں اور نہ کبھی یہ آرزو
ہوتی ہے کہ مدد الٰہی انعامات ربانی اور ہدایات رحمانی کے آثار پیدا ہوں
اور کبھی اونکے حاصل کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ نہ کبھی اصل حقیقت کی
طرف نظر کرتے ہیں کیونکہ دعائے مومن اور دعائے مضطر کے جواب اور
قبولیت کا قرآن مجید وعدہ فرماتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب وہ
مجھے پکارتا ہے پھر فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ بھلا مضطر
کو کون جواب دیتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے برعکس اسکے دعائے غیر
مسموع اور غیر مقبول کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ کافروں کی دعا ہوتی
ہے وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ کافروں کی دعا تو بس بھٹکتی
ہی رہتی ہے پھر یہ کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارے دعا مومن بندوں کے مثل
ہے یا کافروں کے مشابہ۔ کوئی نہیں سمجھتا اور کوئی نہیں غور کرتا۔ کس کس
طور پر قرآن کریم انسان کو عبرت دلاتا اوسکی آنکھیں کھولتا اور اوسکی غفلت
اور جہالت کو دور کرنا چاہتا ہے مگر افسوس اوسکو پس پشت ڈالدیا اور
اوسکو بامعنی پڑھنا غور کرنا اور اوس سے عبرت پکڑنا چھوڑدیا۔ غیر عربی
دانوں کو عذر تھا کہ ہم قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے تذکرۃ القرآن نے آیات
بینات کو صاف صاف اردو میں بیان کرنا شروع کردیا مگر قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ
بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ ظاہری قیام وقعود وسجود اور قرات کو کافی سمجھکر لاپروا
بنے بیٹھے ہیں حالانکہ عبادت کا خاص تعلق دل سے اور اصل قیام وقعود
وسجود وہی ہے جو دل کے پرجوش ارادہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ

ہو جنمیں دل کی غفلت جہالت استغنا اور استکبار دور ہو کر سچا عجز و نیاز
پیدا ہو اصل تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر توبہ و دعا وہ ہے جو دل کی تہوں میں سے
خارج ہو نہ وہ جو زبان اور حنجرہ سے اوپر ہی اوپر پیدا ہو اور دل تک
نہ پہنچے۔ زبان اور ہاتھ پاؤں اور جسم سے عجز و نیاز ظاہر کرنا دلی حالت
کا اظہار ہوتا ہے اگر دل میں کچھ نہیں بلکہ دل غائب اور واہیات خیالات
میں منہمک اور آوارہ ہو رہا ہے تو جسمانی اظہار ایک قسم کا ریا اور تصنع اور رسم
پرستی ہے یہی تو وجہ ہے کہ نمازوں میں دل نہیں لگتا نمازیوں کے
خیالات میں وسعت اور بلندی پیدا نہیں ہوتی الٰہی محبت رحمت ہدایت
اور نصرت کے آثار پائے نہیں جاتے دعاؤں میں قبولیت کے آثار نہیں رہے
کیا ہی سچ فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کوئی نماز نماز نہیں
جب تک قلب حاضر نہو۔ قرآن کریم غافل نمازیوں پر افسوس کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ
ایسے نمازیوں پر افسوس جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ پھر ایک
جگہ پر فرماتا ہے لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ
یہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو صدر مقاموں
میں ہیں۔ مجھے زیادہ تر افسوس اون مولویوں پر ہے جو اپنے آپ کو
فارغ التحصیل بتلاتے مگر قرآن کے معنی سے ناآشنا اور متنفر ہیں اسکو
مجمل مبہم اور غیر ضروری سمجھکر ہمیشہ بے معنی تلاوت کرتے ہیں وہ بھی اپنی
دعاؤں کو غیر مسموع و غیر مقبول دیکھ کر اور اپنے آپ کو محبت ہدایت رحمت
اور نصرت الٰہی کے آثاروں سے دور پاکر انکھیں نہیں کھولتے اور کچھ
نہیں سمجھتے اور کچھ عبرت نہیں پکڑتے اور کچھ خوف نہیں کھاتے بلکہ رہی

طور پر نماز و تسبیح پورا کر لینے کو کافی سمجھ لیتے ہیں اور کبھی حقیقی بصارت
اور رشد حاصل کرنے کی آرزو و کوشش نہیں کرتے بلکہ اپنے علم اور اپنی
سمجھ کو کافی سمجھ کر ربانی ہدایت و بیعت سے مستغنی و متکبر بنے رہتے ہیں
کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں کیا اندھا اور سوانکھا برابر ہیں کیا سمجھا
اور نہ سمجھا برابر ہیں هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ
کیا اندھا اور سوانکھا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو اور
یہ بھی یاد رکھو جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا
وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيْلًا جو
اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہیگا اور بہت بڑا
گویا کہ ضلالت کی یہ بہت بڑی پہچان ہے کہ انسان انوار باطنی اور رشد الٰہی
سے بے بہرہ رہے مگر کوئی نہیں دیکھتا کہ ہماری دعائیں تو شب و روز
یہ ہیں کہ خداوند کریم تو ہمکو مغضوب اور ضال لوگوں کے راستہ سے
بچا مگر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم میں آثار ان لوگوں کے پائے جاتے
ہیں یا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے اور جب تک
کوئی سمجھے نہیں عبرت کیسے پکڑ سکتا ہے غضب الٰہی کے آثار میں سے
دنیاوی ذلت اور رسوائی بھی ہے جو لہو و لعب کے حالات میں بار بار
ظاہر فرمائی گئی ہے وہی ذلت اور رسوائی مسلمانوں کی دامنگیر ہوتی
جا رہی ہے مگر کچھ عبرت نہیں۔ بے علموں بے ہنروں اور جرائم
پیشہ کی تعداد مسلمانوں میں بہت بڑھتی جا رہی ہے مگر کچھ خیال نہیں
اور خیال ہو کیسے جب تک کہ قرآن کریم کو بامعنی نہ پڑھیں اور اس پر
غور و فکر کرنے کی عادت نہ ڈالیں تو کیسے یہ قوانین رحمانی سمجھ میں۔

آسکتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ دیا اسلئے واہیات تنازعات پیش آگئے جھگڑوں نے دینی عقل اور فہم کو برباد کر دیا ضروری اور اہم مسایل کو غیر ضروری اور خفیف بنا دیا اور برعکس اوس کے غیر ضروری اور خفیف باتوں کو ضروری اور اہم کر دکھایا پس واہیات جھگڑاوں میں مسلمانوں کو پھنسا دیا یہی وجہ ہے کہ جن مسائل کی قرآن کریم شد و مد اور تکرار کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں طرح طرح سے تعلیم و تکفیں کرتا ہے اونکا کہیں ذکر نہیں اور پھر کہیں بحث نہیں اور جنکی طرف اشارہ تک نہیں اور حدیث شریف میں صاف فیصلہ نہیں اون پر دن رات بحثیں اور جھگڑے کئے جاتے ہیں اگر معمولی مکاتب کی کتابوں میں سے کوئی ایک کتاب چھوڑ دی جاوے تو اوس کے ہزار نقص اور خرابیاں بتلائی جاتی ہیں اور قرآن کوئی نہ پڑہے تو کچھہ ذکر نہیں ہائے افسوس قرآن ایسا غیر ضروری اور باقی سب کتابیں ایسی ضروری۔ ہمارا دانش کے بغیر کام نہیں چل سکتا مگر قرآن کا کوئی نام نہیں۔ افسوس! افسوس افسوس!!

۵ بے سمجھی کا کام محض حیوانی فعل ہوتا ہے اوس سے انسانی قلب کچھہ روشنی حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید مثال کے طور پر فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاتَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا تحقیق جب لوگوں سے توریت اٹھوائی گئی پر اونھوں نے اوسکو نہیں اوٹھایا وہ اوس گدہے کی مثال ہیں جو کتابیں اُٹھاتا ہو صاف ظاہر ہے کہ کتابوں کا اٹھانا جبھی کارآمد اور مصلح انسان ہوتا ہی جبکہ اون کو سمجھا جاوے اون میں غور و فکر کیا جاوے اور اونکی

منشا کے مطابق اپنے خیالات اور ارادات اور اعمال کو درست کیاجاوی
کیونکہ کتاب کا انسان سے یہی تعلق ہے کہ انسان اون کو سمجھکر نصیحت
پکڑے اور اپنی اصلاح کرے ورنہ وہ ایک حمال الکتب گدھا ہے
جیساکہ گدھے کو کتابوں کا بوجہ اٹھانے سے کوی ثواب نہیں ملتا نہ
کوئی تزکیہ نفس یا نور باطن یا معیت آلہی یا ہدایت غیبی حاصل کرسکتا ہے
ایسا ہی وہ انسان جو آسمانی کتابوں پر غور و فکر کرکے اپنی اصلاح
نہیں کرتا وہ بھی کچھہ ثواب حاصل نہیں کرتا نہ کوئی تزکیہ نفس یا نور باطن
یا معیت آلہی یا ہدایت غیبی حاصل کرسکتا ہے چنانچہ ہر شخص کا تجربہ شاہد
ہے۔

٦ ذکر آلہی سے غافل ہونا شیطان کے پنجے میں پھنسنا ہے پس جب غفلت
طاری ہو یا بد صحبت سے بیہودہ باتوں میں لگجائے تو چاہئے کہ فوراً توبہ
کرے اور غافلوں سے علیحدہ ہوکر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوجائے۔ یہی
تقوے کی حقیقت اور یہی اوسکا تقاضا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
مُّبْصِرُوْنَ۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور اگر شیطان تجہکو غافل کردے پس
یاد آنے کے بعد بدعمل لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ تحقیق متقی لوگ تو
وہ ہیں کہ جب اونکو شیطانی وسوسہ مس کرے تو فوراً متنبہ ہوجائیں
اور اوسی دم دیکھنے لگیں۔ تو بھی تو اوسیکو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت
پر چلے اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا رہے پس ایسے شخص کو مغفرت اور

اجر کریم کی خوشخبری سنا۔ چنانچہ ان آیات کی واقعی شالیں ہم شب و روز ملاحظہ کرتے ہیں کہ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے تو وہ طرح طرح کے واہیات شغل ضرور ختیار کر لیتا ہے کیونکہ نفس ناطقہ بیکار تو رہ نہیں سکتا اسلئے جب اوسکی قوت ذکر و فکر اللہ کریم کیطرف مشغول نہو تو وہ واہیات جھگڑوں۔ بیہودہ قصوں عشقیہ مضامین اور کذبانہ افتراؤں کی طرف ضرور دوڑتی ہے یہی وجہ ہے کہ جسقدر قرآن کا سمجھنا اور ذکر و فکر کا اوس ہیں مصروف کرنا ترک ہوتا گیا اسیقدر نفس آوارہ ہو کر جھوٹی کتابوں اور لغو شاعری کا موجد بنتا گیا اور اپنی مصروفیت کے واسطے شطرنج۔ قمار افیون۔ شراب۔ حقہ۔ راگ۔ ناچ۔ باجہ وغیرہ ہزار ہا واہیات شغل ختیار کر لئے یہانتک کہ دن رات حقہ بجانا ادھر اودھر کی زٹلیات ہانکنا شطرنج کھیلنا مرغ لڑانا۔ راگ باجہ سننا ناچ دیکھنا افیون اور شراب میں مست رہنا تو دلچسپی کی باتیں اور ضروری مشغلہ ہو گئے اللہ کا ذکر اور دینی امور لغو بے معنی اور غیر ضروری معلوم ہونے لگ گئے پس اے مسلمانوں اگر دین و ایمان کا بحال ہونا چاہتے ہو تو توبہ کرو تمام واہیات صحبتوں اور بیہودہ مشغلوں کو چھوڑ دو اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پر عمل کرو اور كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے پابند ہو جاؤ اور ضرور ہے کہ ہمیشہ کی عادتیں بار بار تمہیں آوارہ اور خواب کرنا چاہیں مگر اوس آیت کو زیر نظر رکھو جو فرمائی ہے اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ جب اون کو شیطانی وسوسہ مس کرے تو فوراً متنبہہ ہو جاتے اور اوسیوقت دیکھنے لگتے ہیں پس فوراً توبہ کرو اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اور اوسکو بہت یاد کرو

یہانتک کہ لغو خیالات اور شیطانی وساوس دور ہو کر خدا کے ذکر سے سرشار اور مسرور ہو جاؤ

۷۔ مومن کو ایک روحانی عقل عطا ہوتی ہے جس سے وہ ہر فعل کی حقیقت اور اوسکے انجام کو خوب دیکھتا ہے چنانچہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرماتا ہے عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ "میں اور میرے تابعین ایک بصیرت کے راستہ پر ہیں" یہی تو بصیرت ہے جو مومن کو دینی اور دنیاوی امور میں رہنمائی کرتی بری اور بھلی بات کی تمیز پیدا کرتی اور دھوکے سے بچاتی ہے۔ یہی بصیرت تھی جسنے انبیاء علیہم السلام اور اونکے تابعین کو دنیا کے مقابلہ میں صراط مستقیم پر ثابت رکھا تمام لوگ اونکو بہکا ہوا اور پاگل کہتے رہے مگر اونکو اندرونی بصارت نے کبھی شبہہ ہونے نہیں دیا جس بات کو انسان اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اوسکو کبھی جھوٹ اور غیر واقعی خیال نہیں کر سکتا اسیطرح پیر رسولوں اور اونکے تابعین کا یہ حال ہوتا تھا کہ دینی امور اونکی آنکھوں دیکھے معاملات تھے اسلئے دنیا کی تکذیب اور مخالفت اونکے ایمان میں کوئی شبہہ نہیں ڈال سکتی تھی۔ ہزار مخالفت ہو مگر اپنے چشم دید معاملات کی انسان کب تکذیب کرتا ہے بلکہ تمام مکذب اور مخالف اونکی نظر وںمیں جھوٹے اور بیوقوف ٹھہرتے ہیں مگر افسوس۔ قرآن مجید کے نہ سمجھنے اور واہیات شغلوں میں پڑ جانے سے یہ تمام بصیرت جاتی رہی ذکر الٰہی فضول اور مکروہ معلوم ہوتی اور اوسکے مخالف تمام شغل دلچسپ دلفریب اور دلربا معلوم ہونے لگے سنانیکے سے نہیں سنتے سمجھانے سے نہیں سمجھتے قرآنی آیات سے صاف صاف طور پر بتلایا جاتا ہے مگر نہیں مانتے اور طرح طرح کے بیہودہ عذر

کے ساتھ قرآن کی تکذیب اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۸ ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتیں اور کشایش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ " بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اوس کی پکار کے وقت جواب دیتا اور اوسکی مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون ہے جو تمکو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے مگر تم بہت کم غور وفکر کرتے ہو" ان آیات بینات میں اللہ کریم تمام وساوس اور عذرات کی تردید فرماتا ہے جو آوارہ گرد لغو پسند تماشبین لوگ اپنی عادت کی موافقت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ خالی پھرنے طاش کھیلنے حقہ بجانے زٹلیات ہانکنے اور تماشہ دیکھنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں محض اپنی دل لگی اور وقت گذاری ہے اسمیں دل بہلا رہتا ہے اللہ کریم فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں اور واقعی ہے بھی اسی طرح پر مگر جنکے قلوب اندھے اور مردار ہو چکے وہ اوس حظ اور اطمینان کو محسوس نہیں کر سکتے جو ایک زندہ دل انسان کو ذکر الٰہی میں حاصل ہوتا ہے اسیوجہ سے وہ اس سمت کی لذات سے مایوس ہو کر واہیات عملوں میں مشغول ہو جاتے ہیں ایک اندھا خوش نما چمن کے نظارہ سے کوئی حظ نہیں اوٹھا سکتا اسیطرح پر قلب کا اندھا انوار باطنی کے سرور سے محروم رہجاتا ہے

پس جب ایسا دیکھو کہ تمہارا دل ذکر الٰہی سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اوس سے بھاگتا ہے تو فوراً خائف اور عبرت زدہ ہوکر اپنی اصلاح کرکیونکہ یہہ نفی ہونے کی ایک علامت ہے۔ پھر اوسکے خلاف غزل خوانی۔ مرثیہ خوانی قوالی۔ تماشبینی اور ناچ راگ مین مشغول ہونا اوس لعنت کو اور زیادہ قائم کرتا ہے۔ ہمارا تو شغل قرآن ہمارا ذکر قرآن ہمارا مطلوب قرآن اور ہماری دل لگی قرآن ہونا چاہیئے اگر ایسا نہیں تو سمجھو کہ نہایت ہی خطرناک حالت ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ دنیاوی غموں اور فکروں کے دور کرنے کے واسطے یہ شغل ہیں نیز ایسے ذریعوں سے امراکے ساتھ واسطہ بنا رہتا ہے اور ہمارے بہت سے کام نکل آتے ہیں ان وساوس کی تردید قرآن مجید اسطرح پر فرماتا ہے کہ مشکلات کا آسان کرنا اللہ کا کام ہے اور بیقرار کی پکار کو سننا اوسکا شیوہ ہے پھر یہ کیا بیہودہ عذر تراشتے ہو۔ اطمینان چاہیئے تو خدا کا ذکر کرو حل مشکلات چاہتے ہو تو خدا کو پکارو کیا تم قدرت الٰہی کا نظارہ دن رات نہیں دیکھتے ہو کہ اوسنے تمکو زمین کا بادشاہ بنا رکھا ہے تمام حیوانات انسان کے تابع تمام عناصر انسان کے خادم۔ چاند سورج ستارہ انسان کے خدمت گذار آب و ہوا درخت پھل پھول تمام انسان کے کار آمد پھر سوچو تو سہی جس نے تمام مخلوقات کو تمہارا خادم بنا رکھا ہے تو کیا جزوی ضروریات میں وہ ذات مدد نہیں کرسکتی ہے افسوس اوس سمجھہ پر جو متکبر دنیا پرست اور بیدین امرا کی خاطر الٰہی احکام کو پس پشت ڈالدے اور بد عادات میں اونکا ساتھ دے۔ بے ایمانون کا نہ یہان بھلا ہوتا ہے اور نہ وہان ہوگا۔

جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم
فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ
سَبِيْلًا ۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہی آخرت میں اندھا ہوگا
اور بہت بے راہ۔ پس دیکھنا چاہیئے کہ ہماری ایمانی آنکھیں کھل گئی یا نہیں
ہمکو انوار الٰہی نظر آتے ہیں یا نہیں ہدایت اور معیت الٰہی ہمارے شامل
حال ہے یا نہیں وہ بصیرت جو انبیا علیہم السلام اور اون کے تابعین
کو حاصل ہوتی تھی ہمکو نصیب ہو گئی یا نہیں ہم اپنے تمام خیال ارادہ اعمال
اور شغل اوس بصیرت کے مطابق درست کرتے ہیں یا نہیں ہمکو ذکر
الٰہی اور دینی خدمات میں خاص دلچسپی اور استقامت حاصل ہے یا نہیں
اور اوسکے خلاف غفلت آوارگی لہو و لعب اور تماشبینی نے ہمکو دوری
اور نفرت ہے یا نہیں اگر ہے تو بس مراد حاصل ہے اور فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ میں ہم داخل ہیں اور اگر نہیں تو سوچنا سمجھنا چاہیئے
کہ کچھہ خرابی ہے اور وہ کیا ہے پس اوسکے اصلاح کرنی چاہیئے ورنہ
تباہ ہو چکے اور اوسکے نتائج بہت کچھہ دیکھہ چکے اور آیندہ دیکھینگے اور
ضرور دیکھینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ پس جسنے ذرہ برابر نیکی کی وہ اوسکو دیکھیگا اور
جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ اوسکو دیکھہ لیگا۔ میں نے جہانتک ان تمام
خرابیوں پر غور کیا مجھو تو یہی معلوم ہوا کہ قرآن میں لوگوں نے غور و
فکر کرنا اور اوسکے تذکروں سے دل کو صاف اور مشہور کرنا چھوڑ دیا
اسیلیے میں بار بار یہی علاج پیش کرتا ہوں کہ قرآن مجید کو با معنی پڑھنا
اور سمجھنا شروع کرو اوسی کے مطابق اپنے خیالات اور عادات بنالو اور

اور اوسکے تذکروں سے اپنی خلوت اور جلوت کو رونق دو تمام مشغلے جو باتیں
مخالف ہیں یکقلم چھوڑ دو اسی بنا پر میں نے تذکرۃ القرآن جاری کیا ہے
اور اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے مفتاح القرآن میری قلم سے
نکلوا دیا جسکو معمولی اردو خواں ایک دو مہینہ میں پڑھکر قرآن مجید با ترجمہ
باسانی پڑھ سکتا ہے محض تھوڑی سی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔ جاگو
اٹھو اور کوشش کرو زیادہ غفلت اور آوارگی اچھی نہیں

۱۰۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کو ذکر اور فکر کا ذریعہ نہ سمجھا بلکہ ایک
زبانی بکواس بنا لیا۔ ہائے کیا ہو گیا۔ کیوں قرآن پر تدبر نہیں کرتے
کیا دلوں پر قفل لگ گئے کیا وہ گدھے ہیں کہ ذکر و فکر کا اونہیں مادہ
ہی نہیں رہا اور وہ جانتے ہی نہیں کہ ذکر و فکر کیا ہوتا ہے۔ کیا
قرآن پھاڑ کھانے والا شیر ہے کہ اُس سے ہراساں ہو کر بھاگتے ہیں
قرآن مجید فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ اور رسول نے کہا اے میرے رب میری
قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کیا قرآن میں غور و فکر ہی نہیں کرتے
یا دلوں پر قفل لگ گئے (جسکی وجہ سے وہ غور و فکر کی قابل نہیں
ہے) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ۔ پس انہیں کیا ہو گیا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے
ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانے والے گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ
جاتے ہیں۔ ہاں اے میرے مولا تیرے سب فرمان سچ ہیں۔
بد صحبتوں۔ بد عادتوں۔ اور واہیات مشغلوں کی وجہ سے دلوں

پھر ایسے قفل لگ گئے ہیں کہ وہ کھلنے میں نہیں آتے اور مدتوں کی بے سمجھی سے غور و فکر کی طاقتیں ایسی ماری گئی کہ سچ مچ گدھے بن گئے۔ ہاں اسے میرے مالک اور میرے آقا اپنی بدعملیوں اور بدعادتوں کی وجہ سے ایسا حال ہوگیا کہ قرآن کے معنوں سے خوف آتا ہے۔ دل کانپتا ہے جیسے چور ڈاکو اور خونی کا دل اُن جرائم کی سزائیں سنکر خوف کھایا کرتا ہے اور ایسی باتوں کو وہ سننا ہی نہیں چاہتا یہی ہمارا حال قرآنی تنذیر و تبشیر کے مقابلہ پر ہوگیا ہے ہم اپنی تباہی اور بربادی کے حال پھر اشد العذاب کے ڈر کیسے سن سکتے ہیں۔
اسے خداوند تو جسکو چاہے ہدایت کرے اور جسکو چاہے گمراہ کردے ہمارے اعمال بہت خراب اور ہماری حالتیں بہت ہی خراب ہیں۔
اے خداوند تو ہی اپنے فضل سے اور اپنے کرم سے اور اپنے رحم سے ہماری دستگیری فرما۔ اے خداوند تو رحم کر۔ اے خداوند تو رحم کر اے خداوند تو رحم کر۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تذکرۃ القرآن کا پہلا سال

ا وہ کون سے محرکات تھے جنہوں نے تذکرۃ القرآن کی اشاعت پر ہمیں آمادہ کیا اول ظاہری محرکات قرآن کا بامعنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہوجانا۔ تعلیم عربی کا سلسلہ اس ترتیب پر ہوتا کہ اور کتابیں خوب سمجھ اور مذاق کے ساتھ پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں مگر قران کی وہ نوبت کبھی نہیں آتی۔ وعظوں میں مبالغہ آمیز غیر

معتبر اور جھوٹے قصوں کا کثرت سے رواج ہوجانا قرآن کی سچی سچی
اور پرمعنی داستانوں سے مذاق زصنا واہیات قصوں عشقیہ فسانوں
زٹلیات غزلیات۔ اوآرہ گردی، فضول گوئی اور تماشبینی کا اس کثرت
سے رواج ہونا کہ قرآنی اذکار اور دینی شعار معدوم ہوگئے یا محض
رسم کے طور پر رہگئے۔ قرآن کی نسبت عام طور پر یہ ایمان ہونا کہ یہ
مجمل اور مہمل اور غیر ضروری ہے اور اور ہی کتابوں سے تمام کام
چلتا ہے اور اسی ایمان کے مطابق تمام اعمال اور عادات ہوجانا
تاریخ۔ جغرافیہ۔ علوم طبعیات۔ کیمیا وغیرہ میں بیجا ترقیات ہونا
اور مخالفین کا الفاظ تفاسیر کو پکڑکر قرآن کو محل اعتراضات بنانا
حالانکہ کسی مفسر کی ایسی رائے ہے جو اوسکے اپنے خیال یا اپنے علم
پر مبنی ہو قرآن پر اعتراض وارد کرنا نادانی ہے جو کچھہ تفاسیر میں۔
لوگوں نے اوس زمانہ کے جغرافیہ یا علوم اور فنون کے مطابق درج
کیا اون کی غلطیوں کا اعتراض اوس زمانہ کے جغرافیہ اور علوم وفنون
پر ہوسکتا ہے نہ کہ قرآن مجید پر۔ جھوٹے قصوں واہیات غزلوں اور
بیہودہ دیوانوں کا لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں شایع ہونا
اور دینی تذکروں کا مفقود ہوجانا عام طور پر مسلمانوں کو قرآنی تذکروں
اور قرآنی معنوں سے مغائرت متنفر اور مخالف ہونا ترک قرآن کی وجہ
سے مسلمانوں کا یوماً فیوماً پست او رذلیل ہوتے جانا مفلسوں اور
بدکاروں اور جرایم پیشوں میں اونکی تعداد مقابلتاً زیادہ ہوتی جانا
شرک رسم پرستی۔ قبر پرستی اور دنیا پرستی حد سے بڑھجانا
دوم باطنی محرکات وہ قوانین رحمانی ہیں جو خشک سالیوں کے

ابھر پانی برساتے مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور غافل بدعمل قوموں
میں دینی روح پھونکتے ہیں جبکہ دنیاوی علوم وفنون میں بیحد ترقیات
ہو رہی ہیں تو ضرور تھا کہ قرآن بھی اپنا عروج اور جلوہ دکھائے
جبکہ دنیا پرستی حد درجہ کو بڑھگئی ہے تو ضرور ہے قرآن مجید ہی
اپنا زندہ معجزہ دکھلا کر نفخ ارواح کرے جبکہ انسانوں کے دل عموماً
دین کی طرف سے مردہ ہوگئے تو ضرور ہے کہ قرآن کریم جو ہر زمانہ اور
ہر قوم کی ہدایت کا ذمہ دار ہی جان آنے کے اسباب پیدا کرے

۲ تذکرۃ القرآن کے کیا مقاصد ہیں اور کس کس طرح پر اوسنے اونکو پورا
کیا ہے۔

مقصد اول: قرآنی مضامین اور رسائل کو ماہواری رسالونکی صورت میں
شایع کرنا اور ایسی تجاویز اور تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج
ہوا۔ چنانچہ دلایل ہستی باریتعالے واسماے الٰہی و تقدیر و معاشرت
و حفظ صحت کے مضامین قرآن مجید سے ایک عجیب طریق پر شایع کئے
گئے اور قرآنی علوم کے رواج کے واسطے تجاویز و تدابیر ذیل پیش کی
مفتاح القرآن شایع کیا جسکو معمولی اردو خواں ایک دو مہینہ میں اور
مبتدی چھ سات مہینہ میں پڑھکر قرآن مجید باترجمہ باسانی پڑھسکتا ہے
اوسکے بعد قرآن مجید باترجمہ پڑھکر دوسرے علوم شروع کرنے چاہیں
اور ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت باترجمہ کرنی چاہیے۔

مقصد دویم قرآن کی کاملیت اور افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا چنانچہ
دینیات میں سب سے مقدم اور سب سے اعلےٰ درجہ کا مضمون دلایل بر
ہستی باری تعالیٰ ہے سو اوسکو کیسے واضح اور بیّن طور پر قرآن مجید سے

بیان کیا ممکن نہیں کہ دنیا کی کوئی قوم اپنی آسمانی کتابوں سے اوسکا مقابلہ کرسکے پھر دوم درجہ پر اسمائے آلہی کی تعریف اور اونکے عمل اور خواص ہیں اونکو بھی صاف صاف طور پر قرآن مجید سے بیان کیا گیا سوم درجہ پر مسئلہ تقدیر جو تمام انسانی ترقیات کی بنیاد ہے اوسکو قرآن کریم سے کامل طور پر بیان کیا

مقصد سوم۔ مخالفین کے اعتراضات کا جوابات نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا چنانچہ سب سے زیادہ ضروری اختلافات اور اعتراضات توحید وصفات باری تعالی ومسئلہ تقدیر اور قرانی قابلیت وصداقت پر ہیں اون تمام اختلافات واعتراضات کو ایسے طریق پر صاف کیا ہے کہ مخالف کو بھی سوائے تسلیم اور خموشی کے کچھہ نہیں پڑتا قرانی قابلیت اور صداقت کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہی کہ ادق سے ادق دینی مسئلوں کی نسبت ثابت کردیا کہ قرآن مجید نے اون مسائل کو ایسے کامل اور ایسے مدلل اور ایسے واضح طور پر بیان فرمایا ہی کہ اوسکی نظیر نہیں ملسکتی اور نہ اوسپر زیادتی ممکن ہے بلکہ ہر مسئلہ کی نسبت قرآن کریم ایک بحر ناپیدا کنار کی طرح ہے کہ جسقدر زیادہ غور کیا جاوے اوسیقدر نئے نئے دلایل پیدا ہوجاتے جاتے ہیں مقصد چہارم مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا چونکہ مخالفت کی وجہ قرآن مجید کا ترک ہونا اور غفلت سے بے علمی اور بد فہمی کا بڑھجانا ہے اسلئے ہمنے ہر مسئلہ میں قرآن مجید کو مقدم کریا ہے جیسا کہ اوسکا حق ہے جب قرآن مجید تمام کتابوں پر عملاً مقدم ہوگیا اور وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا پر عمل ہوگیا تو ضرور ہے کہ جزوی اختلافات جاتے رہیں اور انشراح صدر ہوکر خفیف باتوں کے جھگڑے اور باہمی

تعصبات دور ہو جاویں یہی علاج رفع اختلافات کا قرآن کریم زبان فرمایا ہی
۳ کیا قرآن کریم کے ترجمہ ان مقاصد کے واسطے کافی نہ تھے۔
تمام کام تو قرآنی ترجمہ ہی سے نکلتا ہے قرآن کریم تو دینیات کا ایک مستقل ابدی قانون ہے تذکرۃ القرآن کا محض یہ کام ہے کہ پیش آمد ضرورتوں کی مطابق صاف اردو میں اونکی اشاعت کرے موجودہ تو ہونکی اعتراضات دفع کری موجودہ خرابیونکے علاج قرآن مجید سے پیش کرے قرآن مجید کو ایک زندہ مصلح ثابت کرے اور دنیا کو دکھائے کہ اس زمانہ کی تمام اخلاقی اور روحانی فسادات کا کامل علاج قرآن مجید میں موجود ہے ایسا ہی ابدالاباد تک ہر زمانہ کے واسطے یہ کامل علاج ثابت ہوگا جیسا کہ قانون گورنمنٹ اور قانونی مجمع بجائی خود ہیں اور اخبارات محض موجودہ ضرورتوں کو پیش کرنے والے ہوتے ہیں اسیطرح پر قانون قرانی کا یہ ایک خدمتگذار ہے۔ یا یوں کہو کہ اوسکے منشائ اور مفہوم اور موجودہ زمانہ کی اصلاحوں کا اُردو ترجمان ہے۔
۴ تذکرۃ القرآن کا نام تفسیر القرآن کیوں رکھا گیا کیونکہ فی الحقیقت یہ ایک تفسیر ہے۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمیں ایک آیت کی تفسیر دوسری آیات قرآنی سے کیجاتی ہے اور بار بار ضروری مسایل اور آیات قرآنی کو یاد دلایا جاتا ہی تاکہ ذہن نشین ہو جائیں اسلئے اسکا نام تذکرۃ القرآن رکھا گیا ہی اور یہ بہی فضل رب العالمین سے امید ہے کہ یہ ایک تفسیر کا پیش خیمہ بنے جو تفسیر القرآن بالقران ہو مگر اسوقت زیادہ تر اسکا یہ مقصود ہی کہ جیسے لاکھوں کروڑوں واہیات فضول غزلوں اور افتراؤں نے دلوں میں گھر کر لیا اور بچوں اور جوانوں اور بوڑہوں کے چال چلن کو افترا طلب لغو پسند اور آوارہ بنا دیا ہی اسیطرح پر قرآنی اذکار کا

عام رواج ہوکر دینی مسائل دل نشین اور تمام لغو وکذب دور ہوکر خلوص وصدق ما
اونکے بجائے جاگزین ہوجائیں موجودہ حالت میں اسکا نام تذکرۃ القرآن رکھا گیا ہے
۵ اسکے ماہواری شایع کرنے کی کیا ضرورت ہے ایک ہی دفعہ تفسیر کی صورت
میں کیوں شایع نہ کردیا جاوے۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ بڑی کتاب کا ہر وقت ہاتھ میں رکھنا عموماً ناگوار ہوتا ہے
دوسرے بڑی کتاب کو عام طور پر دکھلانا اور سنانا مشکل ہوتا ہے مگر چھوٹے
رسالہ کو ہر شخص تھوڑی دیر میں ختم کرسکتا خود دیکھکر دوسرے کو مطالعہ کے
واسطے اور دوسرا تیسرے کو دے سکتا ہے اسیطرح اسکا فیض متعدی ہوسکتا ہے
نیز ایک رسالہ میں ایک مضمون مسلسل مذکور ہونے سے پوری بات ایک جگہ جمع
ہو جاتی ہے جسکا اسمیں دیندار لوگ تذکرہ کرسکتے ہیں ایک رسالہ کو مہینہ میں
سیکڑوں اشخاص مطالعہ کرکے دوسرے کے شوق میں منتظر رہ سکتے ہیں پھر جب
دوسرے مہینہ کا رسالہ پہنچے اوسکو بھی دست بدست لیکر یکے بعد دیگرے مطالعہ
کرسکتے ہیں اسکی بعینہ مثال اخبارات کی ہے جسکے چند اوراق ہونیکی وجہ سے
ہر شخص مطالعہ کرسکتے ہے اگر چار سال کے اخبارات کو ایک جگہ جمع کرکے
مجلد کتاب بنادی جائے تو کوئی بھی اونکو نہیں دیکھ سکتا یہی وجہ ہے کہ عام
طور پر تفسیر کا مطالعہ متروک ہوگیا ہے فی الحقیقت تذکرۃ القرآن جیسے ماہوار
رسالہ کی نہایت ہی سخت ضرورت ہے۔ صرف بھی محض ڈھائی آنہ ماہوار
کے قریب بیٹھتا ہے جو حقہ نوشی کے مصارف سے کہیں کم ہے مگر افسوس
حقہ کی یہ وقعت وعزت کہ جو کچھ صرف ہو کھلے دل سے کیا جاوے مگر تذکرہ
قرآنی کی یہ وقعت کہ اوسکا ایک جزو صرف کرتے ہوئے بھی شاق معلوم ہو
فی الحقیقت جن لوگوں کو واہیات مصارف ضروری معلوم ہوتے ہیں اونکے

سب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں اور جو دین کو معدوم چاہتے ہیں اُنکے سب
نیک اور مصرف بھی نیک ہوتے ہیں کیا ہی سچ ہے ایک طرف تو وَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ
فرمایا ہے کہ ہم اوسکے واسطے دین کے راستہ آسان کرتے ہیں دوسری طرف
فرمایا ہے وَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ کہ ہم اونکے واسطے خرابی کے راستہ آسان کر دیتے
ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

۶ اسکی اشاعت کسقدر ہوی اور مصارف و آمد کا کیا حال رہا
اسکا جواب نقشہ ذیل میں مفصل درج ہے۔

نقشہ اشاعت و آمد و خرچ تذکرۃ القرآن سال اول

نام ماہ و سنہ	نام رسالہ جو شائع ہوا	تعداد اشاعت	مصارف	آمد	کیفیت
نومبر ۱۸۹۸ء	اعلان تذکرۃ القرآن	۴۰۰۰	[illegible]	•	ملاحظہ نقشہ ہذا سے ظاہر ہے کہ ۴۰۰۰ سے
دسمبر ۱۸۹۸ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۱	۱۳۰۰	[illegible]	•	اشاعت شروع ہوئی ۔ پیکٹوں کی واپسی
جنوری ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۲	۱۱۰۰	[illegible]		اور انکاری خطوط سے کم ہوتے ہوتے
فروری ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۳	۹۰۹	[illegible]	[illegible]	تعداد اشاعت دو سو ننانوے رہگئی مصارف کل
				[illegible]	مبلغ ایکہزار چھ سو سترہ ہوا اور آمد کل
مارچ ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۴	۹۳۴	[illegible]	[illegible]	مبلغ تین سو بارہ روپیہ ہوی اسلئے
اپریل ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۵	۹۳۴	[illegible]	[illegible]	مبلغ ایک ہزار تین سو پانچ کا نقصان رہا
مئی ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۶	۷۸۵	[illegible]	[illegible]	یہ اس بات کا پیمانہ ہے کہ مسلمانوں میں
جون ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۷	۷۷۵	[illegible]	[illegible]	قرآنی اذکار سے کسقدر محبت ۔ اُنس و رغبت
جولائی ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر ۸	۷۷۵	[illegible]	[illegible]	ہے اور کسقدر نفرت ۔ دوری اور
اگست ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۹	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	مخالفت خداوند عالم کا شکر ہے کہ اوسنے ہمکو
ستمبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۰	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	خاص فضل سے قرآنی شوق عطا فرمایا ہے
اکتوبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۱	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	ابتلا میں [illegible]
نومبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۲	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان			[illegible]	[illegible]	اور نہ طمع رہا اور دنیا ہی [illegible]

ہزاروں پیدا کر دیں ان کا اعتدادی رجحان کی کیا وجوہات ثابت ہوئی۔
وہی وجوہات جنہوں نے قرآنی تراجم کا رواج معدوم کر دیا جنہوں نے قرآنی
اذکار سے مغائرت اور تنفر پیدا کر کے لغویات زٹلیات مزخرفات اور
افتراآتوں کو دلپسند بنادیا جنہوں نے صدق اور خلوص دور کر کے اوسکے
بجائے کذب اور ریا دلوں میں بھر دیا جنہوں نے پیام عاشق۔ نوائے عاشق
جاں گداز۔ جاں سوز۔ دلربا۔ پنج زٹلی۔ وغیرہ ہزارہا عشقیہ اور کذابانہ پرچوں
کے کروڑوں طالب اور لاکھوں خریدار پیدا کر دیئے جنہوں نے کروڑ در کروڑ
ناولوں سے دکانوں۔ کتب خانوں اور انسانی دماغوں کو پر کر دیا اور جھوٹے
وافترا کا ایسا عادی اور مفتوں بنادیا کہ قرآنی تذکرہ لغو ٹھہر گئے۔ تماشبینی جھوٹے
قصہ واہیات غزلیں دلچسپی کی باتیں بنگئیں اور قرآنی اذکار وحشت اور نفرت
کے سامان بنگئے۔
بعضوں کا یہ خیال ہے کہ تفاسیر کافی ہیں اسلئے تذکرۃ القرآن کو خریدنا نہیں
چاہیئے مگر تفاسیر بجائے خود ہیں جبتک تذکرۃ القرآن جیسا مناد در بدر لوگوں
کو بیدار کرتا نہ پھرے اسوقت تک کذب فحش اور لغویات کا فساد جس نے وبائے
عالمگیر کی طرح لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے کیسے رفع ہوسکتا ہے۔ اسکا کام
بار بار ضروری احکام کو یاد دلانا سوتے ہوؤں کو جگانا غافلوں کو ہشیار
کرنا اور شیطانی تذکروں کا جو عام طور پر دماغوں میں جانشیں ہو گئے ہیں
مقابلہ کرنا ہے۔ ہاں جس کثرت سے شیطانی تذکرہ دلنشین ہوے ہیں جب
تک اوسی کثرت سے تذکرۃ القرآن نہو جائیں تب تک قرآن کریم کا کوئی
مذاق اور کوئی شوق پیدا نہیں ہوسکتا جیسے دنیاوی اور نفسانی معاملات
کے ہزاروں اخبار اور ہزاروں پرچے شایع ہوتے ہیں اوسیطرح تذکرۃ القرآن

دینی مسایل کی اشاعت چاہتا ہے۔

۸ عام تفاسیر سے اسمیں کیا خصوصیت ہے

اول یہ کہ مختلف فیہ اور متشابھ آیات میں بحث کرنا نہیں چاہتا۔

دوم یہ کہ قصص کو محض اوسیقدر بیان کرتا ہے جسقدر کہ قرآن سے ثابت ہوتے ہیں۔

سوم یہ کہ ہر مسئلہ قرآنی کی تفسیر بھی قرآن سے یا روزمرہ کے مشاہدوں اور واقعات سے یا کارخانہ عالم کے نظام سے یا انسان کے نظرتی علوم و معارف سے یا علوم و فنون کے واقعی اور یقینی مسائل سے کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ وہی تفسیر قرآن مجید نے بھی کی ہے

چہارم یہ کہ قرآن مجید کو نظام عالم و حکومت انسانی کا ابدی قانون اور ہر زمانہ میں ایک زندہ معجزہ ثابت کرنا چاہتا ہے چنانچہ آجتک جسقدر مضامین بیان ہوئے اون تمام میں دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت بینہ کے مصداق اس زمانہ میں موجود ہیں کوئی آیت بینہ ایسی نہیں جسکا مصداق اسوقت موجود نہ ہو یا جسکی صداقت وضرورت پر تاریخ عالم شہادت نہ دیتی ہو یا جسکو فطرت صحیحہ خود بخود نہ مانتی ہو۔

پنجم یہ کہ زمانہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا کامل علاج قرآن کریم سے ثابت کرنا چاہتا ہے۔

ششم یہ کہ اس زمانہ میں جو جو اصلاحیں ضروری ہیں اونکی بار بار یاد دہانی کرتا اور ثابت کرتا ہے کہ پیش بندی کے طور پر قرآن کریم نے اونکو تمام کامل طور پر بیان فرمایا ہے

۹ قرآن کی اصلیت اور کاملیت اسکے خاص طور پر ایسے بیان کی

اول اسطرح پر کہ ہر ایک دینی مسئلہ توحید وصفات باری تعالی وتقدیر و معاشرت وغیرہ کے متعلق ثابت کیا کہ قرآن مجید میں اعلے اور افضل طور پر مذکور ہے نیز اوسکی تفصیل بھی

دوم اسطرح پر کہ ہر ایک آیت بینہ ایک زندہ نشان اور نفس انسان یا کارخانہ عالم میں ایک واقعہ یا ایک حصہ ہے جس آیتکو چاہو اپنے نفس میں دیکھ لو یا

سوم اسطرح پر کہ دینی ضروریات پر قرآن کامل طور سے حاوی اور ان تمام علمی غلطیوں سے بالکل پاک وصاف ہے جو اوس زمانہ کی کتابوں میں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور جنپر نادان بے علم مولوی ابھی تک اڑے ہوئے ہیں۔

چہارم اسطرح پر کہ تمام مسائل باطلہ کی تردید اور تمام مسائل حقہ کی تحقیق وتصدیق اسمیں موجود ہے جسکے ایک جز کا بھی کوئی کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی اگر کوئی ایسی کامل کتاب بالمقابل ہے تو چاہئے کہ اوسکے ماننے والے کسی ایسے مضمون پر اوسکی بحث بیش کرکے دکھلائیں جیسا کہ تذکرۃ القرآن میں پیش کی گئی مقابلہ سے افضلیت صاف ظاہر ہو جائیگی وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ

۱۰ ابتک اسمیں کیا کیا مضامین شایع ہوئے (۱) دلایل ہستی باری تعالی (۲) اسمائے باریتعالے کی حقیقت اور انکے عمل اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور الہامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الہی کے نیچے ہیں اور کون [illegible] (۶) معاشرت (۷) حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور انکا کامل علاج

تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشاء اللہ تعالے۔ قیمت ۱۲/

مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر۔ دستور المبتدی عضول اکبری نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملا اور مراح الارواح وغیرہ بیدو سالمین پڑھی جاتی ہیں جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اسکو پڑھنا چاہیں وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت ۱۰/

مفید عام عرف معین الحکمہ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام اردو انگریزی فارسی عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسے نکالو اور دیکھو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی میں اور اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا حکیم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال اور مقابل اخفاء امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو ہر مرض کے علاج میں انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلی درجہ پر قابل اعتبار ثابت کئے گئے ہیں سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج اور تصفیہ اور تقابل کا اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۱۲/ کل قیمت ہر سہ جلد ... کا اندر ... فاضلون اور عزیز علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں حکیموں یا شرفوں اور معتمد تعلیم نصف قیمت پر بھیجا سکتی ہے

رسالہ اخفاء مخصوصہ میں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک سوزاک جریان و نامردی عنوات جلق عقر رعشہ انزال۔ احتلام عسرت الطمث۔ استقاط وغیرہ کا علاج جامع

کے قواعد اور آداب اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں یہ تمام ادویہ جوانِ اعضاء کے متعلق ہیں درج کئے گئے ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت مہر

مفید النساء والصبیان اس رسالہ میں اون تمام ناگہانی دکھوں اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری وانکی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ و زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وبا ہے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہیں قیمت ۴ر

تشخیص الامراض اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر ایک مرض کی تعریف اسباب کیفیت علامات امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں طب جالی امراض قابلہ امراض العین امراض النسواں امراض الصبیان امراض السنین وغیرہ سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں رہا تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی او جامع ہے یہ کتاب مفید عام کیساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی ۴ر قیمت ہے

الاشتہار تراوڑی یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کیساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ فی ششماہی ۱۸ روپیہ اور فی سال ۳۰ فی صفحہ ہوگی جو صاحبان اپنے طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماوین وہ بشرح ذیل شایع کئے جا سکتے ہیں۔ بوزن نصف ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار تھا۔ سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار اس کے سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر ۸ روپیہ ماہوار تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشیاء کی اشاعت کا نہایت آسان ذریعہ ہے

اسوقت تذکرۃ القرآن کی اشاعت بارہ سو کے قریب ہے اجرت اشتہار درخواست کیساتھ آنی چاہئے ورنہ بعدم تعمیل نہیں۔ نوٹ تمام درخواستیں بنام فتح محمد خان مہتمم تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

۱۱۱ ۔۔۔ سہ ماہی تذکرۃ القرآن وتشخیص الامراض یککل کتب بنصف ۔۔۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس بیشک اس کے لئے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھائینگے

جلد ۲ نمبر ۲ | تذکرۃ القرآن | ماہ فروری سنہ ۱۹ع

تذکرۃ القرآن

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن مجید کو تمام بنی نوع کے واسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم قرآن کی کاملیت و افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اوس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا جس سے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت و سعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے

سوم مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم یا کسی بشر کے دل آزاری نکرنا بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر جس طریق سے تمام بد اخلاقی بے دینی اور بے ایمانی کو دور کرنیکی

چہارم مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو۲ روپیہ ہے جو پیشگی آنی ضرور ہے

دی مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب میں

(باہتمام ... سید ... چھپکر شایع ہوا)

عجیب وغریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

(۱) مجموعہ تذکرۃ القرآن و ۱۹۱۴ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب وغریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باری تعالے (۲) اسماے باری تعالی کی حقیقت اونکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب آلہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد وعورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر وفکر کی حقیقت اوسکے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

مفتاح القرآن - اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف ونحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑہ سکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اوسکو چار پانچ مہینے میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑہ سکتے ہیں اور بے معنی پڑہنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑہیں پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو ان شاء اللہ قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندی شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین ودنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہوجادینگے اسی قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائینگے جنمیں بڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۲ نمبر ۲

تمام مسلمانوں کی خدمت میں ایک ضروری اپیل

۱ جو شخص تذکرہ قرآنی اور آیات الٰہی سے منہ پھیرتا ہے وہ بڑا ظالم اور خدا کا مجرم ہے اللہ تعالیٰ اوسکو دنیا میں ذلیل وخوار کرتا ہے اور آخرت میں بھی کریگا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ اوس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جسکو اوسکے رب کی آیتوں سے یاددہانی کرائی گئی پھر اوسنے منہ پھیر لیا ہم تو ایسے مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور جنے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس تحقیق اوسکے واسطے گذران تنگ ہے اور قیامت کے دن ہم اوسکو اندھا اٹھا دینگے پس اے مسلمانوں کیا تذکرہ قرآنی سے آپ اعراض کرتے رہوگے اور تباہ ہوگے۔ کیا ابھی ابھی تک اشد ضرورت نہیں ہے کیا تذکرہ قرآنی سے اعراض رکھنے کی حالت میں دنیاوی یا دینی فلاح کی امید رکھ سکتے ہو

کیا یہ آیات آپ کی نظروں میں سرسری اور لغو ہیں

۲ غفلت میں انسان اعمال کے نتایج سے عبرت حاصل نہیں کر سکتا بلکہ بیخبر بدست اور بدکاری میں غرق رہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ لوگوں کے واسطے اون کا حساب قریب ہو گیا پر وہ غفلت میں منھ پھیرے ہوئے ہیں یَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ہائے ہماری کمبختی کہ ہم تو حقیقت میں اس حال سے غفلت میں تھے بلکہ ظالم بنے رہے پس اے مسلمانوں کب تک غفلت میں بیخبر اور بدست بنے رہوگے اور اذکار قرآنی کی طرف رجوع نکروگے

۳ غفلت سے انسان حیوان لایعقل بنجاتا اور ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اوسکی اصلاح غیر ممکن ہو جاتی اور سمجھ اور صلاحیت کے قوے مارے جاتے ہیں بلکہ نصیحت کی بات اور ذکر الٰہی سے بدکتا اور متنفر رہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا کیا تو نے اوس شخص کو دیکھا جسنے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا کیا تو اوسکی وکالت کر سکتا ہے۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ کثر اون میں سے سنتے یا سمجھتے ہیں۔ نہیں نہیں وہ تو چوپایوں کے مشابہ ہیں بلکہ اونسے بھی زیادہ بے راہ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ " پس اونکو کیا ہوا کہ تذکرہ قرآنی سے منھ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانے والے گدہے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں" پس کب تک قرآنی اذکار سے دور اور متنفر ہو کر اللہ کریم کے ان قوانین سے بے خوف بنے رہوگے کیا غفلت کی کوئی انتہا باقی

ہے یا الفاظ زبانی ہیں کوئی مبالغہ یا لغو ہے جس کو سرسری جھے رہ دو

۴ غفلت بدفہمی بے ایمانی دنیا پرستی اور استغنا عن اللہ کا نتیجہ ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا کیا بدکاروں کا یہ گمان ہے کہ وہ ہم پر سبقت لیجائینگے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّا اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ مگر کفار کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ تنبیہ اور نصیحت سے منھ پھیرتے ہیں۔ پس کہاں تک غفلت کو اختیار کروگے اور اوس سے باہر آنیکی کوشش کروگے

۵ غفلت میں انسان کا دل غیر مستقل رہنا اور آخر کار دینی و دنیاوی خرابیوں کا باعث بنجاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ لوگوں میں سے ایک ایسا ہے کہ ایک کنارہ پر اللہ کی عبادت کرتا ہے پس اگر بھلائی اوسکو پہنچے تو اوس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو جدہر سے آیا تھا اولٹا اودھر کو ہی لوٹ جاتا ہے دنیا کا بھی خسارہ اور آخرت کا بھی۔ یہی تو صریح بربادی ہے پس کیا اسواسطے غافل ہو کہ خسر الدنیا والآخرۃ میں پھنسے رہو کیا یہ الفاظ خداوندی سرسری ہیں اور قابل توجہ نہیں ہیں۔

۶ داستانیں و قصے انسان کو نامعلوم طور پر ایسا بیدین بنا دیتے ہیں کہ وہ آیات الٰہی کو ہنسی سمجھنے لگتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے

آیات الٰہی کی ہنسی بناتے ہیں ایسے لوگوں کے واسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے
پس کہاں تک واہیات قصوں اور ناولوں کے مشتاق اور قرآنی اذکار سے
متنفر ہوگے کیا بیہودہ قصوں سے دل بہلانا چاہتے ہو کہ آیات الٰہی کی ہنسی
ہو اور استہزا ہی سے ..... چاہتے ہو ... عذاب مہین میں گرفتار ہو جاؤ
جو لوگ آخرت کو بھلا دیتے ہیں وہ خود عذاب شدید کے مستحق اور دوسروں
کی گمراہی کا موجب بنتے ہیں وہ شیطان کے بندہ اور شیطانی گروہ میں شامل اور
دنیا اور آخرت میں برباد ہونے والے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ
اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا
یَوْمَ الْحِسَابِ فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ
ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ط تحقیق جو لوگ اللہ کی راہ سے بہکانے والے ہیں ان کے
واسطے عذاب شدید ہے کیونکہ انہوں نے روز حساب کو بھلا دیا اور ان لوگوں
پر جنکے دل ذکر الٰہی کی طرف سے سخت ہوگئے یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں
اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ شیطان نے ان پر قابو پا لیا
پس اونکو اللہ کے ذکر سے غافل بنا دیا۔ یہی لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ خبردار
تحقیق شیطانی گروہ برباد ہونیوالا ہے وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ
نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ جو شخص ذکر رحمان سے غافل ہوتا ہے
ہم اوسپر شیطان کو قابض کر دیتے ہیں پس وہ اوسکا ساتھی بن جاتا ہے
پس کیا غافل رہکر دن رات یہی چاہتے ہو کہ شیطانی گروہ میں شامل ہو جاؤ
لغو پسند کذاب مفتری اور بے ایمان بنے رہو اور حق وسعادت کے ...

سے دور جا پڑو

۸ غفلت سے ہوئے جو لوگ انکل بازیوں سے لعنت الٰہی کے نیچے آجاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ انکل باز لوگ ہلاک ہوں جو غفلت میں بے خبر ہیں۔ پس کیا غفلت میں انکل بازیوں سے بیباک زندگی بسر کروگے اور تذکرۃ القرآن کی طرف کبھی بھی نہ جھکوگے

۹ نصیحت اور یاد دہانی مومنوں اور خدا ترسوں کے واسطے مفید ہے اگرچہ غیروں کے واسطے غیر موثر ہوتی ہے پس سعید و شقی اور جنتی و دوزخی کی یہ شناخت ہے کہ وہ نصیحت کو مانتا ہے یا نہیں۔ تذکرے سے خوف زدہ ہوتا ہے یا نہیں اور ذکر الٰہی کو چاہتا ہے یا نہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى پس تو نصیحت کر جہاں تک نصیحت مفید ہو جو خدا ترس ہے وہ نصیحت پذیر ہوگا مگر وہ بدبخت گریز کرے گا۔ جو بڑی آگ میں داخل ہونے والا ہے۔ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تو نصیحت کر بتحقیق مومنوں کو نصیحت سودمند ہوتی ہے پس کیا نصیحت کی بات سنوگے یا اس سے عناد و انحراف کروگے کیا سعادت کی حجت اپنے نفس پر قائم کروگے یا شقاوت کی جنت کی یا جہنم کی نجات کی یا ہلاکت کی

۱۰ جب قساوت قلبی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تب سنت اللہ یہ ہے کہ رحمت اور ہدایت کے سامان پیدا ہوا کرتے ہیں جس سے سعید تو از سر نو زندہ ہو جاتے مگر بدبخت لوگ سرکشی اور مخالفت کی وجہ سے اور زیادہ برباد ہو جاتے ہیں انکی حقیقت بعینہ ایسی ہے جیسے کہ خشک موسم کے بعد جبکہ مینہ

مردہ پڑجاتی ہے بارش ضرور آتی اور صحیح تخموں اور جڑوں کو نشو و نما دیکر پھر سبز کر دیتی ہے مگر گلے ہوئے تخم اور جلدی گل سڑ جاتے ہیں اب چونکہ غفلت کی وجہ سے قساوت قلبی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ چکی ہے اسلئے سنت اللہ کے مطابق رحمت و ہدایت کے سامان بھی پیدا ہوگئے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ کیا مسلمانوں کے واسطے وہ وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور ذکر قرآن کے لئے اونکے دل گداز ہوں اور اون لوگوں کی طرح ہوجائیں جنکو پہلے کتاب دیگئی تھی پھر اون پر ایک مدّت دراز گذر گئی۔ اور اون کے دل سخت ہوگئے اور اکثر اون میں سے فاسق ہوگئے۔ لوگو جانو۔ کہ اللہ زمین کو اوسکے مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے ہم نے آیتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں۔ تاکہ تم سمجھو بس کیا مسلمانوں کے واسطے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور ذکر قرآن کے واسطے اونکے دل گداز ہوں اور زیادہ غفلت سے روز بروز سیاہ باطن ہونے جائیں اور فاسقوں کی کثرت ہو جائے

۱۱ قرآن مجید انسان کے اندر ذکر و فکر کی قوتیں پیدا کرنی چاہتا اور خود سراسر وعظ و نصیحت ہے سچے قصوں اور واقعی مثالوں سے انسان کو بیدار اور خبردار کرنا اور حیوانی زندگی کے علاوہ ایک روحانی زندگی بخشنی چاہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

اَلْعَالَمِیْنَ یہ تمام جہانوں کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہی - پھر فرماتا ہی
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ یہ تو بشر کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہے
پس کیا اِس نصیحت کو سننا اور سمجھنا نہیں چاہتے ہو کیا سوائے پند و نصیحت
کے اوسکا کوئی اور کام یا مقصود ہے

۱۲ عالم کا ہر ایک واقعہ نصیحتوں کی کتاب اور خود انسان کا نفس عبرتوں
کا دفتر ہے قرآن مجید اون تمام نصیحتوں اور عبرتوں کی یاد دہانی سے
بھرا ہوا ہے پر لوگ کچھہ نہیں سمجھتے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَفِی
الْاَرْضِ اٰیَاتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ زمین
میں اہل یقین کے واسطے نشانات ہیں اور تمہارے نفسوں میں بھی کیا
پس نہیں دیکھتے۔ پس کیا عالم کے واقعات اور اپنے نفس سے تمکو
کچھہ عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ کہ احکام خداوندی کی نافرمانی سے ظاہر
میں کیا حال ہوگیا اور نفس کیسے خراب ہوگئے۔ تو پھر الٰہی اذکار قرآنی سے
متنفر ہی ہوگے

۱۳ اپنے نفس اور زمانہ کے حالات کو سوچنا اور خدا کا ذکر کرنا تزکیہ
نفس اور ترقیات روحانی کے واسطے ضروری ہیں اسکے بغیر انسان
حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ شَرَّ
الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق اللہ
کے نزدیک شریر ترین حیوانات وہ گونگے اور بہرے ہیں جو اپنی عقلوں
کو کام میں نہیں لاتے وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ
اور اللہ شرک کی نجاست اون لوگوں پر ڈالتا ہے جو عقل کو کام میں
نہیں لاتے پھر تمام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

واشکروا لی ولا تکفرون۔ تم مجھکو یاد کرو میں تمکو یاد کرونگا
اور میرا شکر کرو اور کفران مت کرو پس کیا قرآن کا کبھی ذکر نہیں کروگے
اور اوسمیں فکر کرنا چھوڑے رکھوگے کیا شر الدواب کا خطاب جناب
الٰہی سے لیکر ہی رہوگے۔

۱۴ یہ سخت نادانی اور بدفہمی ہے کہ بے علمی اور بے عقلی اور رسم پرستی کو کافی
سمجھکر ترقی کے واسطے کوئی آرزو اور کوئی کوشش نہ کیجاوے نہ اصل حقیقت
کی طرف نظر ہو اور نہ نتایج کی طرف غور کیا جاوے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
قل ہل یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون کیا اندھا اور سونکھا
برابر ہوسکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے پس کیا یہی چاہتے ہو کہ قرآن
کو تلاوت کرتے اندھے بے بصر بنے رہو اور کبھی اوسکے نصایح پر غور و
فکر کرو اور نہ نصیحت پکڑو اور جو اوسکے احکام کی یاد دہانی کرتا ہے
[illegible]

۱۵ بغیر سمجھے کام کرنا محض حیوانی فعل ہوتا ہے اوس سے انسانی قلب
کو روشنی حاصل نہیں کر قرآن مجید مثال کے طور پر فرماتا ہے۔
ان الذین حملوا التورات ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل
اسفارا۔ تحقیق جن لوگوں سے تورات اٹھوائی گئی پھر اوسکو انھوں
نے نہیں اوٹھایا وہ اوس گدھے کی مثال ہیں جو کتابیں اوٹھاتا ہو
پس کیا یہودیوں کی طرح حمال الکتب بننا چاہتے ہو اور غور و فکر
سے بھاگتے ہو کیا قرآن کریم سمجھنے کی چیز نہیں کیا بلا سوچے سمجھے کوئی
روحانی اور اخلاقی اصلاح ہوسکتی ہے کیا ایسا انسان جو قرآن کو پڑھے
پر سمجھے نہیں وہ تورات والوں کی طرح کمثل الحمار یحمل اسفارا بن

۱۶ ذکر الٰہی سے غافل ہونا شیطان کے پیچھے چلنا ہے پس جب غفلت
طاری ہو یا بدصحبت سے بیہودہ باتوں میں لگ جائے تو چاہئے کہ فوراً توبہ کرے
اور غافلوں سے علحدہ ہوکر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائے یہی تقوے
کی حقیقت اور یہی اوسکا تقاضا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَ اِمَّا
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا
هُمْ مُّبْصِرُوْنَ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ اور اگر شیطان تجھکو غافل
کردے پس یاد آنے کے بعد بدعمل لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ تحقیق
متقی لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو شیطانی وسوسہ مس کریں تو فوراً متنبہ ہوجائیں
اور اونکی [illegible] ڈرا سکتا ہے جو نصیحت پر چلے
اور رحمٰن سے بن [illegible] ڈرے پس ایسے شخص کو مغفرت اور اجر
کریم کی خوشخبری سنا پس کیا شیطان کے پیچھے میں عمداً پھنسنا چاہتے ہو؟
پس کہاں تک ذکر الٰہی سے غافل بنے رہوگے؟ کیا قرآن کی طرف
توجہ کرنا اور اوسکے تذکروں کو پڑھنا تمہارے دنیاوی شغلوں میں
حارج ہوتا ہے۔

۱۷ مومن کو ایک روحانی عقل ہوتی ہے جس سے ہر فعل کی حقیقت اور
اوسکے انجام کو خوب دیکھتا ہے چنانچہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے فرماتا ہے عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ میں
اور میرے تابعین ایک بصیرت کے راستہ پر ہیں کیا آپ کو بھی وہ حالی

بیہرت حاصل ہے اور اگر نہیں تو پھر سوں قرآنی اذکار سے اسقدر لاپرواہی
اور غفلت و نفرت ہے:

۱۸ ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتی اور کشایش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اوسکی پکار کے وقت جواب دیتا اور اوسکی مشکل آسان کردیتا ہے اور کون ہے جو تمکو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔ پس کیا یہ تمام کلمات لغو و سرسری ہیں کیا ذکر الٰہی اور قرآنی اذکار سے دل اوداس اور غمناک ہوتے ہیں جو اسقدر دور بھاگتے اور لاپرواہی کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑکر اور اوسکے کلام کو سرسری سمجھکر دنیا و آخرت میں سرسبز ہوسکتے ہو! کیا خدا اور اوسکے احکام کو چھوڑکر اپنے کسی اور کو رازق اور مالک اپنا سمجھہ لیا ہے کیا مشکل کشا دافع البلیات اور قاضی الحاجات سوائے رب العالمین کے کوئی اور بھی ہے۔

۱۹ جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِیْلًا جو اس دنیا میں اندھا ہے ۔ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور بہت بے راہ پس کیا آپ نے کوئی نور عرفاں حاصل کرلیا اور اندرونی آنکھیں کھل گئی ہیں کہ اب عاقبت کا کوئی فکر نہیں ہا اور اگر نہیں تو پھر بھی قرآنی اذکار کی کوئی ضرورت نہیں اور تذکرۃ القرآن

بھی ایک غیر ضروری شے ہے۔

۲۰ افسوس مسلمانوں نے قرآن کو ذکر وفکر کا ذریعہ نہ سمجھا بلکہ ایک
زبانی بکواس بنالیا۔ ہائے کیا ہو گیا۔ کیوں قرآن پر تدبر نہیں کرتے
کیا دلوں پر قفل لگ گئے کیا وہ گدھے ہیں کہ ذکر وفکر کا اونمیں مادہ ہی
نہیں رہا۔ اور وہ جانتے ہی نہیں کہ ذکر وفکر کیا ہوتا ہے۔ کیا قرآن
پھاڑ کھانیوالا شیر ہے کہ اس سے ہراسان ہوکر بھاگتے ہو قرآن مجید
فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے
قرآن کو بکواس بنالیا اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ
اَقْفَالُهَا کیا قرآن میں غور وفکر ہی نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ
گئے جسکی وجہ سے وہ غور وفکر کے قابل ہی نہیں رہے فَمَا لَهُمْ عَنِ
التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
پس اونہیں کیا ہو گیا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگ
جانے والے گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں۔ پس کیا آپ قرآن
کریم کو بکواس ہی بنائے رکھو گے اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ
وسلم کے اس ورد کو زیادہ کرتے رہو گے کہ اے رب میری قوم نے
قرآن کو بکواس بنالیا ہے پس کیا قرآن پر غور فکر ہی نہیں کرتے
یا لعنت الٰہی کے نیچے آکر قرآن سمجھنے اور اس سے عبرت پکڑنے کا مادہ
جاتا رہا

غفلت کے خراب نتایج عقلی اور نقلی طور پر سن چکے اور اوسکی
مثالیں ہزار در ہزار دن رات مشاہدہ کر رہے ہو قرآنی اذکار کی

سخت ضرورت ہے اوسکو بھی ہر ایک پہلو سے دیکھ چکے تاہم اکثر
مسلمان بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تذکرۃ القرآن کی کوئی ضرورت
نہیں سرکاری خدمات اور دنیاوی اشغال میں اوسسے ہرج ہوتا ہے
کیا جس نے ایمان کو چھوڑا بے ایمانی بددیانتی اور ظلم کو اپنا پیشہ
بنا لیا کیا وہ سرکاری خدمات کو کماحقہ ادا کر سکتا ہے اور دنیاوی
اشغال میں کوئی کامیابی حاصل کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں بداخلاق
بددیانت اور بے ایمان ملازم سلطنت کے واسطے ... دیمک کی انیٹوں
کے مشابہ ہوتے ہیں اونکی بددیانتی اپنے ہی نفس کے واسطے مضر نہیں
ہوتی بلکہ ہر ایک سلطنت کے احکام کو توڑ مروڑ اور نمک حلالی اور وفاداری
کے خیالات کو ریا اور خوشامد سے بدل دیتی ہے مہذب اور عادل گورنمنٹ
کے واسطے جیسی کہ گورنمنٹ برطانیہ ہے ... خدمتگاروں یا رعایا
کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی یہی خدمت ہو سکتی ہے کہ دیانت امانت صدق وفا
انصاف اور رحم کے نمونہ بنے اور بنانے کی کوشش کیا ہووے نہ کہ ظلم
اور بددیانتی کے پتلے بنے رہیں ... اور ... کے
کچھ زیادہ کوشش ہی نہ کیجاوے ایسے لوگوں کی دنیا بھی جلد خراب
ہو جاتی ہے اور آخرت بھی - فقط

اب ہم ذیل میں اون بزرگوں کے نام درج کرتے ہیں جنھوں نے اولوں
اور سابقوں کی طرح ۱۸۹۹ عیسوی کے رسالہ کی قیمت ارسال فرما کر کارخانہ
تذکرۃ القرآن کو ممنون و مشکور فرمایا جو قلیلہ ما انزکون کے حکم کے مطابق
اون چار ہزار صاحبان میں سے ہیں جنکے اعلان تذکرۃ القرآن سے رسائل

جاری کیے گئے اور انکاری خطوط و واپسی کتب ہوتے ہوتے آخری تعداد
۴۱۶ رہ گئی مگر انہیں سے محض ۱۵۶ صاحبان کی طرف سے آج تک قیمت
بابت سنہ ۱۹۱۹ء وصول ہوئی اسلیئے کل اخراجات طبع و اشاعت تذکرۃ القرآن
مبلغ الکماعے ہوئے۔ اور آمد ساعے ہوئی اور کل کمی الساعے
رہی۔ مصارف کے اسقدر زیادتی اور آمد کی قلت کی وجہ سے اشاعت باقاعدہ
نہیں ہوسکی اسلیئے اون مخلصین کو جو قیمت ارسال فرما چکے تھے سخت پریشانی
اور بیقراری برداشت کرنی پڑی مگر ہم محض مالی دقتوں کی وجہ سے سخت
مجبور رہے امید کہ آمد و خرچ پر نظر ڈال کر ہمارے احباب ہمکو معاف
فرماوینگے۔ اب اون کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ تذکرۃ القرآن
کی ضرورت کو آپ بخوبی معلوم کر چکے ہیں اسلیئے اوسکی اشاعت میں خاص
توجہ فرمانا اور اسکی ترویج کی کوشش کرنا آپ کا فرض ہے فی زمانہ سب
سے بڑا ضروری اور اہم کام اسلام کے واسطے قرآن کا رواج دینا ہے
اور سنہ ۱۹۲۰ء کی بابت بھی قیمت سالانہ عطا فرماکر مشکور فرماویں اور جن
صاحبان کے نام رسائل تذکرۃ القرآن جاری ہیں وہ سال گذشتہ او رسال
حال کی قیمت ارسال فرماویں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اون احباب کے اسمائے گرامی جنسے رسالہ تذکرۃ القرآن ۱۸۹۹ء عیسوی کی بابت قیمت سالانہ یعنی مبلغ دو روپیہ وصول ہوچکی

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ	نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱	شاہ احسن احمد صاحب انریری مجسٹریٹ غازی پور	۱۴	محمد اسد اللہ صاحب طالب علم ایف اے گورنمنٹ ہائی سکول ... ضلع ... ملک مدراس
۲	مولوی عمادالدین صاحب نائب تحصیلدار نوچی ضلع بنوں	۱۵	مرزا اسد اللہ خاں صاحب تحصیلدار نورپور ضلع کانگڑہ
۳	احمد اللہ صاحب تہرد مجسٹریٹ حیدرآباد دکن	۱۶	سید اکبر شاہ صاحب ... ضلع ... متعلقہ ...
۴	احمد یار خاں صاحب مدرس اول ایم بی سکول گوجرانوالہ محلہ ...	۱۷	اکبر شاہ صاحب تحصیلدار پشاور
۵	حکیم منشی احمد حسین صاحب تحصیلدار بھیرہ ضلع شاہ پور	۱۸	منشی الٰہی بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن ... ملک ...
۶	سید احمد حسین صاحب جج سلطانپور اودھ	۱۹	خان بہادر الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ضلع دہلی
۷	احمد حسین صاحب سابق ... الہ آباد ...	۲۰	الٰہی بخش صاحب ... ضلع ...
۸	میر احمد خان تحصیلدار مردان ضلع پشاور	۲۱	منشی الطاف حسین صاحب پیشکار ... ضلع ...
۹	سید احمد شاہ صاحب تحصیلدار ... ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲۲	الٰہی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر نارمل سکول حیدرآباد دکن
۱۰	منشی احمد شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جھنگ	۲۳	منشی امام ... صاحب ممبر ... کمیٹی ...
۱۱	مولوی احمد شفیع صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع شاہ پور	۲۴	امجد علی صاحب ہیڈ ماسٹر ... سکول پٹنہ بنگال
۱۲	منشی احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۲۵	مرزا امیر بیگ صاحب ... ضلع ...
۱۳	سید اکرم صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ... ضلع ... ملک مدراس	۲۶	سید محمد امیر حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور اودھ

نمبر شمار	نام مع پتہ وغیرہ
۲۷	محمد امین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و پلیس بردوان ضلع منٹگمری
۲۸	میر انصار علی صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری حیدرآباد
۲۹	سید عبدالدین حسن صاحب جسٹرار حیدرآباد دکن
۳۰	قاضی مدار الدین صاحب موضع کنگرہ تھانہ و ڈاکخانہ حوالی ضلع ہوشیارپور
۳۱	میر برکت علی صاحب اگزیکٹو انجنیئر سٹی لوکل سپلائی حیدرآباد دکن
۳۲	حاجی ریاض الدین احمد صاحب سابق اتالیق نواب نصیر اللہ خان صاحب بہادر خلف ولیعہد صاحبہ بھوپال
۳۳	تسلیم الدین احمد صاحب وکیل رنگپور
۳۴	منشی تصدق حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ متولی ضلع کہیری
۳۵	سید تصدق حسین صاحب ڈپٹی انجنیئر میونسپل پرگنہ دار و ضلع ادوں مالت صوبہ برار
۳۶	شیخ تفضل حسین صاحب تحصیلدار باہ ضلع آگرہ
۳۷	خان محمد بیضہ فروش مقام چکراتہ معرفت محمد سجاد صاحب
۳۸	شیخ حبیب احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ بنارس
۳۹	مولوی حبیب شاہ صاحب مقام خوشاب ضلع شاہ پور
۴۰	میاں حسین بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج ڈیرہ غازیخان
۴۱	منشی حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ تحصیلداری [illegible] ضلع مظفرگڑھ
۴۲	خواجہ حسین الدین صاحب تحصیلدار دیوگڈھ ضلع اعظم گڑھ
۴۳	مولوی زین العابدین صاحب سب جج غازیپور
۴۴	پیر حمید شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ راولپنڈی [illegible]
۴۵	محمد حمید علی خان صاحب حیدرآباد دکن اندرون دروازہ نیا پل [illegible] معرفت محمد صالح چاقو فروش

نمبر شمار	نام مع پتہ وغیرہ
۴۶	خدا بخش خان بہادر ڈویژنل جج امرتسر
۴۷	خدا بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع کوہاٹ
۴۸	سراج الدین احمد صاحب محرر منشی محلہ بالی گنج مدناپور بنگالہ
۴۹	سید سردار علی شاہ تحصیلدار راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان
۵۰	سید سرور شاہ مقام و ڈاکخانہ بانسرہ ضلع ہزارہ
۵۱	سردار سلطان جان صاحب سردار ڈپٹی سی ای ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کوہاٹ
۵۲	سلطان محمد خان صاحب خزانچی پنشنر مقام لونیٹ کرنول
۵۳	شاہ علی اکبر صاحب مدرس دولا شاہ عالم اسلامیہ سکول
۵۴	محمد حمیم الدین خان صاحب [illegible] ڈاکخانہ کوہ چکراتہ
۵۵	شہامت خان صاحب عرضی نویس تھانہ جلمبیر ضلع اٹک
۵۶	شیخ علی صاحب اسسٹنٹ سرجن ضلع شکارپور سندھ
۵۷	خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ حسین آباد لکھنؤ
۵۸	شیخ شبیر خان صاحب [illegible] باقی نویس تحصیل کوہ مری
۵۹	طالب علی صاحب سب رجسٹرار مقام لودھراں ضلع ملتان
۶۰	طالب محی الدین صاحب نائب تحصیلدار مردان پشاور
۶۱	سید ظہور الدین صاحب سول سرجن ایبٹ آباد پوسٹ
	بابو [illegible] برانچ آف [illegible] ضلع [illegible]
۶۲	[illegible] خان صاحب تحصیلدار [illegible] ضلع مرادآباد
۶۳	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر [illegible]

۶۴ حافظ عابد حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی جونپور

۶۵ میر عباس علی صاحب بہادر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نیلور احاطہ مدراس

۶۶ سید عبدالجبار صاحب زمیندار کومیلہ نواکھالی احاطہ بنگال

۶۷ ڈاکٹر شیخ محمد عبدالحکیم صاحب انچارج صدر شفاخانہ اٹہ

۶۸ عبدالرحمان خان صاحب گرداور قانونگو بودھ ہر ضلع ملتان

۶۹ عبدالستار صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول ڈیرہ اسمعیل خان۔

۷۰ حکیم عبدالشکور صاحب سکندرآباد دکن گن بازار

۷۱ عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پھالیہ ضلع گجرات

۷۲ منشی عبدالغنی صاحب خانسامان ڈیومنس جلاپہاڑ دارجلنگ

۷۳ ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سیول ہسپتال ستورنگ علاقہ کوٹھ ملک بادچیاں۔

۷۴ مرزا عبدالصمد بیگ داروغہ آبکاری مقیم سالانہ علاقہ مبالہ محلہ باہم گڈہ

۷۴ میر عثمان خانصاحب مددگار شاخ فوج سرکار عالی حیدرآباد دکن

۷۵ عبدالرحمان خانصاحب نائب تحصیلدار دیوانی ضلع حصار

۷۶ خان بہادر عطا محمد خانصاحب اسسٹنٹ سیول سرجن۔ نیڈداوتحان ضلع جہلم۔

۷۷ راجہ عطا محمد خانصاحب۔ ناڑمی پور تحصیل ہری پور ڈاکخانہ کلہ گام ریاست کشمیر

۷۸ میاں علیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندہر

۷۹ علی محمد بیگ صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ مغلائی کارواں ساہواں بلدہ حیدرآباد دکن

۸۰ میر غضنفر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر پیر پور

۸۱ منشی غلام جیلانی صاحب مصنف امرتسر

۸۲ ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ٹانک ڈیرہ اسمعیل خان

۸۳ غلام حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ۔ پشاور

۸۴ شیخ غلام رحمان خانصاحب سپروائزر پی ڈبلیو دارجلنگ صوبہ بنگال

۸۵ مولوی حافظ غلام محمد غوث صاحب۔ ترچناپلی احاطہ مدراس

۸۶ قاضی غلام مرتضی صاحب اسسٹنٹ کمشنر و آنریری مجسٹریٹ نوپیس مظفر گڈہ۔

ملک عبدالوہاب صاحب [illegible] احاطہ مدراس [illegible]

	نام مع پتہ وغیرہ
۸۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار پھلور ضلع جالندھر
۸۸	شیخ فرید الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر نوئدا
۸۹	افضل محمد صاحب نائب تحصیلدار لودیانہ
۹۰	فضل الدین صاحب۔ قادیان ضلع گورداسپور
۹۱	فیض العسکری صاحب تحصیلدار تحصیل ... ضلع گوجرانوالہ۔
۹۲	قاضی فضل الٰہی صاحب مدرس ایم بی ہائی سکول نیون۔
۹۳	فیض بخش صاحب تحصیلدار قصور ضلع لاہور
۹۴	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب ... محلہ زینت محل۔ دہلی
۹۵	سید قمر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کوہاٹ
۹۶	پیر قمر الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ سدھوڑہ ضلع انبالہ۔
۹۷	کاشی ناتھ جیو صاحب عامل ٹھیکہ خانہ اید لاآباد براہ پوسٹ پاٹم لوری ملاخ باندڑ کوڈہ رفس ضلع اودن ملک برار
۹۸	کاظم حسین صاحب نائب تحصیلدار ہانسی ضلع حصار
۹۹	کرامت اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور
۱۰۰	سید کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی ملک اودھ
۱۰۱	منشی کرم الٰہی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع جھنگ
۱۰۲	منشی کریم اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ مظفرنگر
۱۰۳	منشی گلزار حسین صاحب ہیڈ کلرک بی رو سلی گوری ڈسٹرکٹ دارجلنگ۔
۱۰۴	لطف احمد صاحب وکیل سابق اید لاآباد براہ پوسٹ پاٹن لوری شاخ باندڑ کوڈہ رانس ضلع اودن ملک برار
۱۰۵	محمد لطف اللہ صاحب مفتی ہائی کورٹ حیدرآباد
۱۰۶	حاجی وا جی سیٹھ صاحب خان بہادر سوداگر بمبئی
۱۰۷	مبارک حسین صاحب ملازم ریلوے دارجلنگ
۱۰۸	منشی محبوب علی صاحب۔ ہیڈ دارجلنگ
۱۰۹	محمد ابراہیم صاحب سوداگر صدر بازار کوہ مری
۱۱۰	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب صدر شفاخانہ میرٹھ
۱۱۱	منشی محمد اسمٰعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ کاندھلہ ضلع مظفرنگر
۱۱۲	محمد اعظم صاحب کمپونڈر شفاخانہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱۱۳	محمد اعظم صاحب سپرنٹنڈنٹ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ حیدرآباد دکن۔
۱۱۴	محمد اکبر صاحب [illegible] دارجیلنگ
۱۱۵	محمد تمیز الدین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر انڈین سٹیٹ ریلوی سٹیشن کشن پور ضلع دربھنگہ
۱۱۶	میاں محمد جمال صاحب نائب تحصیلدار ڈیرہ گوپی ضلع کانگڑہ
۱۱۷	محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار جہلم
۱۱۸	منشی میر محمد حسین صاحب دی کاب دارجلنگ
۱۱۹	شیخ محمد حسین صاحب بی اے مصنف فتح آباد ضلع آگرہ
۱۲۰	محمد حنیف صاحب مختار کلکٹری و فوجداری شہر جونپور محلہ سپاہ
۱۲۱	محمد رفیق صاحب ناظر۔ دارجلنگ بنگال
۱۲۲	ایضاً
۱۲۳	محمد ذکریا صاحب مدرس غازی آباد ضلع میرٹھ مدرسہ عربیہ سرائے پختہ۔
۱۲۴	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مصنف مراد آباد
۱۲۵	محمد حنیف صاحب مددگار ضلعدار گلبرگہ شریف حیدر آباد دکن
۱۲۶	سردار محمد علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ کوٹ ضلع راولپنڈی۔
۱۲۷	میر محمد علی صاحب ٹکٹ کلکٹر ڈی ایچ ریلوی ضلع دارجلنگ
۱۲۸	محمد قاسم صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ کرور ضلع کوئمبٹور احاطہ مدراس
۱۲۹	منشی محمد نور اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈا
۱۳۰	حافظ محمد واحد خان صاحب۔ پولیس سٹیشن بنگلہ ضلع ایٹہ
۱۳۱	محمد ہاشم صاحب سیٹھ صاحب کارخانہ محمد عبد الرحمان حاجی فقیر محمد سیٹھ صاحبان ضلع مدراس۔
۱۳۲	بابو محمد یوسف علی صاحب بٹیالہ محلہ بٹیالہ خام حویلی دو شالہ والی
۱۳۳	محمد یوسف علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ دیناجپور صوبہ بنگال
۱۳۴	منشی محمد یونس صاحب ٹکٹ کلکٹر دی ریح اروری ضلع دارجلنگ
۱۳۵	مرزا ارزق علی بیگ صاحب اے ڈی کیمپ وزیر اعظم بہادر حیدرآباد۔

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۳۶	سید مزمل شاہ صاحب وکیل ایدلاباد براہ پوسٹ پاٹم پوری شاخ باندڑ مکوڈ افس ضلع اون۔ ملک برار
۳۷	منشی مقبول حسین صاحب ٹھیکیدار ایبلی ہیت
۳۸	شیخ ممتاز علی صاحب سررشتہ سپرنٹنڈنٹ پولیس قصبہ سکر ضلع شکارپور سندھ
۳۹	موسے خانصاحب نائب شرف تحصیل عیسی خیل ضلع بنوں
۴۰	سید نثار حسین خانصاحب ممبر مجلس کونسل حیدرآباد۔
۴۱	قاضی نصیر الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ کوپاگنج ڈاکخانہ محمدآباد ضلع غازی پور
۴۲	نواب علیخان صاحب امروہہ ضلع مرادآباد محلہ حکلی۔
۴۳	نوازش علیخانصاحب حیدرآباد دکن محلہ سلطان شاہی مکان منشی امداد علیصاحب
۴۴	مولوی نور الہ یار الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ مولانا قمر الدین صاحب اورنگ آبادی سالکن روبرو دروازہ دبیر پورہ بلدہ حیدرآباد دکن
۴۵	نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور
۴۶	حکیم نور محمد صاحب منشی عالم مالک شفاخانہ ہمدم صحت لاہور

یہ وہ صاحبان ہیں جنکی توجہ کو اللہ کریم نے قرآن مجید کی عظمت اور ضرورت کی طرف کھینچا ہے اور جو قلیلا ما تذکرون کے منشار کے مطابق اوس تعداد کا انتخاب ہیں جو چار ہزار میں سے باقی رہے ہیں۔ انکے سوائے چند بزرگان دین ایسے ہیں جنکی خدمت میں تذکرۃ القرآن بطور نذر پیش کیا جاتا ہے۔ جو اسکے وجود کی روح اور اسکے اجرائے اور ترقیات کے لئے روحانی موجب ہیں۔ تین سو کے قریب ایسے صاحبان ہیں جنکی خدمت میں شروع اشاعت سے رسایل بھیجے جاتے ہیں مگر اونکی طرف

تو انکار ہوا ہے اور نہ قیمت سالانہ وصول ہوئی ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے
کہ مسلمانوں کا دینی اور دنیاوی عروج قرآن مجید کے ساتھ وابستہ ہے
جسقدر زیادہ توجہ اور کوشش قرآنی تعلیم کے رواج دینے میں کیجاوی
اور عملی حالت اسکے مطابق بنائی جائے اسیقدر دنیاوی حالت بھی
بخود درست ہوتی جاویگی۔ مسلمانوں کی پست اور ذلیل حالت پھر روز
افزوں تنزل کو دیکھ کر ہمدردان قوم طرح طرح کی کوششیں کر رہے ہیں
تاکہ اس بلا سے نجات ملے اسلامی سکول کالج اور انجمنیں اسی خیال اور
کوشش کا نتیجہ ہیں۔ یہ تمام کوششیں بجائے خود پھل لارہی ہیں اور
لائینگی کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا اور کسی پر ایک ذرہ
برابر ظلم نہیں کرتا۔ مگر یہ یاد رہے کہ جب تک قرآن کریم کی طرف سے
غفلت اور لاپرواہی ہے۔ اسوقت تک کوئی غیبی امداد ساتھ نہیں ہوسکتی ہے
قرآن مجید ایکطرف موجب رحمت ہے۔ اور دوسری طرف موجب عذاب یعنی
خداترس اور نیک عملوں کے واسطے موجب رحمت ہے مگر بدکاروں کے واسطے
موجب عذاب احکام الٰہی اور اونکی اطاعت و غیر اطاعت کے لحاظ سے
انسانوں کی چار حالتیں ہوسکتی ہیں۔ اول یہ کہ اونکو مطلق بیخبری ہو یا
صحیح علم حاصل نہوا ہو ایسی حالت میں دنیاپرستی بہت غالب ہوجاتی ہے
اس قسم کے لوگ جسقدر دنیاوی عزت و دولت کے واسطے کوشش کرتے
ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کے مطابق کامیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم
فرماتا ہے۔ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ
اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

تعملون " جو لوگ دنیاوی زندگی اور اوسکے آرایش کے طالب بنے رہتے ہیں اون کو اونکے اعمال کے مطابق پورا پورا دیا جائیگا اور انہیں اونمیں کچھہ کمی نہ کی جاویگی " مگران لوگوں کے واسطے آخرت میں سوائے آتش جہنم کے کچھہ نہیں - اور جو کچھہ دنیا میں کرچکے ضایع ہو جائیگا اور اون کی تمام عمل باطل ثابت ہونگے - اسوقت تمام اقوام غیر اسلام اسی قسم میں شامل ہیں کیونکہ قرآنی تعلیمات کی حجت اونپر قایم نہیں کی گئی اور اونکی انسانی کتابیں طرح طرح کے حجابوں اور آمیزشوں سے مشکوک ہوگئی ہیں اشاعت قرآنی کے واسطے کوئی ایسا سلسلہ یا انتظام مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہے کہ اونکی زبانوں میں بیّن اور واضح طور پر تبلیغ کیجاتی ہو - بلکہ خود مسلمانوں میں قرآن مجید سمجھنے اور سمجھانے کا رواج ایسا معدوم ہوگیا ہی کہ بامعنی پڑہنے کا رواج دنیا نئے مذہب میں لیجانے کی برابر مشکل ہوگیا ہی یہ ایک قسم کی خطرناک مخالفت ہے جو اہل اسلام نے قرآن مجید کے ساتھ کی ہے - اسلئے تمام قومیں دنیا میں قرآنی مخالفت کے وبال سے محفوظ اور مامون ہیں - اور تمام وبال عدم تبلیغ احکام آلہی کا مسلمانوں پر پڑ رہا ہے جس سے اونکی حالت روز بروز ابتر اور ذلیل ہوتی جاتی ہے - اس مخالفت قرآنی کے طرف اللہ کریم اسطرح ارشاد فرماتا ہے و

قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو نکما اسباب بنا لیا - اور اسیطرح ہم نے ہر ایک نبی کے واسطے مجرم لوگوں میں سے دشمن پیدا کئے ہیں - اے مسلمانو! یہ آیت کیسی عبرت اور توبہ کے قابل ہی آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب الٰہی میں شکایت پیش فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ کلیہ قاعدہ کے طور پر فرماتا ہے کہ ہر ایک نبی کی امت نے جب بدکار اور سرکش ہو گئے ہو جاتے ہیں تو وہ ہمیشہ اسیطرح اپنے نبی سے دشمنی کیا کرتے ہیں۔ تاریخی طور پر اس قانون الٰہی کا یہ ثبوت ہی کہ موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی سے یہ مخالفت کی کہ مسیح علیہ السلام کو لعنتی قرار دیا پھر مسیح علیہ السلام کی امت نے اپنے نبی کے ساتھ یہ مخالفت کی کہ انجناب کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا اور دغاباز قرار دیا جسکی نسبت توارات و انجیل میں صاف صاف پیشگوئیاں درج ہیں۔ دیکھو تذکرۃ القرآن جلد ا نمبر ۱ صفحہ ۲۷۵ سے ۲۸۰ تک۔

اب مسلمانوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ مخالفت کی کہ قرآن مجید کے بامعنی پڑھنے اور پڑھانے کو ایسا رواج دیا کہ بے معنی پڑھنا اور اوسمیں غور و فکر کرنا قطعاً متروک ہو گیا اور ایسا متروک ہوا کہ بامعنی پڑھنے کی طرف مسلمانوں کو کھینچنا نہایت ہی دشوار امر ہو گیا ہے اگر تمام دنیا کے مخالف مسلمانوں کو قرآن مجید کے مضمون سے ایسا متنفر کرنا چاہتے تو شاید کبھی نہ کر سکتے جیسا کہ اندرونی مخالفوں نے کر دیا ہے۔

دوسری حالت بہ لحاظ احکام الٰہی کے یہ ہے کہ عمداً اونکی طرف سے کنارہ کشی اختیار کیجاوے جیسا کہ اسوقت عام طور پر ہو رہا ہے کہ احکام قرآنی کے سننے اور سمجھنے اور قرآن مجید کے معنی پڑھنے سے تمام مسلمان کنارہ کش ہیں۔ ایسی کنارہ کشی کا نتیجہ بھی عذاب ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ۔ جو لوگ ہماری آیات سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ ہم اونکو کنارہ کشی کی وجہ سے بڑا عذاب دینگے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کنارہ کشی کیسے کیسے عذابوں کا موجب ہو رہی ہے

تیسری حالت یہ ہے کہ آیات الٰہی کے ساتھ ایک شخص کو یاد دہانی کرائی جاوے پر وہ کچھ بھی پرواہ نکرے۔ ایسے لوگ خدا کے مجرم ہیں اور جلد قہر الٰہی سے تباہ ہو جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اوس شخص سے کون زیادہ ظالم ہے جسکو اوسکی رب کی آیات سے یاد دہانی کرائی گئی پر وہ اعراض کرتا رہا۔ تحقیق ہم ایسی مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔ یہ الفاظ کیسے قابل عبرت ہیں اور کیسے واقعی نمونہ ان الفاظ کے مطابق ہم اپنی ہی قوم میں دیکھ رہے ہیں پر کچھ عبرت نہیں۔ اور کچھ خوف نہیں یہی تو موجب تمام تباہی اور ذلت کا ہے

چوتھی حالت یہ ہے کہ آسمانی کتاب کی جو باتیں اپنی نفس اور خیالات کے مطابق دیکھی وہ مان لی اور باقی چھوڑ دی۔ ایسی حالت بھی دنیاوی ذلت و آخری عذاب کا موجب ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ کیا تم آسمانی کتاب کی بعض باتوں کو مانوں گے۔ اور بعض کی تکفیر کروگے بس جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اونکی جزا سوائے اسکے کیا ہے کہ دنیا میں رسوا ہوں

... ... کے رنج عذاب شدید کی طرف دھکیلے جاویں۔ الغرض
جبتک قرآن کریم مسلمانوں کے اندر موجود ہے اوسوقت تک اوسپر
غور وفکر کرنا اوسکے تمام احکام کو ماننا اور عملی حالتیں اوسکی مطابق
بنانا۔ دینی اور دنیاوی ترقیات کے واسطے لازمی اور ضروری ہے
جب تک ایسا کرینگے اوسوقت تک نہ کوئی اسلامی یونیورسٹی۔ یا کالج
یا سکول اونکو عزت دے سکتے ہیں اور نہ کوئی انجمن یا ندوہ۔ کیونکہ الفاظ
ربانی کے مطابق عمداً غفلت۔ کنارہ کشی۔ لاپرواہی۔ اور نفس پرستی
تمام کی تمام موجب رسوائی عذاب ہے تو پھر کیا انسان خدا کے ساتھ
جنگ کرکے کامیاب ہو سکتا ہے یا اوسکے قوانین کے خلاف کوئی راستہ
اختیار کرکے اپنی مراد کو پہنچ سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ تمام سکولوں
اور انجمنوں کو جسقدر کامیابی حاصل ہوتی ہے وہ اوسی حد تک محدود
رہتی ہے جس حد تک اونھوں نے اسلامی اصول اور قرآنی احکام کو ضمنی
طور پر اختیار کیا ہے۔ کہاں ہیں علمائے دین۔ اور ہمدردان قوم۔
وہ کیوں قرآنی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ کیا ابھی تک وہ ان
اصول قرآنی سے بیخبر ہیں۔ یا عمداً غافل۔ یا مستغنی اور سرکش۔ کیا ایسی
حالتیں ربانی احکام کے خلاف کوئی اصلاح یا ترقی کی امید ہو سکتی ہے
کیا کوئی انسان یا انسانی مجمع خدا کے الفاظ کو جھوٹا ثابت کر سکتا ہے
یا اوسکے قاعدوں کو توڑ سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پس جاگو اور
ہشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت اور سرکشی میں ہلاک ہو جاؤ۔ اپنی
اپنی کوششیں تعلیم علوم وفنون کے طرف بھی مصروف رکھو کیونکہ تمام
علوم وفنون قرآن مجید کی صحیح اور واقعی تفسیر ہیں مگر قرآنی تعلیم کو سب کے

مقدم کرو۔ ایمان اور تقوی سے اپنا گناہوں پر نادم ہو کر اور
استغفار کے ساتھ اپنے مولا کی طرف جھک جاؤ۔ یہی راستہ ہے
جسکو اللہ تعالے نے تمام کامیابوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ تمام
قوموں کا عروج اون کے اسلامی حالت پر منحصر رہا اور ہے اور
رہیگا۔ کسی قوم نے فطرتی اسلام سے بہت کچھ فیض حاصل کیا اور کسی
نے تعلیمی اسلام سے۔ الغرض تمام انسانی ترقیات اور کمالات کا سرچشمہ
اسلام ہے خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی اور خواہ کسی قوم نے اسلامی
اصول کو جو ہر قسم کی نیکی اور اصلاح پر حاوی ہیں فطرتاً اختیار
کیا ہو یا تعلیماً۔

اس مسئلہ کو ہم انشاء اللہ دیگر صفحہ و رسالہ اون میں مفصل شایع کرینگے
کہ ہر ایک قوم کا عروج اوسکی اسلامی حالت پر منحصر رہا ہے اور تمام
دنیا کا واقعی اور حقیقی دین اسلام ہے۔ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ
فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا۔ اور جو کوئی آسمانوں
میں ہے یا زمین میں خدا ہی کے واسطے اسلام لایا ہے خواہ
بارادہ و شوق لایا ہو یا بجبر و اکراہ۔

یہ مسئلہ قرآنی آیات سے قریب قریب ثابت طور پر بیان ہو چکا ہے
کہ مسلمانوں کا دینی و دنیاوی عروج قرآن کریم کی اطاعت پر منحصر
ہے مگر بہت سے کم علم تعلیم یافتہ اور ناواقف اصحاب نے اسپر
طرح طرح کے شکوک ظاہر کئے ہیں جنکی بنا دنیا پرستی یا غفلت کے
سوائے اور کچھ معلوم نہیں ہوتی ہے۔ تاہم اس مسئلہ کو اور
زیادہ وضاحت کے ساتھ صاف کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جبتک

[illegible] ہو جاوے کہ

قرآن سورۂ ابراہیم [illegible] آیات [illegible]

قرآن مجید جو ایک طرف موجب ہدایت و رحمت ہے ویسا ہی دوسری طرف موجب ضلالت و ہلاکت بھی ہے اور یہی قرآن اس وقت مسلمانوں کے واسطے موجب زوال اور دوسری قوموں کے واسطے موجب عروج ہو رہا ہے۔ تب تک اسکی وہ عزت و عظمت دلوں میں قائم نہیں ہو سکتی جسکا یہ حقیقی طور پر مستحق ہے اور نہ اوس انتہائی ضرورت کی طرف توجہ ہو سکتی ہے جو اوس کے مضامین کی اشاعت اور بامعنی تلاوت کے متعلق واقعی طور پر درپیش ہے۔ اسلئے ہم ارادہ کرتے ہیں کہ اس مضمون کو مفصلہ ذیل شکلوں میں پیش کریں۔

(۱) خدا تعالیٰ نے جو بندوں سے تعلق بہ تقاضائے عدل و رحم میں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مقابلہ کے وقت اپنے پاک بندوں کی خاص مدد کرے۔ اون کے رزق اور عزت کا حامی ہو اور اون کا ہادی اور والی۔ اور غمگسار بنے

(۲) جب قوم پر خدا کا رسول کلام الٰہی کے ساتھ نازل ہوا وسکا عروج احکام الٰہی کی اطاعت پر منحصر رہا اور ہے اور رہیگا۔

(۳) ہر ایک ربانی کلام اور رسول کے ساتھ عذاب الٰہی بھی ضرور ہوتا ہے تاکہ بیباک اور ناپاک لوگ اسطرح جبراً اوسکی طرف متوجہ ہوں کیونکہ جس بندہ یا قوم کو رب العلمین برباد کرنا چاہتا ہے پہلے اسکے مرفہ الحال لوگوں کی طرف احکام بھیجتا ہے۔ پس جب وہ نافرمانی کرتے ہیں تب عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے اور ہلاک کر دئے جاتے ہیں

(۴) جو قوم کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرتی ہے وہ
دنیا میں بھی عذاب نازل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ جسقدر زیادہ
کوئی قوم اس مخالفت میں بڑھتی ہے اوسیقدر جلدی ہلاک ہوجاتی
ہے۔
(۵) رجوع الی اللہ اور استغفار سے آنے والا عذاب ٹل جاتا ہے
(۶) جو لوگ دین سے علیحدہ ہوکر دنیاوی عزت اور دولت کے واسطے
کوشش کرتے ہیں وہ اپنی اپنی کوششوں کے مطابق کامیاب
ہوتے ہیں ہاں اگر یہ لوگ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرنے
لگجائیں اور ظالم بنجائیں تو اونکی دنیاوی کوششیں بھی برباد
جاتی ہیں اور اونکی ہلاکت کا موجب ہوجاتی ہیں
(۷) جو لوگ آسمانی کتاب کے احکام سے کنارہ کشی کریں وہ جلدی
عذاب الٰہی کے نیچے آجاتے ہیں۔
(۸) جو لوگ احکام الٰہی کی یاددہانی کے بعد بھی رجوع نکریں وہ
غضب الٰہی کے محرک اور سخت عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں۔
(۹) جو لوگ آسمانی کتاب کی بعض باتوں کو مانیں اور بعض کو نہ
مانیں وہ دنیا میں سخت ذلیل ہوتے اور آخرت میں سخت عذاب
کی طرف دھکیلے جائینگے۔
(۱۰) خدا کا خوف نہ کرنا اور غفلت وبیباکی میں زندگی بسر کرنا برباد
ہوجانے کی علامت ہے۔
(۱۱) عذاب اکبر جو مرنے کے بعد ملیگا اوسکے علاوہ دنیا میں
بھی بدکاروں کو ایک عذاب خفیف دیا جاتا ہے تاکہ وہ حق کی

(۱۲) ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر انسان نقصان پر نقصان اٹھاتا اور آخر کار برباد ہو جاتا ہے۔

(۱۳) اسلام عالمگیر مذہب ہی ۔ ہر ایک مخلوق اسی کو مانتی اور اسی پر چلتی ہے خواہ بارادہ وشوق چلے یا بہ جبر واکراہ۔ ہاں ایک وہ لوگ ہیں جنکو یہ دین فطرتاً اور تعلیماً ملا ہی اور ایک وہ ہیں جنکو محض فطرتاً

(۱۴) اپنے اپنے اسلام کے مطابق جیسا کوئی عمل کرتا ہے ویسا ہی پھل پا لیتا ہے

(۱۵) تمام دینی و دنیاوی ترقیات اور خوبیوں کا زینہ فطرتی اور تعلیمی اسلام ہے۔ جسقدر کسی بشر کو دینی اور دنیاوی کمالات حاصل ہوتے ہیں وہ اسلام کے ہی طفیل سے حاصل ہوتے ہیں۔ فقط

قطعہ تاریخ سال نو رسالہ مذاکرۃ القرآن ۱۹ ۱۳ء از نتایج طبع فلک سائے ذہن ثاقب عالم باعمل فاضل اجل عالیجناب مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل صاحب شفقت جھلواپوری یکے از مریدان جناب مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ گنج مرادآبادی

کہاں ہیں طالبان سیرت اسلام ادہر آو
جو ہیں تاریخ اسلامی کے عاشق اسطرف دیکھیں
زمانہ خود ہی جس لیلیٰ کا مجنوں یہ رسالہ ہے
رسالے جتنے شایع ہو رہے آج دنیا میں
ہر اہل علم کے تعویذ بازو کے یہ قابل ہی
زروی وصف میں شفقتؔ تاریخ سال نو

ہو جس معشوق کا تم دل سے عاشق یہ رسالہ ہی
وہ جس دلبر کے جلوونکی ہیں شایق یہ رسالہ ہی
خدائی خود ہی جس عذرا کا وامق یہ رسالہ ہی
ہر اک سے خوبیوں میں جو ہی فائق یہ رسالہ ہی
مسلمانوں کے حرز جان کی لایق یہ رسالہ ہی
کہی اسلام کی تاریخ صادق یہ رسالہ ہی
۱۳۳۱ھ

تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشاء اللہ تعالےٰ ۔ قیمت ۲/

مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف ونحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر ۔ دستور المبتدی فصول اکبری نحو میر ۔ ہدایت النحو ۔ کافیہ ۔ شرح ملا اور مراح الارواح وغیرہ سے دو سالمیں بھی نہیں ہو سکتا جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اسکو پڑھنا چاہئیں وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ قیمت ۱۰/ ۔

مفید عام عرف معین الحکیم یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام اردو انگریزی فارسی عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی میں اوسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے قائم کر سکتے ہو ہر مرض کے علاج میں انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا وقت ہو سکے ۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج اور مفید اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی ۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۱۲/ کل قیمت ہر سہ جلد ۱۵/ کنا ڈر روپے طالبعلموں اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے

رسالہ اعضائے مخصوصہ میں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک و سوزاک و جریان و نامردی ۔ سفرات جلق عقر سرعت انزال ۔ احتلام عسرت الطمث ۔ اسقاط وغیرہ کا علاج مع

کے قواعد اور آداب اور بہت سی ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں نیز تمام
ادویہ جوان اعضاء کے متعلق ہیں درج کئے گئے ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور
فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ر

مفید النساء والصبیان اس رسالہ میں اون تمام ناگہانی دکھوں اور مصیبتوں کا علاج
ہے جو عورتوں کی بیخبری دائیوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور
نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وباے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہیں قیمت ۳ر

تشخیص الامراض اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے
جاکر ہر ایک مرض کی تعریف اسباب کیفیت علامات امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں طب جاتی
امراض قابلہ - امراض العین - امراض نسواں - امراض الصبیان - امراض سنین وغیرہ میں کوئی
مرض مستثنے نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کیساتھ
ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی
اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج
کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا
گیا ہے باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی قیمت ہے

الاشتہار دتراوڑی یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کیساتھ
ماہواری شائع ہو کریگا شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی عہ فی صفحہ فی ششماہی
عہ روپیہ اور فی سال [illegible] فی صفحہ ہوگی جو صاحبان اپنے طبع شدہ اشتہارات یا رسائل
زبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع
کئے جاسکتے ہیں - بوزن ۲ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - تا ۸ ماشہ زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ
ماہوار ایکتولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر [illegible] روپیہ ماہوار تاجروں کیلئے اپنی اپنی اشاعت
کا یہ آسان ذریعہ ہے

تذکرۃ القرآن

جلد نمبر

سنہ ۱۹

ماہ مارچ

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپ کر شایع ہوتا ہے

(۱) قرآنی مضامین اور مسائل پر معیاری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا - قرآن کریم کو
تمام بنی نوع کے واسطے کامل و اعلیٰ اور سچی خیر خواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز و تدابیر
پیش کرنی جن سے قرآنی ... کا رواج ہو -

(۲) قرآن کی کاملیت ... اقوام پر ظاہر کرنا اور ... بیہودہ ضد اور تعصب کو
دور کرنے کی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بنا کر ہمدردی اور
... اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت و سعادت سے محروم کر دیا
اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے ... کا پرستار بنا دیا ہے۔

(۳) مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت ... کے ساتھ قرآن مجید کو
... کسی قوم یا کسی شخص کی دل آزاری نہ کرنا بلکہ سچی ہمدردی
اور سچی خیر خواہی ... سے تمام ... - اور ...
... کوشش کرنا

... مسلمانوں کے ... اتحاد پیدا ...

عجیب وغریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۹۹ صفحہ ۱ جلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب وغریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائی باریتعالی کی حقیقت اونکی اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات آلہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب آلہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کی باہمی تعلقات کسطرح پر ہونے ہیں (۷) اسلامی خصاصت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اونکی نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ محض چند یوم کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھا کر با ترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ انکو بھی ہو تو اندھا ہو کر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشا اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے گلیتہً بھول جائیں گے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشا اللہ تعالے۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عربی پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب پنج گنج نحو میر۔ دستور المبتدی ضمول اکبری نحو میر ہدایۃ النحو کا علم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انکے لیے بہتری ہی بہتری ہے

(۱) اللہ تعالیٰ نے پر جو بندوں کے حقوق بہ تقاضائے عدل و رحم ہیں انہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ مقابلہ کے وقت اپنے پاک بندوں کی خاص مدد کرے اونکے رزق اور عزت کا حامی ہو اور اونکا ہادی اور والی اور مددگار ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ "مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے" پھر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ "تحقیق جو لوگ اللہ کو مانتے اور عمل صالح کرتے ہیں اونکے واسطے مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا "تحقیق اللہ تعالیٰ

مومنوں کا ہادی ہے۔" اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا "اللہ مومنوں کا والی ہے۔" إِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا "اللہ مومنوں کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔" وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ "اللہ ضرور ضرور اوس شخص کی مدد کرتا ہے جو اوسکی خدمت کرتا ہے۔" وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ "جو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور مومنوں سے محبت کرتا ہی۔ پس اللہ کا ہی گروہ غالب رہتا ہے۔"

ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ ایمانداروں کا اللہ حامی۔ ناصر والی۔ حافظ اور ہادی ہے اون سے محبت کرتا۔ اونکے گناہوں کو بخشتا عزت کا رزق دیتا۔ بلاؤں کو اونسے دور رکھتا اور مقابلہ کے وقت اونکو غلبہ دیتا ہے۔ علم حیوانات میں یہ مانا ہوا مسئلہ ہی۔ اور تاریخ انسان بھی شاہد ہے کہ تمام مخلوقات میں اپنے اپنے غلبہ اور قیام کے واسطے ہمیشہ کشمکش رہتی ہے جو قابل ترین ہیں۔ وہ غالب اور قایم رہتے ا جو ناقص ترین ہیں وہ مغلوب اور نابود ہوتے جاتے ہیں۔ عدالت اور راستی ایمانداری کے اعلیٰ اور ضروری اجزا ہیں جس قوم میں یہ نہیں اوسکا کوئی ایمان نہیں جو شخص ظلم کرتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے اور ساتھ مومنیت کا دعوے رکھتا ہے وہ فی الحقیقت جھوٹا اور بے ایمان ہے۔ تمام عالم اوسکے کذب پر شہادت دیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اوسکو باطل ثابت کریگا۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ يَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ "اللہ اپنے کلمات سے باطل کو مٹاتا اور حق کو حق ثابت کرکے دکھاتا ہے۔ جھوٹا دعوے

کوئی چیز نہیں۔ سچے مومن بنو اور عملاً راستی اور عدالت سے اوسکی سچائی ظاہر کرو پھر دیکھو کہ قدرت الٰہی کس کس طرح پھر مدد کرتی اور بے ایمانی کے مقابلہ پر تمہارا کیسا غلبہ ظاہر کرتی ہے۔ خداوند عالم کے ہاتھ میں ایک میزان ہے جسمیں تمام شخصوں اور قوموں کے ایمان اور اعمال کا موازنہ ہوتا رہتا ہے اور اون اعمال کے مطابق ہی قومیں زیر و زبر ہوتی رہتی ہیں چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ "تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدل لے"

(۲) جس قوم پر خدا کا رسول کلام الٰہی کے ساتھ نازل ہوا اوسکا عروج احکام الٰہی کی اطاعت پر منحصر رہا اور ہے اور رہیگا۔ چنانچہ اللہ کریم فرماتا ہے لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّہِمُ الْحُسْنٰی "جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اونکے واسطے بہتری ہی بہتری ہے" لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ "جو لوگ بھلائی کرتے ہیں اون کے واسطے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو اور بھی بہتر ہے"

جناب نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کو ایک آنے والے عذاب کی خبر دینے اور اوس سے ڈرانے کے واسطے مامور ہوئے تھے۔ اپنی قوم کو خفیہ اور علانیہ طور پر۔ فرداً۔ اور مجمعوں میں سمجھاتے رہے مگر کسی نے نہ مانا آخرکار فرماتے ہیں۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا "پس میں نے کہا اپنے رب سے استغفار کرو تحقیق وہ

... کی برکات کے دانا آسمان سے بھیجوں گا۔ تمہارے مالوں اور اولاد کو
بڑھائیگا اور تمہارے لیے باغ اُگائیگا اور نہریں جاری کریگا تمہیں کیا
... اگر اللہ سے ڈرو گے تو بڑی بڑی امیدیں نصیب رکھتے۔ ایسا ہی ... ہود علیہ السلام
[illegible]

[illegible]

... شعیب علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں ...
... وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ ...
... بَقِيَّتُ اللّٰهِ ...

[illegible]

... وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۔ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو
... ترازو سے تولو ... قرآن مجید
اہل تورات و انجیل کی بابت فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔ اگر یہ لوگ تورات و انجیل کو اور نیز اون

انجیلوں کو جو اونکی طرف اونکے رب کیطرف سے نازل ہوئی قایم رکھتے تو ضرور
سروں کے اوپر اور پاؤں کے تلے سے رزق حاصل کرتے یعنی ایسی برکتیں
ہوتیں کہ اوپر سے بھی رزق برستا۔ اور نیچے سے بھی اوبلتا۔ چنانچہ اہل توراۃ
و انجیل نے بھی کتابوں کو قایم کیا تمام دنیا کی زبانوں میں اونکے ترجمہ
کئے ... اور خدا نے بھی اب اونکی حد میں بافراغت رزق کہا رہے ہیں جو
اونکے سروں کی طرف سے بھی برس رہا ہے اور پاؤں کے نیچے سے
ابلتا ... ہے۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی جسکا ظہور اسوقت تمام عالم
میں ہو رہا ہے۔ ایسا ہی ایک اور جگہ پر قرآن مجید فرماتا ہے۔
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اگر ... بستیوں کے لوگ ... خدا کو مانتے اور خدا ترس بنتے تو ہم آسمان
اور زمین سے برکتوں کے دروازہ اونپر ضرور کھول دیتے مگر اونھوں نے
جھٹلایا ... اسلیئے ہمنے اون کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے اونہیں
پکڑ لیا ... خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم قرآن مجید کی نسبت سورہ ہود میں فرماتے ہیں وَاَنِ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور یہہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور
اوسکی طرف جہک جاؤ۔ وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھے سامان عطا کریگا
اور ہر ایک اہل فضل پر اپنا فضل کریگا اور اگر سرکشی کروگے تو مجھکو تمہاری نسبت
ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۳) ہر ایک ربانی کلام اور رسول کے ساتھ عذاب الٰہی ہی ضرور ہوتا ہے
تاکہ بیباک اور ناپاک لوگ اسیطرح اوسکی طرف متوجہ ہوں بلکہ جس بدکار قوم
کو رب العلمین برباد کرنا چاہتا ہے پہلے اوسکے مرفہ الحال لوگوں کی
طرف احکام بھیجتا ہے پس جب وہ نافرمانی کرتے ہیں تب عذاب کے
مستحق ٹھہر جاتے اور ہلاک کردیے جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ۔ ہمنے جس کسی گاؤں میں کوئی نبی
بھیجا ساتھ ہی اوسکے باشندوں پر مصیبتیں بھی ڈالی۔ اور نقصانات بھی
پہنچائے۔ تاکہ وہ گڑگڑائیں پس اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ
ہر ایک نبی کے ساتھ ایک تنگی اور مصیبت بھی ضرور آتی ہے تاکہ اون کے
دل گداز ہوکر خدا کی طرف جلدی جھکیں اور نبی کی تعلیم کو سنیں کیونکہ عموماً
کوئی نبی ایسے ہی وقت میں آتا ہے۔ جبکہ غفلت۔ بے خوفی۔ اور بدکاری
انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور بلاسخت مصیبتوں کے لوگ خدا کی طرف مایل
نہیں ہوسکتے۔ برعکس اسکے قرآن مجید یہ بھی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرد
یا قوم پر عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک رسول مبعوث نفرمائے۔ وَمَا
كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں ہیں
جب تک کسی رسول کو نہ بھیج لیں۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ وَاِذَآ اَرَدْنَآ
اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا
الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔ اور جب کبھی ہم یہ ارادہ کرتے ہیں
کہ کسی بستی کو برباد کردیں تب اوسکے مرفہ الحال لوگوں کی طرف ایک حکم
بھیجتے ہیں۔ پس وہ نافرمانی کرتے ہیں تب اونپر قول عذاب حق ہوجاتا ہے

ں اوسکو مار کر تباہ کر دیتے ہیں

۱) جو قوم کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرتی ہے اوسپر دنیا میں بھی عذاب
زل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ جسقدر زیادہ کوئی قوم اس مخالفت
ہتی ہے اوسیقدر جلدی ہلاک کردی جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید
رماتا ہے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا
يَفْسُقُونَ (۲) جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اونپر نافرمانیوں
ی سزا میں عذاب نازل ہوتا ہے پھر کلیہ قاعدہ کے طور پر فرماتا ہے
كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ
أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ جب کبھی کسی امت کیطرف اوسکا
رسول آیا اونے اوسکی تکذیب کی اسلیئے ہم نے بھی ایک کو ایک کے پیچھے
ہلاک کیا اور اونکے فسانہ بنادیئے پس بے ایماں لوگ پر لعنت ہی۔ پھر
یک جگہ پر تمثیلات سے قرآن مجید اس مسئلہ کو اسطرح واضح فرماتا ہے
اور ہمنے موسے کو کتاب توراۃ دی اور اونکے بھائی ہارون کو وزیر
کے طور پر اوسکے ساتھ کیا پھر اون کو حکم دیا کہ اون لوگوں کی طرف
جاؤ جو ہمارے نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (پس وہ گئے اور سمجھایا
مگر اونھوں نے نہ مانا بلکہ مقابلہ پر آمادہ ہوئے) اسلیئے ہم نے اونکا کھوج
تک مٹادیا اور قوم نوح نے بھی جب ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تب
ہمنے اونکو غرق کردیا اور اون کو واسطے ایک عبرت کا نشان بنادیا
اور ہمنے ظالموں کے واسطے عذاب دردناک طیار کر رکھا ہے اور اسیطرح
عاد اور ثمود اور خندق والوں اور اونکے درمیان میں اور بہت سی
امتوں کو ہمنے ہلاک کردیا اور سبھوں کو ہمنے اور لوگوں کی مثالیں دی

ہوئے کر سمجھایا مگر کسی نے نہ سمجھا۔ اسلئے ہم نے سبکا ستیاناس [illegible]
ضرور اوس بستی پر بھی ہو کر گذرے ہیں جسپر بری طرح مینھ [illegible]
ہیں تو کیا انہوں نے اوسکو دیکھا ہوگا مگر اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کو
مرنے کے بعد جی اوٹھنے کا یقین نہیں اور اے پیغمبر جب کبھی یہ لوگ
تمکو دیکھتے ہیں تمسے ہنسی کرتے اور کہتے ہیں کیا اسیکو اللہ نے رسول
کرکے بھیجا ہے۔" چنانچہ اصل عبارت حسب ذیل ہے۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى
الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَا
إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝ وَقَوْمَ
نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً
وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ
مَطَرَ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
نُشُورًا ۝ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا
أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝

(۵) رجوع الی اللہ اور استغفار سے آنے والا عذاب ٹل جاتا ہے۔ چنانچہ
نوح علیہ السلام جو آنے والے عذاب سے بچنے کی تدبیر [illegible] اپنی قوم
سے فرماتے ہیں "پس میں نے کہا [illegible]
وہ غفار ہے اگر ایسا کروگے تو وہ [illegible] برسا [illegible] تمہارے [illegible]
بھیجیگا اور تمہارے مالوں۔ اور اولاد کو بڑھا دیگا [illegible]
باغات اوگا دیگا۔ اور نہریں جاری کر دیگا۔ [illegible] ایسا ہی [illegible] علیہ السلام [illegible]

جواپنی قوم پر عذاب قریب سے بہیجی خبر رکہتے تہے اور [illegible] عذاب سے بچنے کا طریق اسطرحپر تعلیم فرماتے ہیں " اور اے میری قوم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اوسکی طرف جہک جاؤ اگر ایسا کروگے تو وہ پانی برسانیوالا آسمان تمہاری طرف بھیجیگا - اور تمہاری موجودہ قوت کو اور قوت دیگا اور سرکش ہوکے مجرم مت بنو - ایسا ہی جناب سید الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں " اور یہہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور اوسکی طرف جہک جاؤ - وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچہی سامان عطا کریگا - اور ہر ایک اہل فضل پر اپنا فضل کریگا - ایک جگہ کلیہ قاعدہ کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے - وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اونپر عذاب کرنے لگجائے جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں " فرعون کا قصہ اس مسئلہ کی کامل مثال ہے جسکی تفصیل تورات میں درج ہے - اور قرآن مجید اوسکی تصدیق فرماتا ہے اسلئے ہم اوسکو تورات مقدس سے ذیل میں نقل کرتے ہیں " اور جسدن خداوند نے ملک مصر میں موسےٰ سے باتیں کیں - یوں ہوا کہ خداوند نے موسےٰ سے کہا میں خداوند ہوں - تو سب کچہہ جو میں تجہے کہتا ہوں شاہ مصر فرعون سے کہہ - موسے نے خداوند سے کہا دیکہ میرے تو ہونٹوں کا ختنہ نہیں ہوا فرعون کیونکر میری سنیگا - پھر خداوند نے موسےٰ سے کہا دیکہہ میں نے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا - اور تیرا بہائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا - سب کچہہ جو میں تجہے حکم کروں سو تو کہنا - اور تیرا بہائی ہارون فرعون سے کہے گا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے - اور میں فرعون کے دل کو سخت کرونگا اور اپنی نشانیوں اور عجائب کو ملک مصر میں زیادہ کرونگا - لیکن فرعون

تمہاری نہ سنیگا۔ پس میں اپنا ہاتھ مصر پر لمبا کرونگا۔ اور اپنی فوجوں کو جو میری
قوم بنی اسرائیل ہے بڑے معجزہ دکھا کے ملک مصر سے نکال لاؤنگا۔ اور میں
جب مصر پر ہاتھ چلاؤنگا۔ اور بنی اسرائیل کو انمیں سے نکال لاؤنگا تب مصری
جانینگے کہ میں خداوند ہوں۔ موسیٰ اور ہارون نے جیسا خداوند نے انہیں
کہا انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اور جس وقت اون دونوں نے فرعون سے گفتگو
کی۔ موسیٰ اسی برس۔ اور ہارون تراسی برس کا تھا۔
اور خداوند نے موسےٰ اور ہارون کو کہا کہ جب فرعون تمہیں کہے کہ اپنا معجزہ
دکھاؤ۔ تو ہارون کو کہیو کہ اپنا عصا لے اور فرعون کے آگے پھینکدے۔ وہ
ایک سانپ بن جائیگا۔ تب موسیٰ اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انہوں نے وہ
جو خداوند نے انہیں فرمایا تھا کیا ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اوسکے خادموں
کے آگے پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا۔ تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں
کو طلب کیا چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا کہ
ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا جادو کا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا لیکن
ہارون کا عصا اونکے عصاؤں کو نگل گیا۔ اور اوسنے فرعون کے دلکو سخت کردیا
کہ اونسنے اونکی جیسا خداوند نے کہا تھا نہ سنی۔ تب خداوند نے موسےٰ سے کہا
کہ فرعون کا دل سخت ہے اور ان لوگوں کو جانے نہیں دیتا۔ اب تو صبح کو
فرعون کے پاس جا دیکھ کہ وہ دریا پر جائیگا تو لب دریا جدھر سے وہ آوے
اوسکے مقابل کھڑا ہو جیو۔ اور وہ عصا جو سانپ ہوا تھا اپنے ہاتھ میں لیجیو اور
اوسے کہیو کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے میرے تئیں تجھ پاس بھیجا ہے اور
کہا کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وے بیابان میں میری عبادت کریں۔
اور دیکھ کہ تو نے کبھی اب تک نہ سنی۔ خداوند نے یوں فرمایا کہ تو اسی سے جانیگا کہ

میں خداوند ہوں - دیکھیے کہ میں یہ عصا جو میرے ہاتھ میں ہے دریا کے پانی پر مارونگا
اور وہ لہو ہو جائیگا - اور مچھلیاں جو دریا میں مر جاوینگی اور دریا بدبو ہو جائیگا
اور مصر کے لوگ دریا کا پانی پیتے ہوئے دکھ پاوینگے -
پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا لے اور اپنا ہاتھ مصر کے چشموں
پر اور اونکی نہروں - اور اونکے دریاؤں - اور اونکی تالابوں - اور اونکے سب حوضوں
پر چلا تاکہ وے لہو بن جاویں اور سارے ملک مصر میں ہر ایک سنگی اور چوبی برتن میں لہو
ہو جاوے - تب موسیٰ اور ہارون نے جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا کیا اونے عصا
اٹھایا اور دریا کے پانی پر فرعون کی آنکھوں اور اوسکے نوکروں کی آنکھوں کے
سامنے مارا اور دریا کا پانی سب لہو ہو گیا اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں اور
دریا بدبو ہو گیا اور مصر کے لوگ دریا کا پانی نہ پی سکے اور مصر کی ساری زمین
میں لہو ہوا - تب مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا
پر فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا کہ خداوند نے کہا تھا اوسنے اونکی نسنی
اور فرعون پھرا اور اپنے گھر کو گیا اور اوسکا دل اس بات پر بھی متوجہ نہوا
اور سارے مصریوں نے دریا کے آس پاس کوئے کھودے کہ اون
سے پانی پیویں کیونکہ وہ دریا کا پانی نہ پی سکے - اور جب سے کہ خداوند
نے دریا کو مارا سات دن گذر گئے - پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون
پاس جا اور کہہ اوس سے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو
جانے دے تاکہ وے میری عبادت کریں - اور اگر تو جانے نہ دیگا تو دیکھ
میں تیرے ملک کے سب اطراف کو مینڈکوں سے بھر دونگا اور وے اوپر آکے
تیرے گھر میں اور تیری آرامگاہ میں - اور تیرے پلنگ پر اور تیرے ملازموں
کے گھروں میں اور تیری رعیت پر - اور تیرے تنوروں میں - اور تیرے آٹے

گوندھنے کے لگنوں میں داخل ہونگے۔ اور مینڈک تجھ پر اور تیری رعیت
اور تیرے سب نوکروں پر چڑھینگے۔

اور خداوند نے موسے کو فرمایا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا نہروں اور دریاؤں اور حوضوں پر بڑھا۔ اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھا چنانچہ ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے۔ اور مصر کی زمین چھپا دی اور جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھا لائے۔

تب فرعون نے موسی اور ہارون کو بلایا اور کہا کہ خداوند سے شفاعت کرو کہ مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعیت سے دفع کرے اور میں اون لوگوں کو جانے دونگا کہ وے خداوند کے لئے قربانی کریں۔ موسے نے فرعون کو کہا کہ تو میرے اوپر اپنی بڑائی کر میں تیرے اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت کے لئے کب دعا مانگوں کہ مینڈک تجھ سے اور تیرے گھروں سے دفع ہوویں اور دریا ہی میں رہیں۔ وہ بولا کہ کل تب اوس نے کہا کہ تیرے کہنے کے مطابق ہوگا تا کہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں اور مینڈک تجھ اور تیرے گھروں کو اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت کو چھوڑ دینگے۔ دریا ہی میں رہا کرینگے۔ پھر موسے اور ہارون فرعون پاس سے نکل گئے اور موسے نے خداوند کے آگے سب مینڈکوں کی جو اوس نے فرعون پر بھیجے تھے دعا مانگی۔ اور خداوند نے موسی کی دعا کے موافق کیا۔ اور مینڈک گھروں اور گانوں اور کھیتوں میں سے مر گئے اور انہوں نے جہاں تہاں انہیں جمع کرکے تودے لگا دیئے کہ زمین بدبو ہوگئی پر جب فرعون نے دیکھا کہ مہلت ملی تو اوس نے اپنا دل سخت کیا۔ اور جیسا

خداوند نے کہا تھا اونکی نہ سُنی۔ تب خداوند نے موسے سے کہا کہ
ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا بڑھا اور اس زمین کے گرد کو مار تا کہ وہ تمام
ملک مصر میں جوئیں بنجاویں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ہارون نے اپنا
ہاتھ عصا کے ساتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا اور وہ انسان اور حیوان
پر جوئیں بن گئیں۔ اور سب گرد زمین کی تمام ملک مصر میں جوئیں ہو گئیں۔
اور جادوگروں نے بہی چاہا کہ اپنے جادوں سے جوئیں نکالیں پر نکال نہ سکی
اور انسان اور حیوان کو جوئیں لپٹ رہی تہیں تب جادوگروں نے فرعون
سے کہا کہ یہ خدا کی قدرت ہے اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا خداوند
نے کہا تہا اُس نے اونکی نہ سُنی۔
تب خداوند نے موسے سے کہا کہ صبح سویرے اُٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو
دیکھ کہ وہ دریا پر آئیگا تو اوسے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں
کو جانے دے کہ وے میری عبادت کریں۔ نہیں تو اگر تو انہیں جانے ندیگا
تو دیکھ میں تجہپر اور تیرے نوکروں۔ اور تیری رعیت پر اور تیرے گھروں
میں غول کے غول مچہر بھیجوں گا کہ مصریوں کے گہر اور تمام زمین جہاں
جہاں وے ہیں اُن غولوں سے بہر جاوینگی۔ اور میں اُسدن جشن کی
زمین کو کہ جسمیں میری قوم رہتی ہے جُدا کرونگا کہ غول مچہروں کے وہاں
نجاوینگے۔ تاکہ تو جانے کہ زمین کے درمیاں خداوند میں ہوں اور میں
تیرے لوگوں اور اپنے لوگوں میں جدائی کرونگا اور یہ معجزہ کل ہوگا
چنانچہ خداوند نے یوں ہی کیا اور فرعون کے گہر اور اوسکے نوکروں
کے گھروں اور سارے ملک مصر میں مچہروں کے غول آئے۔ کہ زمین مچہروں
کے غول سے خراب ہو گئی۔ تب فرعون نے موسی اور ہارون کو بلایا اور

کہا کہ تم جاؤ اور اپنے خدا کے لئے اس زمین میں قربانی کرو۔ موسے نے کہا
یوں کرنا لائق نہیں کہ ہم خداوند اپنے خدا کے لئے وہ قربانی کریں جس کی
مصری نفرت رکھتے ہیں۔ سو اگر ہم مصریوں کی آنکھوں کے آگے وہ قربانی
کریں جس سے وے بیزار ہیں۔ تو کیا وے ہمیں پتھراؤ نکرینگے بس ہم تین
دن کی راہ بیابان میں جائینگے اور اپنے خدا کے لئے جیسا کہ وہ ہمکو فرمائیگا
قربانی کرینگے فرعون بولا کہ میں تمہیں جانے دونگا کہ تم خداوند اپنے
خدا کے لئے بیابان میں قربانی کرو۔ لیکن تم بہت دور مت جاؤ میرے لئے
شفاعت کرو موسیٰ بولا دیکھ میں تیرے پاس سے باہر جاتا ہوں اور میں
خداوند کے آگے شفاعت کرونگا کہ مچھروں کے غول فرعون اور اوسکے
نوکروں اور اوس کی رعیت پر سے کل جاتے رہیں لیکن ایسا نہو کہ فرعون
پھر دغا بازی کرے۔ اور لوگوں کو خداوند کے لئے قربانی کرنے کو جانے
نہ دے۔ تب موسے فرعون پاس سے باہر گیا اور خداوند سے شفاعت کی۔
خداوند نے موسیٰ کی عرض کے موافق کیا اور اوس نے مچھروں کے غولوں
کو فرعون اور اوسکے نوکروں اور اوسکی رعیت پر سے دور کیا کہ ایک بھی
نہ رہا۔ فرعون نے اس بار بھی اپنا دل سخت کیا۔ اور ان لوگوں کو ہرگز جانے
کی رخصت نہ دی۔
تب خداوند نے موسے کو کہا کہ فرعون کے پاس جا اور اوسے کہہ کہ خداوند
عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وے
میری عبادت کریں۔ کیونکہ اگر جانے نہ دیگا اور اب بھی اونہیں روکے گا
تو دیکھ کہ خداوند کا ہاتھ تیرے مواشی پر جو دشت میں ہیں۔ گھوڑوں۔
گدھوں۔ اونٹوں۔ بیلوں۔ اور بھیڑوں پر ہوگا بڑی مری پڑیگی۔ اور خداوند

اسرائیل اور مصریوں کے مواشی کو ایس سے جدا کریگا۔ اور اون میں سے جو بنی اسرائیل کی ہے کوئی نہ مریگی۔ اور خداوند نے ایک وقت مقرر کیا اور کہا کہ کل خداوند ویسا ہی زمین پر کریگا اور خداوند نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریوں کے سب مواشی مر گئے۔ لیکن بنی اسرائیل کے مواشی سے ایک بھی نہ مرا۔ چنانچہ فرعون نے بھیجا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسرائیلیوں کے مواشی کا کوئی بھی نہ مرا تھا تو بھی فرعون کا دل سخت ہوا۔ اور اوس نے لوگوں کو جانے ندیا۔

اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ دونوں ہاتھ بھر کے بھٹی کی راکھ لے لو۔ اور موسیٰ اوسے فرعون کے سامنے آسمان کی طرف اوڑا دے اور وہ مصر کی ساری زمین میں غبار ہو جاویگی اور تمام ملک مصر کے آدمی اور چارپایوں کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے ہو نکلینگے۔ چنانچہ اونھوں نے بھٹی کی راکھ لی اور فرعون کے آگے کھڑے ہوئے اور موسیٰ نے اوسے آسمان کی طرف پھینک دیا اور وہ انہیں آدمی اور بہایم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا ہو گئے۔ اور جادوگر پھوڑوں کے سبب موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے کہ جادوگروں اور سارے مصریوں پر پھوڑے تھے۔ اور خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اوس نے جیسا کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا تھا۔ اونکی نہ سنی۔

پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ صبح سویرے اٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو اور اوسے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وے میری عبادت کریں۔ اسلئے کہ میں ابکے اپنی ساری بلائیں تیرے دل اور تیرے نوکروں۔ اور تیری رعیت پر نازل کرونگا تاکہ تو جانے کہ تمام

[illegible] مانند کوئی نہیں ہے۔ اور اب میں اپنا ہاتھ
بڑھاؤنگا و تجھے اور تیری رعیت کو وبا سے ماروں گا اور تو زمین پر سے
ہلاک ہوگا۔ اور میں نے تجھے فی الحقیقت اسلیئے برپا کیا ہی کہ اپنی قوت تجھپر
دکھاؤں تاکہ میرا نام سارے جہاں میں مشہور ہوئے۔ اب تک تو میرے
لوگوں پر تکبر کرتا جاتا ہے کہ انہیں جانے نہیں دیتا۔ دیکھہ میں کل اسیوقت
ایسے بڑے بڑے اولے جو مصر میں اوسکے ابتداے بنیاد سے اب تک نہ
پڑے تھے برساؤنگا پس نوکروں کو ابھی بھیج اور اپنے مواشی اور جو کچھہ تیرا
مال میدان میں ہے جمع کر کہ ہر ایک انسان اور حیوان پر جو میدان میں ملیگا
اور گھر میں لایا نہ جایگا اوپر اولے پڑینگے اور وے ہلاک ہونگے۔ فرعون
کے نوکروں میں ہر ایک جو خداوند کے کلام سے ڈرتا تھا اپنے نوکروں
اور اپنے مواشی کو گھروں میں بھگا لے آیا اور جس نے خداوند کی بات باو
نکی اپنے نوکروں اور اپنے مواشیوں کو میداں میں رہنے دیا۔
اور خداوند نے موسے کو کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تاکہ ساری
ملک مصر میں انسان اور حیوان اور کھیت کی سبزی پر جو مصر کی زمین میں
ہے اولے پڑیں۔ اور موسے نے اپنا عصا آسمان کی طرف اٹھایا اور
خداوند نے گرجایا اور اولے بھیجے اور آگ زمین پر چلتی تھی اور خداوند
نے مصر کی زمین پر اولے برسائے۔ پس اولے گرے اور اولوں میں آگ
لپٹی ہوئی تھی آگ اس شدت سے کہ ایسا تمام ملک مصر میں جب سے کہ وہ
آباد ہوا تھا نہ تھا اور اولوں نے سارے ملک مصر میں اونکو جو میداں
میں تھے کیا انساں اور کیا حیواں سب کو مارا اور اولوں سے میدان کی
سبزی سب ماری گئی اور میدان کی سبزی سب ماری گئی اور میدان کے سارے

لوٹ گئے۔ مگر فقط جشن کی زمین میں جہاں بنی اسرائیل تھے اولے نہ پڑے۔
تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلوایا اور انہیں کہا کہ میں نے اس دفعہ گناہ کیا خداوند عادل ہے۔ میں اور میری قوم گنہگار ہیں۔ خداوند سے شفاعت کرو کہ بس کہ آگے کو اسطرح سے گرجے اور اولے نہ گریں تب میں تمہیں جانے دونگا اور تم اس سے آگے یہاں نہیں رہنے کے۔ تب موسیٰ نے اوسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند کے آگے ہاتھ اوٹھاؤنگا۔ اور گرجنا موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی موقوف ہونگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند ہی کی ہے۔ پر تو اور تیرے نوکر میں جانتا ہوں کہ اب بھی خداوند خدا سے نہ ڈرینگے سو اولوں سے السی۔ اور جَو مارے پڑے کیونکہ جَو کے خوشے آچکے تھے۔ اور السی بڑہ چکی تھی۔ پر گیہوں اور اجلیاں مارے نہ پڑے کیونکہ وے بڑہے نہ تھے اور موسے نے فرعون پاس سے شہر کے باہر جاکر خداوند کے آگے ہاتھ لمبے کئے۔ سو گرجنا اور اولے موقوف ہوگئے اور مینھ جو زمین پر پڑتا تھم گیا۔ جب فرعون نے دیکھا کہ مینھ اور اولے اور اگرجنا موقوف ہوئی تو پھر گنہ کی اور اوسنے اور اوسکے نوکروں نے دل اپنا سخت کر لیا اور فرعون کا دل سخت ہوگیا۔ اوسنے ہرگز بنی اسرائیل کو جیسا کہ خداوند نے موسیٰ کی معرفت کہا تھا جانے کی رخصت نہ دی۔
پھر خدا نے موسے سے کہا کہ فرعون پاس جا کہ میں نے اوسکے دل کو اور اوسکے نوکروں کے دلوں کو سخت کر دیا ہے تاکہ میں اپنی یہ نشانیاں انمیں نمودار کروں۔ اور تاکہ تو اپنے بیٹے اور اپنے پوتے کو میری قدرتیں اور میری نشانیاں جو میں نے مصر میں انمیں ہو دکہیں سناوے تاکہ تم جانو کہ خداوند میں ہی ہوں چنانچہ موسیٰ اور ہارون نے فرعون پاس آکے

اُسے کہا کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ کب تک عاجزی کرنے سے
میرے باز رہیگا میرے لوگوں کو جانے دے کہ وے میری عبادت کریں نہیں
اگر تو میرے لوگون کو جانے نہ دیگا تو دیکھ کل میں تیرے سارے ملک مین
ٹڈیاں بھیجونگا اور وے اون سے زمیں کے سطح چھپ جائینگے کہ کوئی زمین کو دیکھنے
نہ پاویگا اور وہ اوس باقیات کو جو اولوں کی آفت سے تیرے لئے بچ رہی
ہے کھا جائیگی اور ہر ایک درخت کو جو میدان میں ہے چٹ کر لیگی - اور وے
اسطرح سے کہ تیرے باپ دادوں نے اور نہ تیرے باپ دادوں کے باپ
دادوں نے جس روز سے کہ وے دنیا میں آئے آجتک نہیں دیکھا - تیرے گھر
اور تیرے نوکروں کے گھر اور سارے مصریوں کے گھر بھر دینگے - تب وہ پھرا
اور فرعون پاس سے نکل گیا - تب فرعون کے نوکروں نے اسے کہا کہ کب تک
ہم اس مرد کے پھندے میں رہیں اون لوگوں کو جانے دے تاکہ وے
خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں اب تک تجھے خبر نہیں کہ مصر اجڑ گیا - تب
موسے اور ہارون فرعون پاس پھر بلائے گئے اور اوس نے انہیں کہا کہ جاؤ
اور خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو پر کون سے لوگ ہیں جو جائینگے موسی
بولا کہ ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں - اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں
اور اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جاوینگے کہ ہمکو ضرور ہے کہ اپنے
خدا کی عید کریں تب اوسنے انہیں کہا کہ خداوند یوں ہی تمہارے ساتھ رہے
جو میں تمہیں اور تمہارے بچوں کو جانے دوں دیکھو کہ بدی تمہارے آگے
ہے - ایسا نہوگا اب تم جو مرد ہو سو جاؤ اور خداوند کی عبادت کرو کہ تمہاری
خواہش بھی یہی تھی پس وے فرعون کے آگے سے دھکیا کے نکالے گئے -

تب خداوند نے موسے سے کہا کہ اپنا ہاتھ ٹڈیوں کے لئے مصر کی زمین پر

بڑھجا۔ تاکہ وے ملک مصر پر آویں اور ہر ایک سبزے کو جو اس ملک میں اولوں سے بچ رہے ہیں کھالیں۔ پس موسےٰ نے زمین مصر پر اپنا عصا اٹھایا اور خداوند نے اُس سارے دن اور ساری رات میں پُروا آندھی چلائی جب صبح ہوئی تو پُروا آندھی ٹڈیاں لائی۔ اور ٹڈیاں تمام مصر پر آئیں اور مصر کے تمام اطراف پڑیں۔ اور ایسی بیشمار تھیں کہ اُن سے پیشتر ایسی ٹڈیاں نہ آئی تھیں۔ نہ اونکے بعد پھر آوینگی۔ کہ سارا روئے زمین اونسے چھپ گیا ایسا اندھیرا ہو گیا اور انہوں نے اوس زمین کے ہر ایک سبزے اور درختوں کے میوے کو جو اولوں سے بچ گئے تھے چاٹ لیا اور تمام ملک مصر میں کسی درخت پر اور میدان کی گھاس میں سبزی نہ چھوٹی۔

تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو جلد بلایا اور کہا کہ میں خداوند تمہارے خدا کا اور تمہارا گنہگار ہوں سو اب میں تمہاری منت کرتا ہوں فقط اس مرتبہ میرا گناہ بخشو اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ فقط اسی موت کو مجھ سے دور کرے۔ چنانچہ وہ فرعون پاس سے نکل گیا اور خداوند سے شفاعت کی اور خدا نے پچھوا آندھی بھیجی جو ٹڈیوں کو لیگئی اور دریائے قلزم میں ڈالدیا اور مصر کی تمام اطراف میں ایک ٹڈی نہ رہی۔ پر خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا کہ اونسے بنی اسرائیل کو جانے کی رخصت ندی۔

پھر خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف لمبا کر تاکہ ملک مصر میں تاریکی ہو ایسی تاریکی جو ٹٹولی جاوے۔ چنانچہ موسےٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور تین دن تک سارے ملک مصر میں عجب اندھیرا رہا۔ انہوں نے آپس میں کسی نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ کوئی تین دن تک اپنی جگہ سے ہلا سارے بنی اسرائیل کے مکانوں میں اجالا تھا۔ تب فرعون نے موسےٰ کو بلایا

۱۷۸۱ م ، دوجاؤ لرم جاو خداوندکی عبادت کرو فقط تمہارے گلے اور تمہارے
گائے بیل یہاں رہیں تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ جاویں۔ موسےٰ نے
کہا کہ تجھے ضرور ہے کہ تو ہمارے ہاتھ میں قربانیوں اور سوختنی قربانیوں
کے لئے ذبیحہ دیوے تاکہ ہم خداوند اپنے خدا کے آگے قربانی کریں
ہماری مواشی بھی ہمارے ساتھ جاویگی اور ایک کھر بھی نہ چھوڑا جائیگا
کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ انمیں سے خداوند اپنے خدا کی عبادت کے لئے لیویں
اور جب تک وہاں نہ جائیں ہم نہیں جانتے کہ کونسی چیزوں سے خداوند
کی عبادت کریں۔
لیکن خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ اُسنے اونکا جانا نہ چاہا
اور فرعون نے اُسے کہا کہ میرے سامنے سے جا آپ سے ہشیار رہ پھر میرا منھ
دیکھنے کو مت آئیو کیونکہ جسدن تو میرا منھ دیکھیگا تو مر جائیگا۔ تب موسےٰ نے
کہا کہ تو نے اچھا کہا۔ میں پھر تیرا منھ نہ دیکھونگا۔
خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ میں فرعون اور مصریوں پر ایک بلا اور لاونگا
بعد اوسکے وہ تمہیں یہاں سے جانے دیگا اور جب وہ تمہیں جانے دیگا
تو یقیناً تم سب کو دھکیا کے نکال دیگا۔ سو اب تو لوگوں کے کانوں میں
کہہ کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے۔ روپے
کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے۔ اور خداوند نے اون لوگوں
کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشی اور یہ موسےٰ بھی زمین مصر میں فرعون کے خادموں
کے نزدیک اور لوگوں کی نگاہ میں بزرگ تھا۔ اور موسےٰ نے کہا کہ خداوند
یوں کہتا ہے کہ میں آدھی رات کو نکلکے مصر کے بیچوں بیچ جاؤنگا اور زمین
مصر میں سارے پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے جو تخت پر بیٹھا ہے لیکے

اوس لونڈی کے بلوٹھے تک جو چکی کی اوٹ میں ہی اور سارے چارپایوں کے
بلوٹھے مر جاوینگے۔ اور ساری مصر کی زمین ایسا بڑا ماتم ہوگا کہ جیسا کبھی نہوا تھا
نہ کبھی پھر ہوگا۔ لیکن سارے بنی اسرائیل پر ایک کتا بھی جیبھ نہ ہلاویگا نہ تو
انسان پر اور نہ حیوان پر۔ تاکہ تم جانو کہ خاوند کیونکر مصریوں اور اسرائیلیوں
میں فرق کرتا ہے اور یہ تیرے سب نوکر مجھہ پاس رجوع کرینگے اور اپنے
سیتی یہ کہتے ہوئے میرے آگے خم کرینگے کہ تو نکل جا۔ اور سب لوگ جو تیری
پیر وہیں جاوین اور بعد اوسکے میں نکل جاؤنگا پھر وہ فرعون پاس سی شدت
سے جھنجھلاتا ہوا نکل گیا اور خداوند نے موسے سے کہا کہ فرعون تمہاری
نہ سنیگا۔ تاکہ تیرے عجائبات زمین مصر میں فراوان ہوں اور موسے اور
ہارون نے یہ عجائبات فرعون کو دکھائے اور خداوند نے فرعون کے
دل کو سخت کر دیا کہ اوسنے اپنے ملک سے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا۔
پھر خداوند نے زمین مصر میں موسیٰ اور ہارون کو کہا کہ یہ مہینا تمہارے
لئے مہینوں کا شروع ہوگا اور یہ تمہارے سال کا پہلا مہینا ہوگا۔
اسرائیلیوں کے سارے گروہ سے یہ بات کہو کہ اس مہینے کے دسوین دن
ہر ایک مرد اپنے اپنے باپ دادوں کے گھرانے کے مطابق ایک ایک گھر
پیچھے ایک برہ اپنے لئے لیوے اور اگر وہ گھرانا برہ کا مقدور نرکھتا ہو
تو وہ اور اوس کا ہمسایہ جو اوسکے گھر سے لگا ہوا ہو نفری کے شمار کے موافق
لیوے اور تم ہر ایک آدمی پر اوسکے کھانیکے موافق حساب میں برے کے معین
کرو تمہارا برہ بے عیب چاہیئے۔ نر اور مادہ ہو تم بھیڑوں سے یا بکریوں سے
لیجیو۔ اور تم اوسے اس مہینے کی چودھویں تک رکھ چھوڑیو اور اسرائیلیوں
کے فرقہ کی ساری جماعت شام کو ذبح کرے۔ اور وے لہو کو لیویں اور

٧ اس گھر میں جہاں وے اوسے کھائینگے اوسکے دروازہ کے دہنی اور بائیں
اور اوپر کی چوکھٹ پر چھاپا ماریں اور وے اوسی رات کو وہ گوشت بھنا
ہوا بے خمیری روٹی کے ساتھ۔ کڑوی ترکاری سمیت کھاویں اوسے کچا
اور پانی میں اوبال کے ہرگز نہ کھاویں بلکہ اوسکو سری پاؤنوں سمیت اور اوسکو
جو پیٹ میں ہے آگ پر بھون کے کھاوین۔ اور تم صبح تک اوسمیں سے
کوئی چیز باقی مت چھوڑیو۔ اور اگر کچھ اوسمیں سے صبح تک باقی رہجائے
آگ سے جلا دیجیو۔
اور تم اوسے یوں کھائیو کمر پر باندھکے اپنی جوتیاں پانوں میں پہنے ہوئے
اپنا عصا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اور تم اوسے جلد کھائیو کہ فسح خداوند
کی ہے اسلئے کہ میں آج رات ملک مصر میں گذر کرونگا اور سب پلوٹھے
انسان کے اور حیوان کے جو ملک مصر میں مارونگا اور مصر کے سارے
معبودوں پر سزا کا حکم جاری کرونگا کہ میں خداوند ہوں اور وہ خون تمہارے
لئے اون گھروں پر جہاں تم ہو نشان ہوگا اور میں وہ لہو دیکھ کے
تم سے درگذرونگا اور جب میں مصر کی زمین کے رہنے والون کو
مارونگا تو وبا تمپر نہ آویگی کہ تمہیں ہلاک کرے اور یہ دن تمہارے
لئے ایک یادگار ہوگا اور تم خداوند کے لئے اس دن میں یہ عید پشت در
پشت کیجیو۔ اس عید کو ابد تک ہمیشہ کی رسم مقرر کیجیو۔ سات دن تک تم
بے خمیری روٹی کھائیو۔ تم پہلے ہی دن خمیر اپنے گھروں سے باہر
کر دیجیو۔ اسلئے کہ جو کوئی پہلے دن سے لیکے ساتویں دن تک کسی دن
خمیری روٹی کھائیگا۔ تو وہ شخص اسرائیل میں سے کاٹا جاویگا۔ اور پہلے
دن مجمع مقدس ہوگا۔ اور ساتویں دن بھی تمہارے واسطے مجمع مقدس

ہوگا ان میں کسی طرح کا کام نہ کیا جاویگا سوا اوسکے کہ ہر ایک آدمی کچھہ
کھاوے یہی فقط کیا جاوے اور تم بے خمیری روٹی کی یہ عید یاد رکھیو
کیونکہ اسی دن میں تمہارے لشکروں کو مصر کی زمین سے باہر لایا ہوں
اسلئے تم اسدن کو اپنی زمانہ میں ہمیشہ کی رسم کے لیئے یاد رکھیو پہلے مہینے
کی چودھویں تاریخ سے شام کو اکیسویں تاریخ تک تم بے خمیری روٹی
کھائیو سات دن تک تمہارے گھروں میں خمیر پایا نہ جاوے کیونکہ
جو کوئی خمیری کھائیگا۔ اسرائیل کی جماعت سے کاٹا جاویگا خواہ وہ مسافر
ہو خواہ اوسکی پیدائش ہی میں ہوئی ہو۔ تم خمیری کوئی چیز مت کھائیو تم
اپنی سب بستیوں میں خمیری روٹی کھائیو۔ تب موسے نے اسرائیل کے
سارے بزرگوں کو بلایا اور اونہیں کہا کہ اپنے اپنے گھر پیچھے ایک ایک
برہ نکال کے لاؤ اور یہ فسح کا برہ ذبح کرو۔ اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو
اور اوسے اوس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دے کے اوپر کی چوکھٹ
اور دونوں بازو دروازے کے اوس سے چھاپو۔ اور تم میں سے کوئی
صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے اسلیئے کہ خدا گذر کریگا
تا کہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کی چوکھٹ پر اور دونوں بازو
پر لہو کو دیکھیگا تو خداوند در پر سے گذریگا اور ہلاک کرنے والے کو
نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکے تمہیں مارے اور تم اپنی اور
اپنے بیٹوں کے لئے رسم کے لیئے اس کام کی ہمیشہ محافظت کیجیو اور
یوں ہوگا کہ تم سب اوس زمین میں جاؤ خداوند تمہیں اپنے وعدے
کے موافق دیگا۔ داخل ہوگے تو تم اس عبادت کی محافظت کروگے
اور یوں ہوگا کہ جب تمہاری اولاد تم سے کہیں کہ تم اس عبادت سے

مقصد رکھتے ہو۔ تو تم کہو گے کہ یہ مسیح کی قربانی خداوند کے لئے ہے جو
مصر میں بنی اسرائیل کے گھروں پر سے گذرا جس وقت اوس نے مصریوں
کو مارا اور ہمارے گھروں کو بچایا تب لوگوں نے سر جھکائے اور سجدہ
کئے۔ اور بنی اسرائیل چلے گئے اور انہوں نے جیسا کہ خداوند نے موسے
اور ہارون کو فرمایا تھا کیا انھوں نے ویسا ہی کیا۔
اور یوں ہوا کہ خداوند نے ادھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھی
فرعون کے پلوٹھے سے لیکے۔ جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کی پلوٹھی
تک جو قیدخانہ میں تھا چارپایوں کے پلوٹھے سمیت ہلاک کئے۔ اور
فرعون رات کو اٹھا وہ اور اسکے سب نوکر اور سارے مصری اوٹھے اور
مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا
تب اوسنے موسے اور ہارون کو رات ہی کو بلایا اور کہا کہ اٹھو اور
میرے لوگوں میں سے نکل جاؤ۔ تم اور بنی اسرائیل جاؤ۔ اور جیسا تم نے
کہا ہے خداوند کی عبادت کرو۔ اپنے گلے اور گائے بیل بھی لو جیسا
تم نے کہا ہے۔ اور روانہ ہو اور میرے لئے بھی برکت چاہو۔ اور مصری
اون لوگوں پر جبر کرتے تھے تاکہ اونہیں ملک مصر میں سے جلد خارج کریں
کیونکہ وے سمجھے کہ ہم سب مر جائینگے۔ اور اون لوگوں اپنا گوندھا ہوا
پیشتر اوس سے کہ وہ خمیر ہو آٹے کے لگنوں سمیت کپڑوں میں باندھکے
اپنے کاندھوں پر اوٹھا لیا اور بنی اسرائیل نے موسے کے کہنے کے موافق
کیا اور انہوں نے مصریوں سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن
اور کپڑے عاریت لئے اور خداوند نے اون لوگوں کو مصریوں کی
نگاہ میں ایسی عزت بخشی کہ انہوں نے انہیں عاریت دی اور انہوں نے

مصریوں کو لوٹ لیا۔
اور بنی اسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیادے سفر کیا۔ اون کے مرد
سوا لڑکوں کے چھ لاکھ کے قریب تھے۔ اور ایک دوسری بڑی گروہ
مل جلکر اون کے ساتھ گئی اور گلے اور بیل اور بہت بڑی مواشی گئی۔ اور
اونہوں نے اوس گوندھے ہوئے آٹے جو وے مصر سے لے نکلے تب بے خمیری
روٹیاں پکائیں کیونکہ وہ خمیر نہوا تھا۔ اسلئے کہ وے مصر سے جبرًا نکالے
گئے تھے۔ اور وہاں ٹھہر نہ سکے اور نہ کچھ کھانا اپنے لئے تیار کرنے پائے
اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تھے بود و باش چار سو تیس برس
تک تھی۔ اور چار سو تیس برس کے آخر یوں ہوا کہ ٹھیک اوسیدن خداوند
کی ساری فوجیں زمین مصر سے نکل گئیں۔ یہہ خداوند کی وہ رات ہے جو جاگ
خوب یاد رکھی جاوے کہ وہ انہیں مصر کی زمین سے باہر لایا خداوند کی
یہہ وہی رات ہے جسے چاہئے کہ سارے بنی اسرائیل اپنے قرنوں میں
یاد رکھیں۔
پھر خداوند نے موسے اور ہارون کو کہا کہ فسح کی یہہ رسم ہے۔ کہ کوئی
بیگانہ اوسے نہ کھاوے لیکن ہر ایک شخص کا غلام جو زرخرید ہے جب
اوسکا ختنہ کیا جاوے تو وہ اوسے کھاوے۔ بیگانہ۔ اور مزدور نہ کھاوے
یہہ ایک ہی گھر میں کھایا جاوے اوسکا گوشت کچھ گھر سے باہر نہ لیجایا جاوے
اور نہ اوسکی ہڈی توڑی جاوے اسرائیل کی ساری جماعت اوس پر
عمل کرے اور اگر کوئی بیگانہ تمہارے ساتھ مقیم ہو اور خداوند کی
فسح کیا چاہئے تو اوسکی سب مرد اپنی ختنہ کروائیں تب وہ نزدیک آوے
اور فسح کرے اور اب وہ گویا تمہاری زمین میں پیدا ہوا ہے کیونکہ نامختون

انسان اوسے دکھائیگا۔ وطنی اور بیگانہ کی جو تمھارے بیچ میں ہو ایک
شریعت ہوگی سارے بنی اسرائیل نے جیسا کہ خداوند نے موسیٰ اور
ہارون کو فرمایا ویسا ہی کیا۔ اور یوں ہوا کہ ٹھیک اوسی دن خداوند
نے بنی اسرائیل کو اون کے لشکروں کے ساتھ زمین مصر سے باہر نکالا
اور خداوند نے موسے کو فرمایا کہ سب پلوٹھے میرے لئے مقدس کر
جو کوئی کہ بنی اسرائیل میں۔ کھولیتو الا رحم کا ہے کیا انسان اور کیا حیوان
میرا ہے۔
اور موسے نے لوگوں سے کہا کہ تم یہ دن جس میں تم مصر سے باہر آئے
اور قید خانہ سے باہر نکلے یاد رکھیو۔ کہ خداوند دست کو نہ ربردستی۔ دہاں
سے نکال لایا خمیری روٹی کھائی نہ جاوے تم ابیب کے مہینے میں۔ آج
کے دن باہر نکلے۔ اور یوں ہوگا کہ جب خداوند تجھے کنعانیوں۔ اور
حتیوں۔ اور اموریوں۔ اور حویوں اور یبوسیوں کی زمین میں لاوے
جیسے اُسنے تمہارے باپ دادوں سے قسمیہ کہا ہے کہ تمہیں دیوے گا
جہاں دودہ اور شہد بہتا ہے۔ تو تو اس مہینہ میں یہ عبادت یاد
رکھیو۔ سات دن تک تو بے خمیری روٹی کھائیو اور ساتویں دن خدا
کے لئے عید ہوگی بے خمیری روٹی سات دن کھائی جاوے اور
خمیری روٹی تیرے پاس نظر نہ اوے اور نہ خمیر تیرے سارے ملک
میں تیرے روبرو دکھائی دیوے۔ اور تو اوسی روز اپنے بیٹے پر
ظاہر کیجیو۔ کہ جب ہم مصر سے باہر نکلے تب خداوند نے ہم سے جو کچھ کیا
اوس سبب سے یہ ہے۔ اور یہہ ایک نشانی تجھہ پاس تیرے ہاتھہ میں
اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ایک یادگار ہوگی۔ تاکہ خداوند

کی شرع تیرے منہہ میں ہو کیونکہ خداوند نے تجھے بزبردستی ملک مصر سے نکالا- تو یہہ حکم اسیوقت معیں میں سال بسال یاد رکھیو- اور یوں ہوگا کہ جب خداوند تجھے کنعانیوں کی زمین میں جیسے اوس نے تجھہ سے اور تیرے باپ دادوں سے قسم کھائی ہے لاوے اور اوسے تجھے دیوے تو سب کو جو کہ رحم کا کھولنیوالا ہے خداوند کے لئے جدا کیجیو سارے زنیر سے مواشی میں جو پہلے پیدا ہوئے خداوند کے ہونگے اور گدہے کے پہلے بچے کے بدلے برے کو فدیہ دیجیو- اور اگر تو اوسکا فدیہ نہ دیوے تو اوسکی گردن توڑ ڈالیو اور اپنے فرزندوں میں آدمی کے سارے پلوٹھوں کا فدیہ دیجیو-

اور یوں ہوگا کہ جب تیرا بیٹا آیندہ کو تجھہ سے پوچھے- اور کہے کہ یہ کیا ہے تو تو اوسے کہیو کہ خداوند ہمکو بزبردستی مصر اور غلاموں کے گھر سے باہر لایا اور جب فرعون نے مشکل سے ہمیں جانے دیا تو یوں ہوا کہ خداوند نے مصر میں سب پلوٹھے انسان کے پلوٹھوں سے لیکے حیوان کے پلوٹھوں تک مار ڈالے- اسواسطے میں اون سب نروں کو جو رحم کے کھولنیوالے ہیں خداوند کے لئے ذبح کرتا ہوں لیکن اپنے فرزندوں کے سب پلوٹھوں کا فدیہ دیتا ہوں- اور یہہ تیرے ہاتھہ میں ایک علامت- اور تیری آنکھوں کے بیچ ایک یادگار ہوگا کیونکہ خداوند زبردستی سے ہمکو مصر سے باہر نکال لایا-

اور جب فرعون نے اُن لوگوں کو جانے دیا تو یوں ہوا کہ خدا نے انہیں رہبری نہ کی کہ وے فلستیوں کی راہ سے جاویں اگرچہ وہ نزدیک کی راہ تھی کیونکہ خدا نے کہا ایسا نہو کہ وے لوگ لڑائی دیکھکے

اور مصر کو پھر جاویں بلکہ خدا نے اون لوگوں کو دریائے قلزم کے
بیابان کی طرف پھیرا اور بنی اسرائیل صف باندھے ہوئے زمین مصر
سے نکلے چلے گئے اور موسیٰ نے یوسف کی ہڈیاں ساتھ لیں کیونکہ
اُسنے بنی اسرائیل کو تاکیداً قسم دیکے کہا تھا کہ خدا یقیناً تمہاری خبرگیری
کریگا تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لیجائیو۔

تب پھر وے سب سکات سے روانہ ہوئے اور بیابان کے کنارہ ایتام
میں اُتر پڑے اور خداوند دن کو بدلی کے ستون میں تاکہ اونہیں راہ
بتاوے اور رات کو آگ کے ستون میں ہوکے تاکہ اونہیں روشنی بخشے
اُن کے آگے چلا جاتا تھا۔ تاکہ دن رات چلے جائیں۔ وہ بدلی کا ستون
دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگوں کے آگے سے ہرگز نہ اُٹھا
تا تھا

اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ پھریں۔ اور
فی الحیرات کے آگے مجدال اور دریا کے درمیان مقیم ہوں بعل صفون
کے مقابل جو دریا کے کنارے ہے مقیم ہوں۔ فرعون بنی اسرائیل
کے حق میں کہیگا کہ وے اوس زمین میں پھنسے ہیں اور بیابان نے
انہیں بند کیا ہے۔ اور میں فرعون کے دل کو سخت کرونگا کہ وہ اون
کا پیچھا کرے گا اور میں فرعون اور اوسکے سارے لشکر پر غالب
ہونگا تاکہ مصری جانیں کہ خداوند میں ہوں اور انہوں نے ایسا
ہی کیا۔

اور جب شاہ مصر کو خبر دی گئی کہ وے لوگ بھاگ گئے تو فرعون اور
اوس کے خادموں کا دل اون لوگوں کی طرف سے پھر گیا۔ اور وے

شرح قانون ۔ اور مراح الارواح ۔ جو عرصہ دو سال میں ختم ہوتا ہے صاحب مفتاح القرآن کے بعد اسکو پڑھنا چاہیں ۔ وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کرسکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی

۴ **مفید عالم** ۔ عرف معین الحکمہ ۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام ۔ انگریزی ۔ اردو ۔ فارسی ۔ عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی ۔ یا عربی ۔ یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کرسکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی تنقیح پڑتال ۔ اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کرسکتے ہو ہر مرض کے علاج میں ۔ انگریزی یونانی نسخہ جات جو اعلی درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں ۔ سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے ۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے ۔ یہ کتاب بحالت صحت بہترین رفیق جانفزا ۔ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے ۔ یہ ایک ایسی جامع اور مفید ۔ اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی ۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد [illegible] کل قیمت ہر سہ جلد [illegible] ۔ کمپاونڈروں ۔ طالبعلموں ۔ اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں ۔ ہیڈ ماسٹروں ۔ اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے ۔

۵ **رسالہ اعضائے مخصوص** ۔ اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک ۔ سوزاک و جریان ۔ نامردی مضرات جلق ۔ عقر ۔ سرعت انزال ۔ احتلام ۔ عسرت الطمث ۔ استسقا وغیرہ کا علاج ۔ جماع کے قواعد اور آداب ۔ اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں ۔ نیز تمام ادویہ جو ان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فساد کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸

۶ **مفید النساء والصبیان** ۔ اس رسالہ میں تمام ناگہانی دکھوں ۔ اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بےخبری اور دائیوں کی نادانی ۔ اور ضروریات کی عدم پابندی سے حاملہ ۔ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو دنیا سے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہے ۔ قیمت ۴ر

۷ تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض [illegible]
کئے جا کر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص و [illegible] کئے ہیں
طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ
[illegible]س سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب
مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل گنجانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی
اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج
کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان کیفیت [illegible] شامل کر دیا گیا ہے
باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ [illegible]

۸ ۱۲ الاشتہار تراوڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ
ماہواری شایع ہوا کریگا - بشرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی [illegible] فی صفحہ فی ششماہی
[illegible] روپیہ اور فی سال ۳۶ روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان
اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جا سکتے ہیں
بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار -
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار تاجروں کے لئے اپنی اپنی تجارت
کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار درخواست کے ساتھ آنی چاہئے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں بنام فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

نمبر ... دائرۃ القرآن ... ماہنامہ

ادارہ ... کے اغراض و مقاصد ... درج ذیل ہوں گے

اوّل: قرآنی مدارس و رسائل کا اجرا ... [illegible] ... قرآن کریم [illegible] ... [illegible]

... علوم قرآنی کا رواج ہو۔

دوم: قرآن کی عظمت و فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا ... [illegible] ... کوشش کرنا ... ایک دوسرے ... [illegible] ... [illegible] ... کے بجائے ... [illegible]

سوم: مخالفین کے اعتراضات کا جواب ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... کوشش کرنا۔

(۴) مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

[illegible]

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری [illegible]

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن [illegible] ۹ جلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت [illegible]
(۱) دلایل بت پرستی یا رتیجالی (۲) اسمائی یا رتیجالی کی حقیقت اور انکی [illegible] (۳) مسئلہ تقدیر
(۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کی [illegible] ہیں اور کون [illegible] ہیں (۶)
معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کس طرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی [illegible] (۸) [illegible]
خطرناک نتایج اور انکا کامل علاج (۹) فکر و فکر کی حقیقت - اور انکے نتایج اور اوصاف [illegible]
خرابیاں [illegible] حصول ڈاک [illegible]

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں [illegible] لغتوں اور [illegible]
سینوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا شائق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ [illegible] چھوٹے
بچے بھی اسکو [illegible] بہت ہیں یاد کر سکتے قرآن مجید [illegible] کی [illegible] مدت میں [illegible]
ہیں - پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں [illegible] ہیں - [illegible]
آوت کرتے ہیں - [illegible]
جنکہ محض [illegible] قرآن [illegible]
پڑھانا [illegible] ترجمہ پڑھا کریں [illegible]
ہے اگر ایسا ہو [illegible] قرآنی آیتوں اور [illegible] تمام [illegible]
[illegible]
ہوجائیں [illegible] قاعدہ [illegible]
[illegible] سال کا امتحان [illegible]

۳ مفتاح العربیہ [illegible] تمام [illegible]
[illegible]

جلد ۲ — نمبر ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ ماہ مارچ

بولے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ اسرائیل کو اپنی خدمت گاری سے باہر جانے دیا
تب اوسنے اپنی گاڑیاں جوتیں اور اپنے لوگ ساتھ لئے۔ اور اوس نے
چھ سو چنی ہوئی گاڑیاں ساتھ لیں اور اون سب پر سردار بٹھلائے اور
خداوند نے شاہ مصر فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور وہ بنی اسرائیل
کے پیچھے چڑھ دوڑا پہ بنی اسرائیل بالا دستی سے نکلے۔ اور مصری اونکا
پیچھا کئے چلے گئے اور فرعون کے سارے گھوڑوں اور اوسکی گاڑیوں
اور اوسکے سواروں اور اوسکے لشکر نے ان کو خیمہ کھڑا کرتے ہوئے
دریا پر فی الحیرات اور اوسکے آگے بعل صفون کے مقابل جا ہی لیا۔
اور جب فرعون نزدیک ہوا اور بنی اسرائیل نے آنکھیں اوپر کیں اور
مصریوں کو اپنے پیچھے آتے دیکھا اور وے شدت سے ڈرے تب
بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی۔ اور موسےٰ سے کہا کہ کیا مصر میں قبریں

ہم سے یہ کیا معاملہ کیا کہ ہمکو مصر سے نکال لایا۔ کیا یہہ وہی بات نہیں جو ہم نے مصر میں تجھہ سے کہی تھی کہ ہم سے ہاتھہ اٹھا تا کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں کہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر تھا تب موسےٰ نے لوگوں کو کہا خوف نہ کرو کہڑے رہو اور خداوند کی نجات دیکھو جو آج کے دن وہ تمہیں دیوے گا۔ کیونکہ اُن مصریوں کو جنہیں تم آج دیکھتے ہو تم انہیں پہر تا ابد نہ دیکھو گے۔ خداوند تمہارے لئے جنگ کرے گا۔ اور تم چپ چاپ رہو گے۔

تب خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ تو کیوں میرے آگے چلاتا ہے۔ بنی اسرائیل کو کہہ کہ وے آگے بڑہیں۔ تو اپنا عصا اٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اوسے دو حصہ کر۔ بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے اور دیکھہ کہ میں مصریوں کے دلوں کو سخت کرونگا اور وے اونکا پیچھا کرینگے اور میں فرعون اور اوسکی سپاہ اور اوسکی گاڑیوں اور اوسکے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کرونگا۔ اور یہہ مصری جب میں فرعون اور اوسکی گاڑیوں پر اور اُسکے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کروں گا تو جانینگے کہ میں خدا ہوں۔

اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے چلا جاتا تھا۔ پھرا اور اون کی پشت پر آیا اور بدلی کا وہ ستون اونکے سامنے سے گیا اور اون کی پشت پر جا ٹھہرا۔ اور مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا اور وہ ایک اندھیری بدلی ہوگئی پر رات کو روشن ہوئی سو تمام رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک نہ آیا پھر موسےٰ نے دریا پر ہاتھہ بڑھایا اور خداوند نے بہ سبب بڑی پوربی آندھی کے تمام رات میں دریا

کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا۔ اور پانی کو دو حصے کیا۔ اور بنی اسرائیل دریا
کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہوکے گذر گئے۔ اور پانی کی اون کے دہنے
اور بائیں دیوار تھی۔
اور مصریوں نے پیچھا کیا اور اون کا پیچھا کئے ہوئے وے اور فرعون کے
سب گھوڑے اور اوسکی گاڑیاں اور اوسکے سوار دریا کے بیچ بیچ تک
آئے اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اوس آگ اور بدلی کے ستون
میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی۔ اور مصریوں کی فوج کو گھبرا دیا۔
اور اونکی گاڑیوں کے پہیوں کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں
چنانچہ مصریوں نے کہا کہ او اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جاویں کیونکہ
خداوند اونکے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے۔
اور خداوند نے موسے سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تا کہ پانی مصریوں
اور اونکی گاڑیوں اور اونکے سواروں پر پھر آوے۔ اور موسے نے
اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنے قوت اصلی پر لوٹا۔ اور
مصری اسی کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک
کیا۔ اور پانی پھرا۔ اور گاڑیوں اور سواروں اور فرعون کے سب
لشکر کو جو اون کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپالیا۔ اور ایک بھی
اون میں سے باقی نہ چھوٹا۔ پر بنی اسرائیل خشک دریا پر دریا کے بیچ میں
چلے گئے اور پانی کی اونکے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔ سو خداوند نے
اس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں
نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے پر دیکھیں۔ اور اسرائیلیون نے
بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور لوگ خداوند سے

ڈرے اور خداوند پر اور اوسکے بندے موسیٰ پر ایمان لائے

تب موسیٰ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے یہ گیت گایا۔ اور بولے کہ
میں خداوند کی حمد و ثنا گاؤں گا۔ کہ اوس نے بڑے جلال سے اپنے
تئیں ظاہر کیا اوس نے گھوڑے کو اوسکے سوار سمیت دریا میں ڈال دیا۔
خداوند میری قوت اور میرا راگ ہے اور وہ میری نجات ہوا۔ وہ
میرا خدا ہے میں اوسکی بڑائی کرونگا میرے باپ کا خدا ہے میں اوسکی بزرگی
کرونگا۔ خداوند صاحب جنگ ہے۔ یہوواہ اوسکا نام ہے۔ فرعون
کی گاڑیاں اور اوس کا لشکر اوس نے دریا میں ڈال دیا۔ اوسکے چنے ہوئے
سردار دریائے قلزم میں ڈبائے گئے۔ گہراوں نے انہیں چھپا لیا۔ وے
پتھر کی مانند تہ کو چلے گئے۔ اے خداوند تیرا دہنا ہاتھ زور میں مشہور ہوا
اور خداوند تیرے دہنے ہاتھ نے بیریوں کو چور چار کیا۔ تو نے اپنے
بڑے جلال سے اپنا سامنا کرنے والوں کو ڈھا دیا تو نے اپنے غضب
کو بھیجا۔ جس نے اون کو ترئی کی مانند جلایا۔ اور تیرے نتھنوں کے
دم سے پانی ایک جگہ سمٹ گیا اور موجیں تودا تودا کھڑی ہو گئیں۔ اور
دریا کے بیچ میں گہراپے جم گئے۔ دشمن بولا میں پیچھا کرونگا میں جا لونگا
میں لوٹ کا مال بانٹوں گا۔ اُن سے میں جی اپنا ٹھنڈا کروں گا میں اپنی
تلوار کھینچوں گا میرا ہاتھ انکو ہلاک کرے گا۔ تو نے اپنی ہوا سے
پھونک ماری دریا نے اُنہیں چھپا لیا۔ وے سیسے کی طرح زور
کے پانی میں تلے بیٹھ گئے۔ معبودوں میں خداوند تجھسا کون ہے۔ پاکیزگی
میں کون ہے تیرا سا جلال والا۔ ڈرانیوالا۔ صاحب بڑائیوں کا۔ اور
عجائبات کا بنانے والا۔ تو نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا۔ زمین انہیں

عمل میں۔ تونے اپنی رحمت سے اون لوگوں کی ...
کی تونے اپنے زور سے انہیں اپنے مقدس مکان تک لاپہنچایا۔ قومیں
سنینگی اور کانپ جاوینگی اور فلسطیوں کو خوف پکڑیگا۔ تب ادوم کے
رئیس حیران ہونگے۔ مواب کے پہلوان کو کپکپی پکڑیگی۔ کنعان کے
سب رہنے والے پگھل جاوینگے انہیں خوف اور ہراس ہوگا۔ وے
تیرے بزرگ ہاتھ سے پتھر کی طرح بے حس وحرکت بن جاویں گے
جب تک تیرے لوگ گذر نہ جاویں اور خداوند جب تیرے وے لوگ
جنہیں تونے خرید کیا۔ گذر نہ جاویں۔ تو انہیں لائیگا اور انہیں اپنی
میراث کے پہاڑ پر درخت کی طرح لگاویگا۔ اس جگہ پر جو خداوند تونے
اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس میں جو خداوند تیرے
ہاتھوں نے قایم کی ہے۔ خداوند ابد الآباد سلطنت کریگا۔ اسلئے کہ
فرعون کا گھوڑا گاڑیوں اور اوسکے سواروں سمیت دریا کے بیچ میں
گیا۔ اور خداوند نے دریا کے پانی کو اون پر پھیر پھیرا لیکن بنی اسرائیل
دریا کے بیچوں بیچ سے سوکھی زمین پر ہوکے چلے گئے۔
اس تمام قصہ کو قرآن کریم نہایت مختصر اور پر معنی طور پر بار بار ارشاد
فرماتا ہے ایک جگہ پر عصائے موسے اور ید بیضائے کا ذکر فرماکر ارشاد
فرماتا ہے فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ
سا تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اوسکے سرداروں کی طرف
یہ دو برھان ہیں دوسری جگہ پر بلائے قحط کی نسبت اس طرح فرماتا ہے
وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ اور ہمنے آل فرعون کو قحط سالیوں میں اور

کمی پیداوار میں مبتلا کیا تاکہ وہ متنبہ ہوں۔ پھر متفرق معجزات کی نسبت فرماتا ہے۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ۔ پس ہم نے اون پر طوفان اور ٹڈیاں اور چچڑی وجوں اور مینڈک اور خون بھیجے جو علیحدہ علیحدہ نشانات تھے مگر وہ تکبر کرتے رہے اور سرکش بنے رہے۔ متواتر عذابوں کے بعد ایمان لائے اور موسےٰ علیہ السلام سے التجائے دعا و شفاعت کرنے کی بابت قرآن کریم اسطرح بیان فرماتا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَکَ لَئِنْ کَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَکَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَکَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓی اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْکُثُوْنَ۔ جب کبھی اون پر عذاب آتا وہ کہتے اے موسےٰ اپنے رب سے اوس عہد کے طفیل جو تیرے ساتھ کیا ہے ہمارے واسطے دعا کر۔ اگر تو ہم سے اس عذاب کو دور کردیگا تو ہم ضرور ضرور تجھپر ایمان لاوینگے اور ضرور ضرور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدینگے پس جب ہم ایک وقت خاص کے لئے جسکو اونہوں نے پہنچنا تھا۔ عذاب کو دور کردیتے تو فورًا بدعہدی کرنے لگتے۔ یہانتک کہ بار بار کی عہدشکنی اور سرکشی اور روزافزوں تشدد دیکھکر بنی اسرائیل بہت گھبرا اوٹھے اور موسےٰ علیہ السلام نے بدین الفاظ اونکو تسکین دی۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ یعنی قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور تمہیں

تنگ آکر یہ بددعا کی۔ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۔ اے
ہمارے رب انکے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور اون کے دلوں
کو سخت کردے کہ یہ ایمان ہی نہ لاویں یہانتک کہ دردناک عذاب
نہ دیکھ لیں اس بددعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرکار وہ دریا میں غرق کردیے
گئے غرق ہوتے وقت بھی فرعون چلایا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ میں
ایمان لایا کہ بیشک کوئی معبود سوائے اوس ذات کے نہیں ہے جس
پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔
سیدنا یونس علیہ السلام کا قصہ کلمۂ استغفار اور اوسکے نتائج
کے عجیب مثال ہے۔ سورہ والصّٰفّٰت۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ
اور بیشک یونس رسولوں میں سے ہے کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی
الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝
کی طرف پہنچے اور وہاں اہل کشتی کے ساتھ قرعہ ڈالا اور قرعہ میں انکا نام نکلا اکے
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ
دریا میں پھینک دیئے گئے تب اوسکو مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ اسوقت بہت ملامت زدہ ہوئے۔ پس اگر
الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
وہ تسبیح کرنیوالوں میں نہ ہوتا تو اوسکے پیٹ میں یوم حشر تک رہتا (لیکن انکی تسبیح کی)
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ
اسلئے ہم نے اوسکو میدان میں ڈالدیا۔ گر وہ بہت نڈھال ہوگیا تھا۔ اور ہمنے اوپر

شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

ایک درخت بھی اُگا دیا اور پیغمبر بناکر ایک لاکھ آدمی کی طرف بلکہ

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ۚ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

اوس سے زیادہ کی طرف بھیجا تب وہ لوگ ایمان لائے اسلئے ہمنے انکو ایک مدت تک ہاس کے سامان

سورۃ الانبیار میں بھی اسکی طرف حسب ذیل اشارہ ہے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

اور ذالنون کو یاد کرو جب خفا ہوکر چلدئے۔ اور ایسا گمان کیا کہ ہم پر قابو نہ پا سکوگے

عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

پس آخرکار اندھیروں کے اندر چلا اٹھے کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو

سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۚ فَاسْتَجَبْنَا

پاک ہے تحقیق میں ہی ظالموں میں سے تھا بس ہم نے اسکی پکار کو سنا

لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اوسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں

توراۃ مقدس میں یہ قصہ حسب ذیل ہے۔

یونہ نبی کی کتاب (باب اول)

اور خداوند کا کلام یونہ بن امتی کو پہنچا۔ اور اوسنے کہا کہ اوٹھ اور اوس بڑے شہر نینوا کو جا اور اوسکی مخالفت میں منادی کر کیونکہ اونکی شرارت میرے سامنے اوپر آئی ہے لیکن یونہ خداوند کے حضور سے ترسیس کو بھاگنے کے لئے اوٹھا اور وہ یافا میں اتر گیا اور وہاں ایک جہاز کو جو ترسیس کو جانے پر تھا پایا تب اوسکا کرایہ دیکر اوسپر چڑھا تاکہ خداوند کے حضور سے

لیکن خداوند نے سمندر پر ایک بڑی اندھی بھیجی اور سمندر کے درمیان
طوفان نے شدت کی ایسی کہ گمان تھا کہ جہاز تباہ ہو جاویگا۔ تب ملاح
ہراسان ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے معبود کو پکارا اور وے
اجناس جو جہاز پر تھیں سمندر میں ڈالدی تاکہ یوں اوسے ہلکا کریں پر
یونہ جہاز کے اندر ۔۔ اوتر کر پڑا تھا اور سو گیا تب ناخدا اوسکے پاس
گیا اور اوسے کہا کہ کیوں ہوا کہ تو پڑکے سورہا۔ اٹھ اپنے خدا کو
پکار ۔۔ اگر ایسا ہوگا کہ خدا ہمیں یاد کرے تو ہم ہلاک نہ ہونگے اور
انھوں نے آپس میں کہا کہ آؤ ہم لوگ قرعہ ڈال کر ۔۔ دریافت کریں
کہ کسکے سبب سے ہم پر یہ بلا آئی چنانچہ انھوں نے قرعہ ڈالا۔ اور
قرعہ میں یونا کا نام نکلا تب انھوں نے اوس سے کہا تو ہمکو بتلا
کس کے سبب یہ بلا ہم پر آئی ہے ۔۔ تیرا کیا پیشہ ہے اور تو کہاں سے
آیا تیرا وطن کہاں اور تو کس قوم میں کا ہے اوسنے اونسے کہا کہ میں
عبرانی ہوں اور یہوواہ آسمان کے خدا سے جس نے سمندر اور خشکی
کو پیدا کیا ہے ۔۔ ترسان ہوں تب وے لوگ نہایت ڈرے اور
اوسے کہنے لگے تو نے ایسا کیوں کیا۔ کیونکہ انھوں نے دریافت
کیا تھا کہ وہ خداوند کے حضور سے بھاگا ہے۔ اسلئے کہ اوسنے
آپ اونہیں کہا تھا۔
تب انھوں نے اوس سے پوچھا کہ ہم تجھ سے کیا کریں تاکہ سمندر
ہمارے لئے ساکت ہو جاوے کہ سمندر زیادہ طوفانی ہوتا چلا
جاتا تھا تب اوسنے اونہیں کہا کہ تم لوگ مجھکو اٹھا کر سمندر میں ڈالدو

۔ ہو تب ... [illegible] سمندر ہ تلاطم جاری رہیگا - کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ یہ بڑی اندہی میرے ہی سبب سے پیدا ہوئی ہے۔ تسپربھی ملاحوں
نے ڈانڈ مارنے میں بڑی کوشش کی تاکہ کنارہ پکڑیں لیکن دے نہ سکے
اسلئے کہ سمندر اونکی مخالفت میں اور بھی زیادہ زور سے موج مارتا
تھا۔ تب وے خداوند کے حضور میں چلائے اور بولے کہ اے خداوند
ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اس آدمی کی جان کے سبب سے ہلاک
نہ ہوویں اور خون ناحق کو ہماری گردن پر مت ڈال۔ کیونکہ اے
خدا تو نے جو چاہا سو ہی کیا ہے۔ اور انہوں نے یونہ کو اٹھا کر سمندر
میں ڈال دیا اور سمندر کا تلاطم موقوف ہو گیا ١٦۔ تب وے خداوند سے
نپٹ ڈرے۔ اور انہوں نے خداوند کے حضور ایک قربانی گذرانی
اور نذریں مانیں۔
پھر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یونہ کو نگل جاوے
اور یونہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ١٩

باب دویم

تب یونا نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی اور
کہا کہ میں نے اپنے سنکٹ میں خداوند خدا کو پکارا۔ اور اوسنے میری
سنی۔ پاتال کے بطوں میں سے میں چلایا۔ اور تو نے میری آواز سنی
کیونکہ تو ہی نے مجھے گہراؤ میں سمندر کے درمیان ڈالا۔ اور پانی کی
دھاروں نے مجھے گھیر لیا۔ اور تیری ساری موجیں اور ڈھیو مجھپر سے
گذر گئے۔ تب میں نے کہا کہ میں تیری نظر سے دور پھینکا گیا۔ تو بھی
تیرے مقدس ہیکل کی طرف پھر نظر کرونگا۔ پانیوں نے مجھکو میری
جان تک گھیر لیا۔ اور گہراؤ نے چاروں طرف سے مجھکو بند کر رکھا ہے

اور سمندر کے سوار میرے سر پر پیٹتے تھے - اور میں پہاڑوں کی بنیادوں تک اوتر کے جا تا زمین کے اڑ بینگے مجھپر ہمیشہ کے لئے بند رہتے مگر اے خداوند میرے خدا تو میرے جان کو گور میں سے رہائی دیگا۔ جسوقت میرا جی مجھمیں ڈوب گیا تب میں نے خداوند کو یاد کیا اور میری دعا تیرے مقدس ہیکل میں تجھہ تک پہنچی۔ جو لوگ کہ جھوٹھی بطالتوں کو مانتے ہیں وے اپنی نعمتیں کھو دیتے ہیں پر میں شکر گذاری کی آواز سناکے تیرے آگے قربانی گذرانونگا۔ میں اپنی نظروں کو ادا کرونگا۔ نجات خداوند سے ہے اور خداوند نے مچھلی کو کہا اور اوسنے یونہ کو خشکی پر اُگل دیا۔

باب سوم

اور خداوند کا کلام دوسرے بار یونہ کو پہنچا اور اوسنے کہا کہ اٹھہ اوس بڑے شہر نینوہ کو جا اور وہاں اوس بات کی منادی کر جسکا میں تجھے حکم دیتا۔ تب یونہ خداوند کے کلام کے مطابق اُٹھکر نینوہ کو گیا اور نینوا خدا کے سامنے ایک بڑا شہر تھا کہ اوسکے احاطہ تین دن کی راہ تھی اور یونہ شہر میں داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ میں جاکے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جاویگا تب نینوا کے باشندوں نے خدا پر اعتقاد کیا۔ اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے سے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور یہہ خبر نینوہ کے بادشاہ کو پہنچی اور وہ اپنے تخت پر سے اوٹھا اور بادشاہی لباس کو اتار ڈالا اور ٹاٹ اوڑھکر راکھہ پر بیٹھہ گیا۔ اور بادشاہ اور اوسکے ارکان دولت کے فرمان سے ایک اشتہار نینوہ میں کیا گیا اور اس بات کی منادی ہوئی کہ کوئی انسان یا حیوان گلہ یا رمہ کوئی چیز مطلق

نہ چکھے۔ اور نہ کھاویں اور نہ پانی پیویں لیکن انسان اور حیوان
ٹاٹ سے ملبس ہوویں اور خدا کے حضور شدت سے نالہ کریں بلکہ
ہر کوئی اپنی بری راہ سے اور اپنے اپنے ظلم سے جو اون کے
ہاتھوں میں ہے باز آویں کیا جانیں کہ خدا پھریگا اور پچتائیگا اور
اپنے قہر شدید سے باز آویگا تاکہ ہم لوگ ہلاک نہ ہوں اور خدا نے
اونکے کاموں کو دیکھا کہ وے اپنے برے راہ سے باز آئے۔
تب خدا اوس بدی سے جو اوسنے کی تھی کہ میں اون سے کرونگا پچھتا
کے باز آیا اور اوسنے اون سے وہ بدی نہ کی۔

باب چہارم

پر یونہ اوس سے نہایت ناخوش ہوا اور بہت رنجیدہ ہو گیا اور اوسنے
خداوند کے آگے دعا مانگی اور کہا کہ اے خداوند میں تجھ سے عرض
کرتا ہوں کہ یہ میرا مقولہ نہ تھا جس وقت میں ہنوز اپنے وطن میں تھا
اسلیئے میں آگے سے ترسیس کو بھاگا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تو کریم اور
رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے میں دھیما ہے اور نہایت مہربان اور پچھتا
کے آپکو بدی سے باز رکھتا ہے اب اے خداوند میں تیری منت
کرتا ہوں کہ میری جان کو مجھ سے لے لے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے
تب خدا نے فرمایا کیا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے اور یونہ شہر سے
باہر جا کے شہر کی پورب طرف بیٹھا اور وہاں اپنے لیئے ایک چھپر
بنایا اور اوسکے نیچے چھاؤں میں بیٹھ رہا کہ دیکھے اوس شہر کا حال
کیا ہوتا ہے تب خداوند نے رینڈی کا ایک درخت اوگایا اور اوسے
یونہ کے اوپر دوڑایا تاکہ وہ اوسکے سر پر سایہ کرے اور اوسے
تکلیف سے چھڑائے اور یونہ اوس رینڈی کے پیڑ کے سبب سے

نہایت خوش ہوا۔ لیکن دوسرے دن صبح کی وقت خدا کے ایک
کیڑے کو تیار کیا اور اوس نے اوس رینڈی کے درخت کو کاٹا
ایسا کہ وہ سوکھ گیا اور جب آفتاب چڑھا تب ایسا ہوا کہ خدا نے پورب
کی طرف سے ۔ چلائی اور آفتاب کی گرمی نے یونہ کے سر میں اثر کیا
وہ غش میں آیا اور اپنی جان کے لئے موت چاہی اور کہا کہ اس میری
جینے سے میرا مرنا بہتر ہے ۔ اور خدا نے یونہ کو کہا کیا تو اس
رینڈی کے درخت کے سبب شدت سے رنجیدہ ہے اوسنے کہا میں یہانتک
رنجیدہ ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں تب خداوند نے فرمایا کہ تجھے اس
رینڈی کے درخت پر رحم آیا جسکے لئے تونے کچھہ محنت نہ کی اور نہ
تونے اوسے اوگایا جو ایک ہی رات میں اوگا اور ایک ہی رات
میں سوکھ گیا۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ
پر جسمیں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ جو اپنے دہنے
بائیں ہاتھ کے درمیان امتیاز نہیں کرسکتے ؛ اور مواشی بھی بہت
ہیں۔ شفقت نہ کروں۔

(۴) جو لوگ دین سے علیحدہ ہوکر دنیاوی عزت اور دولت کے واسطے
کوشش کرتے ہیں وہ اپنی اپنی کوششوں کے مطابق کامیاب
ہوتے ہیں۔ ہاں اگر یہہ لوگ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرنے
لگجائیں اور ظالم بنجائیں تو اونکی دنیاوی کوشش بھی برباد ہوجاتی
اور اونکی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جو شخص ﷺ اور آرائش چاہتا ہے ہم اوسکو اوسکے اعمال کے مطابق دنیا میں دیتے ہیں اور اونکی محنت میں کچھہ کمی نہیں کی جاتی مگر ان لوگوں کے واسطے آخرت میں آگ کے سوائے کچھہ نہیں وہان اونکی تمام دنیاوی محنتیں برباد جاوینگی اور تمام اعمال باطل ثابت ہونگے اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے واسطے جسقدر کوئی شخص محنت اٹھاتا ہے اوسکے مطابق وہ ضرور پہل حاصل کرلیتا ہے خواہ کوئی مومن ہو یا غیر مومن - اوسکی محنت میں کچھہ کمی نہیں کیجاتی مگر دنیا پرستوں کی صنعتیں اور محنتیں آخرت میں کچھہ کارآمد نہونگی اور اون کو سوائے آتش جہنم کے اور کچھہ حاصل بھی نہوگا - ان لوگوں کی دنیاوی کامیابی اور ترقی بھی اوسوقت تک ہے جب تک وہ ظلم کا پیشہ اختیار نہ کریں اور نہ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت پر کمربستہ ہوں ورنہ دنیا میں بھی ایسے لوگ جلد ہلاک اور تباہ کردیے جاتے ہیں - چنانچہ کافروں کی نسبت خداوند عالم فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكَافِرِيْنَ تحقیق اللہ کافروں کو رسوا کرنیوالا ہے پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ - تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے پھر فرماتا ہے -

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَ ذَلِّيْنَ جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہوتے ہیں - یہہ مسئلہ نمبر ۹ میں شرح طور پر بیان ہوچکا ہے ظالموں کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ

معطلة ومضى مشيدہ پس بہت سی بستیوں کو جب ہم نے ہلاک کیا
اونکے باشندے ظالم ہو گئے تھے۔ پس وہ اپنی چھتوں پر گرے پڑے
ہیں اور بہت سے چاہات اور پختہ مکانات ویران پڑے ہیں ایک
اور مقام پر قرآن مجید کفار کی نسبت فرماتا ہی لھم عذاب فی الدنیا
ولعذاب الآخرۃ اشق اونکے واسطے دنیا وی زندگی میں عذاب
ہے اور آخرت کا عذاب تو بیشک بہت ہی سخت ہی۔

لھم عذاب فی الحیوٰۃ الدنیا ولعذاب الآخرۃ

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے سنجزی الذین یصدفون عن
آیتنا سوء العذاب بما کانوا یصدفون۔ اون لوگوں کو
جو ہماری آیتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں اس جرم کنارہ کشی کی سزا میں
ہم شتاب بڑا عذاب دینگے۔

(۸) جو لوگ احکام الٰہی کی یاد دہانی کے بعد بھی رجوع نہ کریں وہ غضب
کے محرک اور سخت عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہی
ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنھا انا
من المجرمین منتقمون اوس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جسکو
اوسکے رب کی آیات سے یاد دہانی کرائی گئی پر اوسنے اعراض کیا
تحقیق ہم ایسے مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں

(۹) جو لوگ آسمانی کتاب کی تحقیق باتوں کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں
وہ دنیا میں سخت ذلیل ہونگے اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف
جائینگے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے افتؤمنون ببعض الکتاب
وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذٰلک منکم الا خزی

...تو ما الله بغافلٍ عما تعملون لیا م اس کتاب کے
بعض باتوں کو مانتے اور بعض کی تکفیر کرتی ہو۔ پس جو شخص ایسا کرے
اوسکی جزا سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیاوی زندگی میں
ذلت اٹھاوے اور قیامت کو سخت ترین عذاب کی طرف دھکیلا
جاوے۔

(۱۰) خدا کا خوف نہ کرنا اور غفلت و بیباکی میں زندگی بسر کرنا برباد
ہو جانے کی علامت ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ
فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ کیا یہ اللہ کی
نامعلوم سزاؤں سے بے خوف ہو گئے۔ پس یاد رکھو کہ اللہ کی
نامعلوم سزاؤں سے وہی لوگ بےخوف ہیں جو برباد ہونے والے ہیں

(۱۱) عذاب اکبر۔ جو مرنے کے بعد ہوگا اوسکے علاوہ دنیا میں بھی
بدکاروں کو ایک عذاب خفیف دیا جاتا ہے تاکہ وہ حق کی طرف
رجوع کر سکیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ
الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ اور ہم اونکو اوس عذاب اکبر کے
علاوہ ایک عذاب ادنے بھی ضرور چکھاتے ہیں تاکہ وہ رجوع
کریں۔

(۱۲) ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر انسان نقصان پر نقصان اٹھاتا
اور آخرکار بدکار ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَالْعَصْرِ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ زمانہ کو دیکھو۔ تحقیق

انسان نقصان ہی نقصان میں ہے مگر جو خدا کو مانیں اور عمل صالح کریں اور
ایک دوسرے کو حق اور صبر کے ساتھ نصیحت کرتے رہیں :-

۱۴۲- تمام عالم کی ہر ایک مخلوقات کا مذہب اسلام ہے خواہ بارادہ شوق
ہو یا بہ جبر و اکراہ بعض اِس دین پر فطرتاً اور تعلیماً قایم رہتے ہیں اور بعض کسیطرح
بھی نہیں - چنانچہ قران کریم فرماتا ہے - وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ٥ جو کوئی آسمانوں میں
یا زمین میں ہے وہ خدا کے واسطے مسلمان ہے خواہ برضائے خاطر ہو یا
باکراہ اور سب کو اُسی کی طرف واپس ہونا ہے ایک اور جگہ پھر دین قیم کی
نسبت رب العالمین فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥
فطرت اللہ وہ ہے جسپر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدائش کیواسطے
کوئی تبدیلی نہیں - یہی دین قیم ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے - اِس فطرتی اسلام
کی نسبت اور الفاظ میں قران مجید دوسری جگہ اسطرحپر فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا
سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا
قسم ہے نفس کی اور اُس ذات کی جس نے اُس کو ایسا درست بنایا پھر
اُس کے اندر نیکی اور بدی کا علم ڈالدیا- تحقیق جس نے اُسکو پاک کیا وہ
فلاح یافتہ ہوا اور جس نے اُسکو ناپاک کیا وہ برباد ہوا- پھر جا بجا قران
کریم کا نام تذکرہ اور ذکر یعنی یاددہانی رکھا گیا ہے- یاددہانی اُنہیں
امور کی ہوتی ہے جو پہلے سے کسی نہ کسی طریق پر معلوم ہو چکے اور پھر فراموش
ہو گئے ہوں :-

نظم

خدا کی یاد سے دِل شاد ہووے — جو اُجڑا گھر ہے وہ آباد ہووے
نہ کر غفلت خدا کی یاد سے تو — کہ تا سرسبز اور شاداں رہے تو
خدا کا نام ہے لوگو پیارا — نہ پکڑو اُس سے اکدم بھی کنارا
جو چھوڑی یاد لوگوں نے خدا کی — تبھی شدّت ہوئی قحط اور وبا کی
خدا پر ہے فرض مومن کی امداد — فرض ہے یہ بروے عدل اور داد
عمل نیک اور اُس مولا پہ ایماں — اسی سے عزت و نصرت ہے ایجاں
ہر اک نیکی کا پھل ہے شادمانی — خدا کا رحم و فضل و کامرانی
شرارت سے گھٹے عقل اور عزت — خدا کا ہو غضب اور قہر و لعنت
بھلائی کا ہے پھل سُکھ اور راحت — بُرائی کا ہے پھل دُکھ اور مصیبت
مصائب جِسقدر ہیں اِس جہاں میں — وہ سب اپنے ہی فعلوں کا بیاں ہیں
نہ ہو گر عفو تقصیراتِ انساں — ٹھکانا کچھ نہیں پھر ایک بھی آں
سبھی کذاب اور جبار و بیداد — بہت ہی جلد ہو جاتے ہیں برباد
خدا دیتا ہے اُن کی نسل کو مار — اگر ہو بھی وہ ہو جاتی ہے بدکار
تا آخر کو ہو جاتے ہیں ابتر — ترقی پاتے ہیں پھر اُن سے بہتر
اُجڑ جاتے ہیں اُن کے سب کنات — نہیں کام آتے ہیں باغات و چاہات
خدا کے حکم کو جو مانتے ہیں — اُسی کو ربِ عالم جانتے ہیں
وہ پھلتے پھولتے ہیں دو جہاں میں — بسدا رہتے ہیں مولا کی اماں میں
نہ کوئی خوف و حزن اُنکو ستاوے — نہ کوئی دشمن اُنپر غلبہ پاوے
بلائیں اُنپہ بھی آتی ہیں گاہے — کرے پاک اُنکو مولا جیسے چاہے

ستاتے ہیں اُنہیں بدکار بدذات
کہ چلتے ہیں مخالف اُنکے حالات

مدد کرتا ہے بس اللہ اُن کی
مٹا دیتا ہے ظالم کا نشاں بھی

خدا فرما چکا قرآں کے اندر
کہ مومن کی مدد ہے حق ہم پر

جو رکھتے ہیں درست ایمان و اعمال
بڑھاتا ہے خداوند اُن کا اقبال

مصائب میں مدد کرتا ہے دایم
طریق نیک پر رکھتا ہے قایم

ہمیشہ رحم اور فضل و کرم سے
بچا رکھتا ہے اُن کو خوف و غم سے

سدا چاہو جو اُس مولا سے رحمت
وہ بنتا ہے کفیل رزق و عزت

مٹاتا ہے خدا باطل کو دایم
جو حق ہے اُسکو کر دیتا ہے قایم

نہیں کرتا کسی کو حق بربا د
نہ چھوڑے جب تلک وہ عدل و داد

نہیں ہوتی کوئی بھی قوم پامال
نہ بدلے جب تلک وہ اپنا احوال

خدا کا فضل گر تم چاہتے ہو
کسی انسان کو ہرگز نہ دکھ دو

بھلائی کی رکھو ہر وقت نیت
کہ تا برسے خدا کی تم پہ رحمت

اگر ظلم و شرارت سے بچو گے
خدا کے فضل سے شاداں رہو گے

بھلائی سے بھلا پاؤ گے مدام
شرارت سے بنو گے سخت ناکام

کرو گے ظلم گر یک ذرہ بھر بھی
نتیجہ اُس کا دیکھو گے ضروری

رہو گے جسطرح خلق خدا ساتھ
وہی تمسے کریگا رب کا ہاتھ

ہمیشہ رحم سے پاؤ گے رحمت
ہمیشہ ظلم سے پاؤ زحمت

بھلوں کی ہے بھلائی دو جہاں میں
خدا کے قہر سے وہ ہیں اماں میں

یہی تھا نوح سب لوگوں سے کہتا
اِسی تلقیں میں دن رات رہتا

کہ اُس مولا سے چاہو مغفرت تم
خلوص دل سے مانگو مغفرت تم

کہ وہ ہے قادر غفار و منان
کرم سے اپنے برسائے گا باران

[illegible] تمہاری / [illegible] جاری

تمہاری کیا ہوئی تعلیم و عقلیں / کہ اللہ سے نہیں رکھتے امیدیں

اسیطرح ہیں فرما گئے ہود / کہ استغفار اور توبہ کرو زود

اگر تم مغفرت چاہو خدا سے / کرو توبہ ہر اک ظلم و دغا سے

وہ بھیجیگا کرم سے بادلوں کو / بڑھائیگا تمہاری قوتوں کو

کرو مت سرکشی حکم خدا سے / بنو مت مجرم ظلم و دغا کے

شعیب مدینی کا تھا یہ فرماں / کہ رکھو ٹھیک تم کیال و میزاں

حقوق خلق میں نقصاں کرو مت / دغا و مکر پر مایل رہو مت

نہ پھیلاؤ زمیں میں تم فسادات / بگڑ جائیں گے ورنہ اس سے حالات

بچے جو کچھ تمہیں صدق و صفا سے / مبارک ہے وہی فضل خدا سے

اگر مومن ہو تم مانو گے یہ بات / شرارت سے سدا بہتر ہے خیرات

رکھو پوری تم اپنی ناپ و میزان / اسی میں ہوویگی برکت فراواں

وربرکات ہے صدق و صفائی / تجارت جس نے یورپ کی بڑھائی

صفاؤ صدق پر رحمت خدا کی / دغابازی پہ ہے لعنت خدا کی

یہی ہے نسبت تورات و انجیل / کہ گر کرتے رہیں حکموں کی تعمیل

جو اترا انپہ ہے انکے سوا بھی / کریں قایم وہ سب تعلیم ساری

ملے رزق انکو فضل بیکراں سے / رہے ملتا زمین و آسماں سے

چنانچہ حالت یورپ کو دیکھو / اشاعتہا ہے توراتی کو سوچو

تراجم ہوگئے ہر یک زباں میں / منادی ہوگئی سارے جہاں میں

اسی سے ہے سدا اقبال یورپ / عروج و غلبۂ اطفال یورپ

یہی ہے نسبت امصار دیگر / بیاں قرآں میں باصد تواتر

اگر اہل القرا ے ایمان لاویں
تو پاویں برکتیں ارض وسما کی
مگر مدام جھٹلاتے رہے وہ
ہوئے برباد تکذیب و جفا سے
یہی فرماتے ہیں ختم الرسل بھی
تم اپنے رب سے غفران چاہو
کہ تا بخشے تمہیں سامانِ حسنٰے
جو اہلِ فضل ہے وہ فضل پاوے
اگر کذاب اور سرکش رہوگے
بڑے دن کا عذاب آویگا تمپر
چنانچہ جتنے تھے مکہ میں کفار
ہوئے ختم اس نبی کی زندگی میں
برا انجام ہے ظلم و دغا کا
کہیں ہوں ظالم و کذاب و فجار
اگر راشی ہیں یا سودی ہیں یا چور
نہیں چلتی ہیں انکی نسلیں دو چار
فنا ہو جاتے ہیں قہر خدا سے
اجڑ جاتے ہیں ان کے قصر عالی
جو ہوا ولاد وہ ہوتی ہے بدکار
کرے تکذیب جو امت نبی کی
اٹھا دیتا ہے ان کو رب عالم

خدا کے حکم سے باہر جاویں
سدا ہوتی رہے رحمت خدا کی
سزا اعمال کی پاتے رہے وہ
نہ پائی کچھ اماں قہر خدا سے
کہ اے کفار اور جہال مکی
خلوصِ دل سے اسکی سمت دوڑو
توقف دیوے تا اجلِ مسمّٰے
بزیر رحمتِ رحمٰن آوے
عذاب اللہ سے کیونکر بچوگے
بغاوت سے تمہاری ہے یہی ڈر
بنے اللہ کے بندے یا ہوے خوار
یہ نصرت تھی خدا کی بندگی میں
یہی قانون ہے جاری خدا کا
بزودی ہوتے ہیں بے نسل اور خوار
نہیں پاتے بہت ایام وہ زور
کہ پڑنے لگتی ہے اللہ کی مار
یہی قانون ہے بس ابتدا سے
پڑے رہجاتے ہیں محلات خالی
بہت عیاش و مسرف اور زناکار
نہیں رہتی ہے دنیا میں کبھی بھی
ہویدا کرتا ہے پھر اور آدم

بڑا ہی ظلم ہے تکفیر و تکذیب / خدا کرتا ہے اُنکی جلد تخریب
جو اُترے کوئی حکم آسمانی / اطاعت میں ہے اُس کے کامرانی
بغاوت اور نفرت اور غفلت / یہ ہو جاتے ہیں بس اسباب لعنت
کلام اللہ قرآنِ مقدس / شفا و وعظ و رحمت ہے یہی بس
کرے جو اسکی اب تکفیر و تکذیب / خدا سے جلد تر ہو اُسکی تعذیب
مصائب اور ذلت کی پڑے مار / معیشت تنگ ہو دایم رہے خوار
یہی لعنت تھی جس سے نوح کی قوم / ہوئی مستغرق طوفاں بیک یوم
جو کی فرعون نے موسےٰ کی تکفیر / خدا نے غرق سے کی اُسکی تدمیر
ثمود و عاد اور اقوام دیگر / ہوئے تکذیب سے نابود و ابتر
خدا نے بس نہیں چھوڑا کسی کو / ہوئے تکذیب پیشہ لوگ جو جو
مسلمانو سنو سننا اگر ہے / ہماری بہتری قرآن پر ہے
اگر کرتے رہیں اُسکی اطاعت / ملے دُنیا و عقبےٰ میں فراغت
اگر سرکش رہیں یا غافل اس سے / رہیں بدمست یا کچھ کاہل اِس سے
سبھی اشکال میں برباد ہونگے / مصائب دِن بدن ایزاد ہونگے
نہ پکڑیں جب تلک قرآن کو ہم / رہے گا حال تنگ و زار دایم
تلاوت کا ہے حق غور و تفکر / تفقہ اور تدبر اور تذکر
خلاف اِس کے بلا معنی تلاوت / بقول حق ہے نبیوں کی عداوت
نبی فرماتے ہیں با کلفت و یاس / کیا اُمت نے میری اِسکو بکواس
پڑے غفلت میں معنی سے یہاں تک / ہٹا تفہیم کا نام و نشاں تک
مسلمانوں نے جو قرآن کو چھوڑا / خدا نے رشتہ رحمت کو توڑا
کیا پھر خوب تنگ و خوار اُنکو / دیا ہر طرح کا آزار اُن سبکو

معیشت تنگ کی اور دین برباد
مصائب دن بدن ہیں دیکھو ایزاد

بڑے نادان ہیں اور سخت ظالم
جو لاپرواہ ہیں قرآن سے عالم

جو پڑھتے ہیں کتابیں اور دل سے
نہیں پڑھتے ہیں قرآں غور دل سے

سمجھتے ہیں اسے بے سود وبیکار
نہ دل سے ہیں اس سے سخت بیزار

رسومی طور پر بس مانتے ہیں
نہیں کوئی ضرورت جانتے ہیں

کتبہائے دگر کے سخت مشتاق
مگر قرآن ہے اُن کے لئے شاق

زمانہ سے کیا گم درس فرقاں
تبھی جاتا رہا سب دیں و ایماں

ہوئی کم دولت و توقیر ساری
ترقی پر ہے بس تنگی و خواری

بنا رکھا ہے اسکو محض بکواس
نہیں تفہیم کے جاتی کبھی پاس

مسلمانوں عجب یہ ماجرا ہے
کہ اعراض اسقدر اس سے ہوا ہے

سمجھ آتا نہیں کیا شکوا اتنا
کہ یکساں ہیں نہیں اندھا و بینا

سمجھنے کے لئے قرآن ہے آیا
عجب نور و بیاں ہے ساتھ لایا

ہوا کرتے ہیں جو گمراہ و غافل
نصیحت سے چرایا کرتے ہیں دل

جو خالص وعظ اس قرآن کو پایا
تبھی معنی سے اس کے دل چرایا

خدا فرماتا ہے باصد تواتر
کہ قرآں سے غرض ہے بس تذکر

مبارک نور اور کامل شفا ہے
نصیحت کو فقط حق نے دیا ہے

نہیں مطلب ہے کچھ قرآن کا اور
مگر کرتے رہو تم فکر اور غور

کرو علم و عمل اس کے مطابق
نہ ہو جاؤ مخالف مثل سابق

اگر اس سے یہی غفلت رکھو گے
عذاب دین و دنیا میں رہو گے

ہوا کیا دین اور ایمان تمہارا
کہ قرآں سے ہوا مطلق کنارا

دیگر

کیا ہوا قرآں سے نفرت ہو گئی کیوں — اور مخالف بات سے رغبت ہے کیوں
جسقدر ہے لغو و کذب و افترا — ہر نفس میں اسکی ہے حرص و ہوا
فحش اور جھوٹی کتابیں بیحساب — لا رہی ہیں دین و دنیا کا عذاب
پر انہیں کا ہر نفس میں ذوق ہے — رات دن بیہودگی کا شوق ہے
ذکر گر آئے کہیں قرآن کا — فکر ہو جاتا ہے واں پر جان کا
دل رہے حاضر نہ کچھ ہوش و حواس — جان پژمردہ ہوا اور چہرہ اداس
لاکھ اخبار اور قصہ واہیات — مشغلہ دلچسپ ہیں دن اور رات
پر کلام اللہ سے دلچسپی نہیں — بھاگ جائیں وعظ سے اسکو وہیں
سخت وحشت سننے قرآن سے — رغبت و الفت ہے بس شیطان سے
چونکہ دشمن ہو گئے قرآن کے — اسلئے بندہ بنے شیطان کے
حکم ہے یہ صاف اس رحمان کا — غافل اس سے دوست ہے شیطان کا
ترک قرآں کے لئے باتیں ہزار — ضد معنی پر جو ہا تیں ہزار
پر پڑھیں دایم کتابیں واہیات — فحش و لغو و افترا و ہزلیات
اس کے سو سو نفع بتلاتے رہیں — انکلوں سے دلکو سمجھاتے رہیں
ضد معنی کلام اللہ پر — ہو رہے ہیں بیخبر اور بے بصر
سو سناؤ ایک بھی سنتا نہیں — اسطرف کوئی بھی دل جھکتا نہیں
کیا یہی ہے مدعا تعلیم کا — نام تک جاتا رہے تفہیم کا
کیا نبی تعلیم کرتے تھے یہی — غور مت قرآن پر کرنا کبھی
اس کے معنی کی ضرورت کچھ نہیں — دیکھنا معنی نہ سن پاؤ کہیں
اسکو بے معنی پڑھا کرنا مدام — اس کے معنی کچھ نہیں آئینگے کام
پڑھتے رہنا شوق سے دیگر کتب — ماسوائے قرآن کے لازم ہی سب

اور باتوں کا سمجھنا ہے ضرور / پر نہیں قرآں میں کوئی بھی نور

پڑھتے رہنا شوق سے بس صرف نحو / پر اسے کر دینا دل سے صاف محو

ذرہ بھر اس کا نہ رکھنا تم خیال / اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا کمال

اسکو کر لینا فقط بکواس تم / اور نہ رکھنا اس سے کوئی آس تم

وعظ اور تدریس سے دینا نکال / مطلب اس کا ہے فضول اور محال

کام دیوینگی تمہیں باقی کتب / اسلیئے اس کی نہ رکھنا کچھ طلب

عقل کو اسمیں لگانا مت کبھی / ورنہ تم ہو جاؤگے کافر جبھی

عقل کا اسمیں نہیں ہے کوئی کار / فتنہ ہونگے اس کے معنی سے ہزار

اے مسلمانوں یہی ایمان ہے / کفر کا موجب یہی قرآن ہے؟

حیف ایسے دین اور ایمان پر / کفر جو بڑھتا ہے اس قرآن پر

یہ تو رحمت ہے شفا ہے نور ہے / سخت بدقسمت ہے جو اندھا ہے

یہ کلام پاک ہے حق سب ہیں / اسکے لفظوں میں کوئی دھوکا نہیں

مبہم و مجمل نہیں اس کا بیاں / ہر امر کا صاف دیتا ہے نشاں

مردہ دل میں ڈالتا ہے جان یہ / زندہ کر دیتا ہے سب ایمان یہ

بخشتا ہے وصل رب پاک سے / دور ہے گر اسکو تو پڑھتا رہے

رحمت و نور و بیاں ہے بس یہی / حق تعالیٰ کا نشاں ہے بس یہی

ذکر پاک و دلستاں ہے بس یہی / دستگیر بیکساں ہے بس یہی

مصلح آوارگاں ہے بس یہی / روح افسردہ کی جاں ہے بس یہی

راحت و نور و اماں ہے بس یہی / رب عالم کا بیاں ہے بس یہی

جاں فزائے عارفاں ہے بس یہی / سچی سچی داستاں ہے بس یہی

دلکشائے عابداں ہے بس یہی / اور علاج غافلاں ہے بس یہی

نورِ چشمِ عاقلاں ہے بس یہی
جاں فزائے عارفاں ہے بس یہی

جان بخش عاشقاں ہے بس یہی
دستگیرِ طالباں ہے بس یہی

صادقوں کا حرزِ جاں ہے بس یہی
روح بخش تائباں ہے بس یہی

دلنوازِ طالباں ہے بس یہی
چارہ ساز مومناں ہے بس یہی

دلفزائے عاجزاں ہے بس یہی
دلنوازِ بیدلاں ہے بس یہی

رہنمائے گمرہاں ہے بس یہی
غمگسارِ عالماں ہے بس یہی

کاشفِ رازِ نہاں ہے بس یہی
دلبرِ پیر و جواں ہے بس یہی

ہر بلا میں پاسباں ہے بس یہی
ہادئ راہِ مہناں ہے بس یہی

دل وہ دلدادگاں ہے بس یہی
جاں گدازِ فاسقاں ہے بس یہی

مومنوں کے رزق و عزت کا کفیل
ربِ عالم کی مدد کا ہے وکیل

فاسقوں کو اِس سے نفرت ہو سدا
صادقوں کو اِس سے رغبت ہو سدا

کافروں کے واسطے کرب و بلا
مومنوں کے واسطے نور و شفا

کھینچتا ہے نیک بندوں کو ضرور
پر جو ہیں بدکار وہ رہتے ہیں دور

ظالموں کو اِس سے وحشت ہو سدا
عادلوں کو اِس سے اُلفت ہو سدا

مشرکوں کے واسطے اندھیر ہے
منکروں کے واسطے شمشیر ہے

مخلصوں کے واسطے رحمت ہے یہ
سرکشوں کے واسطے زحمت ہے یہ

دل کی آنکھوں کے لئے ہو صاف نور
پر طلب اور شوق و محنت ہے ضرور

طالبوں کو صاف بتلاتا ہے راہ
کھینچتا ہے زور سے سوئے الٰہ

ہے خدائے پاک کا پیارا کلام
جلد کر دیتا ہے حق سے التیام

آزما لو دیکھ لو اے طالبو
چند ہفتہ شوق سے اِسکو پڑھو

ہر جگہ آئی ہیں اللہ کی نذیر
اور لائی علم و دانش بے نظیر

پھر کیا لوگوں نے از بس ارتداد ‎ پس کیا اپنی کتابوں میں فساد
اِسلیئے وہ شرک سے خالی نہیں ‎ مثل قرآں ہے نہیں وحدت کہیں
ہے یہی تعلیم محفوظ و صحیح ‎ اور تعلیمیں ہیں آمیزش صریح
صاف اُنمیں ہے دروغ و افترا ‎ اُن سے پھر کیونکر ملے راہ صفا
متقی کے واسطے نور و بیاں ‎ ہے یہی قرآن اقدس بیگماں
ہے یہی تعلیم حق اور صاف صاف ‎ مشکلوں کا ہوا اسی سے انکشاف
ظلمتیں ساری اِسی سے دور ہوں ‎ واصل حق اِس سبب سے سب مہجور ہوں
امّی و عالم ہوں یکساں فیضیاب ‎ سب کریں اپنے موافق اکتساب
ہر بشر کے واسطے کافی ہے یہ ‎ ہر مرض کے واسطے شافی ہے یہ
سارے دردوں کے لئے کامل دوا ‎ سب اندھیروں کے لئے کامل ضیا
بس یہی قرآن ہے بے ‎ خوب جانے جسمیں کچھ ایمان ہے
نیک و بد کی بس یہی میزان ہے ‎ حق و ناحق میں یہی فرقان ہے
چشمۂ صدق و صفا قرآن ہے ‎ منبع فضل و ہدا قرآن ہے
جانفزائے مردگاں قرآن ہے ‎ روح دِل پژمردگاں قرآن ہے
حق تعالیٰ کا ہے یہ سچا کلام ‎ دلبر عالم کا ہے اصلی پیام
ذرہ شک کی اِس میں گنجایش نہیں ‎ اِس بنا یک ذرہ آسایش نہیں
خواب غفلت میں پڑے سوتے ہو کیوں ‎ عمر اپنی مُفت میں کھوتے ہو کیوں
شوق دِل سے اِسکی جانب اب جھکو ‎ آنکھ اپنی کھولکر اِسکو پڑھو
دائمی آرام میں آجاؤ گے ‎ معرفت کے نور سارے پاؤ گے
حق تعالیٰ کے بہت ہوگے قریب ‎ جلد تر پہنچاؤ گے اُس کے حبیب
اور ملینگی عزت دنیا و دیں ‎ رحمت و برکات اور فضلِ متیں

ہر طرف کی برکتیں آجائینگی	ظلمتیں سب دور تر ہو جائینگی

اعلان ضروری

مفتاح القرآن۔ جسقدر پہلی طبع میں چھپا تھا ختم ہو چکا اب اور بھی عجیب تر پیرایہ میں اِس کا دوسرا ایڈیشن طیار ہو رہا ہے جو پہلے سے کئی باتوں میں بڑھکر جس نے صاف صاف ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مجید کا بامعنی پڑھنا ہندوستانی طلبار کے واسطے اُردو سے بھی آسان تر ہے معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں اور چھوٹے بچے چار مہینہ میں اسکو ختم کر کے قرآن مجید با ترجمہ بآسانی پڑھ سکتے ہیں

مفید عام۔ جسقدر پہلی ایڈیشن میں چھپی تھی قریب اختتام ہوگئی شایقین جلد جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

تشخیص الامراض۔ یہ عجیب و غریب کتاب ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے شایقین جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

جن صاحبان کی خدمتمیں تذکرۃ القرآن شروع سے پہنچتا ہے اُنکی خدمتمیں عرض ہے کہ تمام رسایل کو محفوظ رکھیں کیونکہ اللہ کریم کے فضل و کرم سے یہ ایک عجیب و غریب تفسیر کا پیش خیمہ ہیں اور خود بھی آیات بنیات کی صحیح اور واضح تفسیر ہیں جن صاحبان کے پاس کوئی نمبر کم ہو وہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منیجر تذکرۃ القرآن سے طلب فرما سکتے ہیں۔

المعلن

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن و مفید عام وغیرہ مقام تراوڑی ضلع کرنال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہو جس میں ہر مرض یا دوا کا حال معلوم
کرنا ہو تو [illegible] لغات کی طرح [illegible] نکالو اور دیکھ لو خواہ اسکا نام کیسا ہی کسی زبان میں آتا ہو یا فارسی یا
عربی یا انگریزی ہمیں اسکی مدد سے معقول طور پر علاج کر سکتے ہو اگر تم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی
بابت پورا حال اور قابل اعتبار امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو جو ہر فن کو لازم ہیں۔ انگریزی
[illegible] مجربات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الوصول اور دیسی ادویہ کی طرف
خاص توجہ رکھی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا وقت ہو سکے جو فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب
حالت صحت میں [illegible] مانع الفقر۔ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی۔ اسکے تتمہ میں اخلاقی اور [illegible] امراض
کا علاج نہایت ہی عجیب اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی جامع اور عظیم الشان
کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں ملتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے
قیمت فی جلد [illegible] کل [illegible] سالانہ خریداران [illegible] اور [illegible] کو
[illegible] نصف قیمت پر دیا جا سکتی ہے

۵ رسالہ اعضائے مخصوصہ — اس میں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک۔ سوزاک و جریان۔ نامردی
[illegible] اسقاط [illegible] علاج [illegible] کے قواعد
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے مقدمہ الاعراض — [illegible]

کے علاوہ [illegible] کی تعریف، اسباب، کیفیت، علامات، امتحان اور تشخیص [illegible]

[illegible] امراض [illegible] امراض العین، امراض [illegible] امراض [illegible]

ہیں کہ [illegible] تشخیص [illegible]

[illegible] کتاب کی [illegible]

اگرچہ پہلے اس کتاب کی نسبت [illegible] کی تعریف اور تشخیص [illegible]

[illegible] اسباب، علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر [illegible]

[illegible] ہے

۱۱۸ [illegible] کے ساتھ

[illegible]

[illegible] شرح ذیل شائع کئے جا سکتے ہیں

[illegible]

[illegible] کے لئے [illegible]

[illegible]

نوٹ — [illegible]

[illegible]

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا و نحشره یوم القیامة اعمی

اور جو شخص میرے ذکر سے منہ پھیر لیگا تو اسکی دنیاوی گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

ماہ مئی سنہ ۱۹۱۳	تذکرۃ القرآن	جلد نمبر ۲

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول - قرانی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالہ کی صورت میں شایع کرنا - قران کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل و اعلیٰ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جنسے قرانی علوم کا رواج ہو -

دوم - قران کی کاملیت و فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اس بیہودہ ضد اور تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور بہی خواہی کو کھو دیا اور تمام قوم کو بالعموم حقیقی صلاحیت - و سعادت سے محروم کر دیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے انکو رسمیات کا پرستار بنا دیا ہے

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور علم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بد اخلاقی - بد دینی - اور بد ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا -

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

دکاتب رسالہ ... [illegible]

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں زحمت فرماکر مشکور فرماویں [illegible]

عجیب وغریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۲۹۹ھ ایک جلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب وغریب بحث ہے
(۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائی باریتعالی کی حقیقت اونکی اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر
(۴) دعای کی حقیقت اور انعامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶)
معاشرت یعنی مرد و عورت کی باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت - (۸) غفلت کے
خطرناک نتایج اور اونکا علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت - اونکی نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنی کی
خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کی پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سوا ہزار
صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف ونحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے - چھوٹے
بچے بھی اسکو چار یا پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں اور بےمعنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے
ہیں - بس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑھیں - پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ
تلاوت کرتے رہیں - ایسی عجیب غذا اور نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوگی
ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے - تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بےمعنی قرآن مجید
پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھا کر با ترجمہ پڑھایا کریں - کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہو کر چلنا سخت نادانی
ہے اگر ایسا ہی کیجئے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات
غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا
ہو جائیں گے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جنسے مدرسہ کی تعلیم میں بھی
مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشاء اللہ تعالے -

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف ونحو عرب پر دو مہینہ میں
حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب - پنج گنج - صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر - ہدایت النحو -

تذکرۃ القرآن — ماہ مئی سنہ ۱۹۱ء

جلد ۲ || نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دعا

ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ط ان اللہ لا یحب المعتدین

اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ پکارو تحقیق اللہ زیادتی کرنیوالوں سے محبت نہیں رکھتا

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ

زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف وطمع کے ساتھ

خوفا وطمعا ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

اُس سے دعا مانگا کرو۔ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے

اِس آیت شریف میں دعا کا حال اور اُسکی قبولیت کے طریق بیان فرمائے گئے ہیں۔ تضرع یعنی گڑگڑانا اور خوف یعنی اپنے گناہوں کی شامت اور خدا کی عدالت سے ڈرنا دعا کیواسطے لازمی امور ہیں۔ جسقدر کوئی دعا اِن دو حالتوں سے خالی ہوگی اُسیقدر قبولیت سے دور ہوگی کیونکہ تضرع میں انتہا درجہ کا عجز نیاز شامل ہوجاتا ہے اور خوف میں اپنی عبودیت و گنہگاری اور خداوند عالم کی

الوہیت اور قدوسیت کا اظہار ہوتا ہے جسقدر تضرع اور خوف کمی انسان میں
ترقی کریں اُسیقدر وہ گناہوں سے پاک ہو کر خدا کی جناب میں مقبول اور پیارا
ہو جاتا ہے۔ برعکس اس کے جو انسان خدا کی طرف سے لاپرواہ اور بے خوف بنا رہتا
ہے اسیقدر متکبر ظالم سرکش اور بدکار ہوتا جاتا اور حدود انسانیت سے جو عجز و نیاز
راست روی اور عبودیت ہیں خارج ہو جاتا ہے۔ جب تضرع اور خوف کی
خوبیوں سے کوئی انسان عاری ہوا تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ انسانیت سے خارج
اور جناب الہی سے مردود ہوگا گویا کہ تضرع اور خوف سے علیحدہ ہونا بدکاری
میں پڑ جانا اور خدا کی حضور میں غیر مقبول ہو جانا ہے چنانچہ آیت مذکورۃ الصدر
میں ایک طرف یہ حکم ہے کہ اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ پکارو
دوسری طرف ساتھ ہی یہ تنبیہ ہے کہ اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست
نہیں رکھتا دوسرے الفاظ میں اس آیۃ کریمہ کا مطلب اسطرح پر بیان کر سکتے
ہیں کہ اپنے رب کو عجز و نیاز گریہ وزاری اور خوف کے ساتھ پکارتے رہو اگر
ایسا نکروگے تو اُن غافلوں اور ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے جو اپنی زیادتیوں
کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ خدا اُن سے محبت کرے پھر دوسرے الفاظ
میں اسکی تشریح اسطرح پر ہے ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا
وادعوہ خوفا وطمعا یعنی اصلاح کے بعد زمین میں فساد نکرو اور خوف
وطمع کے ساتھ اللہ سے دعائیں مانگا کرو۔ پھر اور پیرایہ میں آیندہ الفاظ اس
مطلب کو اور بھی صاف کرتے ہیں۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین
تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے۔ رحمت الہی جو دعاؤں کی قبولیت
کا موجب ہوتی ہے اُسکی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ نیکی کرنے والوں کے
قریب ہے جب کوئی نیک بندہ اللہ کو پکارے تو رحمت الہی اُسکی قبولیت

کے واسطے حرکت میں آجاتی ہے۔ الغرض مومن متقی اور نیک ہونا گریہ وزاری اور عجز و نیاز کے ساتھ دعائیں مانگنا قبولیت کے واسطے لازمی امور ہیں برعکس اِس کے بدکاری اور ظلم کی حالتمیں جو دعائیں لاپروائی اور بیدلی کے ساتھ کیجائیں وہ قبولیت حاصل نہیں کر سکتی چنانچہ آیتہائے مذکورۃ الصدر ہیں الفاظ ذیل اِس کے شاہد ہیں ان اللہ لا یحب المعتدین تحقیق اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا قرآن مجید جو ہر ایک روحانی مسئلہ کو طرح طرح کی تمثیلات اور ہر طرح کے پیرایوں میں صاف اور روشن کرنا چاہتا ہے اور مقامات میں اِس مسئلہ کی تشریح اسطرح پر فرماتا ہے۔ وما للظالمین من انصار ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین اللہ بدکاروں کو کامیابی کے راستہ نہیں دکھاتا ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین اللہ ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا وما دعاء الکافرین الا فی ضلل نافرمانوں کی دعا بس بھٹکتی رہتی ہے جیسے کوئی راہ سے بھٹکا ہوا مسافر منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا اسیطرح کسی ایسے شخص کی دعا جو خدا کو نہیں مانتا کسی قبولیت کو نہیں پہونچتی یہی وجہ ہے کہ ظالم اور بدکار قومیں جو خدا کی نسبت ایمان صحیح نہیں رکھتی اور اصلاح نفس وعبودیت کے راستوں سے دور ہیں اپنی دعاؤں کو بے اثر دیکھکر اُنکی قبولیت سے ہی انکاری ہو گئی ہیں اور دعا کو محض عبادت سمجھتی ہیں یہ بے ایمانی کا دوسرا درجہ ہے اوّل درجہ تو وہ ہے کہ خدا کی ہستی ہی سے انکار کیا جاوے دوئم درجہ یہ ہے کہ اُسکو کارخانہ عالم کیطرف سے بے اختیار محض یا معطل مانا جاوے۔ پاک بندوں کی مخلصانہ دعائیں ضرور جناب الٰہی تک پہنچتی اور مناسب جواب حاصل کرتی ہیں یہ ایک پس پردہ مکالمہ ہے جو مومن بندہ اور اُس کے رب کے

درمیان ہوتا ہے یہ ایک روحانی ملاقات ہے جو پاک روح کو اس کے مولا کے ساتھ ہوتی ہے ادھر سائل پورے یقین اور ایمان کے ساتھ اپنے عجز و نیاز اور توبہ و استغفار کو رحیم و کریم مالک کے آگے پیش کرتا ہے اُدھر خداوند عالم کی رحمت کامیابی کی صورت یا مناسب تشفی سے اسکی دلداری کرتی ہے نصرت الٰہی کے مشاہدات اپنی زندگی میں معائنہ ہو کر مومن کے یقین کو روز بروز ترقی ہوتی اور معرفت بڑھتی ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب اور کوئی قوم ایسی نہیں جسکی آسمانی کتابوں میں دعا کی تعلیم نہ ہو بلکہ کوئی فرد بشر بھی ایسا نہیں جو دلگداز مصائب اور جانسوز تکالیف کے وقت خود بخود اپنے رب سے مدد اور معافی کا خواستگار نہ ہوتا ہو۔ ہاں یہ تو ضرور ہے کہ سعید اور خدا ترس لوگ تو بات بات میں اپنے رب کو پکارتے اپنے آپ کو ناچیز اور ناتواں خیال کر کے اُس قادر مطلق کی مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ہر ایک حاجت میں اور ہر ایک دُکھ میں جو ضرورت ہو اُس مولا سے چاہتے ہیں کوئی دنیاوی تکلیف یا حاجت ہو یا دینی ہر ایک امر میں خدا سے دعائیں مانگتے ہیں۔ اِن لوگوں کا حال بعینہ ایک معصوم بچہ کے مشابہ ہوتا ہے جو ہر ایک ضرورت کے وقت رو دیتا اور ماں ماں کر کے پکارتا ہے ایسے ہی یہ خدا کے پیارے اپنے محبوب اور مولائے حقیقی کو بھی ہر ضرورت کے وقت پکارتے ہیں اور جیسے ماں شفقت و رحمت کے ساتھ اپنے معصوم بچہ کی کارسازی کرتی ہے ویسے ہی رب العالمین کمال شفقت و رحمت کے ساتھ اپنے عاجز بندے کی کارسازی کرتا ہے۔

دوئم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عموماً غفلت اور لاپرواہی میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی طاقتوں اور کوششوں کو اپنے واسطے کافی سمجھتے ہیں معمولی حالتوں میں کبھی خدا کو یاد نہیں کرتے مگر غیر معمولی حالتوں میں ضرور اُسکی طرف جھکتے دعائیں

مانگتے نذر و نیاز مانتے اور اُس کے پاک بندوں سے دعا کا سوال کرتے ہیں جبتک یہ لوگ خود توبہ و استغفار نہ کریں اپنے مالک کے آگے درد دل اور عجز و نیاز کے ساتھ نہ روئیں اُسوقت تک کوئی قبولیت حاصل نہیں کر سکتے اِس لئے یہ لوگ دعاؤں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے مگر مصیبت کے وقت فطرتی ایمان اندرونی طور پر جوش مار کر خدا کی طرف اُنکو ضرور جھکا دیتا ہے۔

سوئم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو معمولی تکالیف میں بھی خدا کی طرف نہیں جھکتے اور نہ کوئی اُس سے مدد مانگتے ہیں مگر جب نا قابل برداشت تکالیف اُنکے سر آپڑتی اور اُن کے گھمنڈ خودروی اور بے نیازی کو توڑ کر دلوں کو شکستہ و مایوس کردیتی ہیں اُسوقت یہ بھی خدا کے آگے رونے لگتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔

الغرض کوئی مذہب آسمانی ایسا نہیں جسمیں دعاؤں کی تاکید نہ ہوا اور کوئی فرد بشر ایسا نہیں جس کی فطرت ایک نہ ایک وقت اُسکو دعاؤں کی طرف نہ جھکاوے پھر وہ انسان کیسا لامذہب اور فطرت انسانی و مشاہدات جاودانی طرف سے کیسا جاہل ہے جو دعاؤں کو فضول یا غیر مقبول خیال کرتا ہے اور وہ قوم کیسی نادان ہے جس نے عدم قبولیت دعا کو اصول ایمانی میں سے قرار دیا ہے۔

تمام عالم میں دعاؤں کی آواز ہے بچہ جوان اور بوڑھے سب خدا کو پکارتے ہیں علم والے اور بے علم سب کے سب فطرتاً دعا کی اصلیت کے قابل ہیں سارے مذہب اور ساری قومیں خدا سے دعائیں کرتی ہیں۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ ایک لوگ دکھ اور سکھ تنگی اور فراخی میں ہر ایک ضرورت کے وقت خدا کی مدد ہدایت اور رحمت کے طالب رہتے ہیں اور ایک لوگ تھوڑی تھوڑی تکالیف کیوقت اور ایک لوگ سخت مصائب کیوقت۔ پھر کیا ایسا ایمان جو کم و بیش ہر ایک فطرت میں موجود ہے باطل ہے؟ تو پھر ماننا چاہئے کہ تمام علوم متعارفہ اور

فطرتی عقائد باطل ہیں اور ساتھ ہی ماننا چاہیے کہ تمام علوم انسانی باطل ہیں کیونکہ تمام علوم کی بنیاد علوم متعارفہ اور فطرتی عقاید ہوتے ہیں۔ الغرض دعاؤں کو بے حقیقت سمجھنا دہریت یا سوفسطائی کا ایک شعبہ ہے یا بے ایمانی و بدکاری کا ایک نتیجہ۔

دعاؤں کی قبولیت سے انکار
خلاف دیں و فطرت کا ہے اظہار

سعیدوں کی رفیق دم دعا ہے
عبودیت کا خاصہ التجا ہے

خدا داتا ہے اور انساں گدا ہے
عبادت کا یہی تو مدعا ہے

دعاؤں سے ہو قربت اور رحمت
خدا کی مغفرت اور فضل و نصرت

دعا ہر ایک فطرت کی صدا ہے
ہر اک دُکھ میں اِسی کا آسرا ہے

دعا سے جو کوئی کرتا ہے انکار
سمجھ لو ہے وہ غافل اور بدکار

سعادت جب تلک انساں میں قایم
کراتی ہے دعائیں رب سے دایم

تکبر اور رعونت اور جہالت
دعاؤں سے کرا دیتی ہیں نفرت

دعا تو مغز ہے ہر بندگی کا
سہارا ہے بہت یہ زندگی کا

دعا میں سستی و انکار و غفلت
یہ کرتے ہیں حماقت کی دلالت

نہیں کرتا ہے جو اللہ کو یاد
وہ ہو جاتا ہے بس بدکار و برباد

دعا سے رحمت خالق ہو شامل
دعا سے دین اور ایماں ہو کامل

بڑھے اِس سے خلوص و نور عرفاں
زیادہ دم بدم ہو دین و ایماں

خدا کی ہو مدد اور فضل و رحمت
ملے مقصد ٹلے رنج اور زحمت

دعا میں شرط ہے اخلاص و زاری
گداز و درد و خوف و انکساری

خدا کا خوف ہو خلقت پہ شفقت
نفس میں جوش ہو اور دل میں رقت

دعا میں ہو اگر کچھ بے نیازی
نہیں ہوتی ہے اُس سے کارسازی

جو ہوں ناحق و بے معنی دعائیں | اجابت حق تعالےٰ کی نہ پائیں
یونہی برباد اور بیکار جائیں | سراسر زحمت و نقصاں لائیں
جو ہو مغرور یا جبار و کذاب | دعاؤں میں نہ ہووے اسکی ایجاب
دعا کو فطرتاً سب جانتے ہیں | قبولیت کو اسکی مانتے ہیں
کوئی بے علم ہو یا علم والا | وہ قایل فی الحقیقت ہے دعا کا
کوئی ہر وقت کرتا ہے دعائیں | کوئی اسوقت جب آئیں بلائیں
غرض خالی نہیں کوئی دعا سے | تنفر اس سے ہے نفرت خدا سے
نہ کوئی قوم و مذہب ہے نہ انساں | نہیں جس میں دعا پر کوئی ایماں

الغرض دعا ایک ایسا فطرتی امر ہے کہ دنیا کا کوئی ملک یا شہر اور گانوں تو درکنار کوئی گھر بھی ایسا نہیں جس میں دعا پر فطرتی ایمان ہونے کا ثبوت نہ ملتا ہو کہیں بڑے چھوٹوں کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور کہیں چھوٹے بڑوں کے حق میں کہیں نوکر اپنے آقاؤں کے حق میں اور کہیں آقا اپنے نوکر کے حق میں کہیں دوست دوست کو دعائیں دیتا ہے اور کہیں دشمن کو دشمن بد دعائیں سلام گڈ مارننگ جیتے رہو خوش رہو اسی فطرتی ایمان کا ظہور ہیں تمام زبانوں میں خدا تعالیٰ کے نام قاضی الحاجات۔ مجیب الدعوات۔ رحیم و کریم۔ ذو الفضل العظیم ۔ داتا بخشنہار اور غفار ہیں۔ یہ اسمائے الٰہی بھی قبولیت دعا کی طرف صاف دلالت کرتے ہیں پھر ایسے عام یقین سے عمداً انکار کرنا جسپر تمام بنی نوع کی فطرتیں۔ زبانیں۔ رسومات اور عبادات شاہد ہیں اور جسپر تمام آسمانی تعلیموں کا اتفاق ہے کیسی جہالت ہے کیا یہ سب کچھ باطل ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دعا کی قبولیت سے انکار کرنا اس امر کا اقرار ہے کہ اُس کا ایمان اللہ کریم کی نسبت ناقص یا کالعدم ہے یا غفلت و بدکاری کذب و ریا اور ظلم و

وتکبر کی وجہ سے ایسا مردود ہوگیا ہے کہ خدا کی جناب میں اُس کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اِسلئے قبولیت دعا سے انکار کر بیٹھا ہے۔ اپنے آقا سے انعامات کی اُمید اُس نوکر کو ہوتی ہے جو خلوص اور خوشدلی کے ساتھ خدمت کرتا رہا ہو اور ہمیشہ ہر طرح پر اُسکو خوش رکھا ہو۔ جو نوکر اپنے آقا کی مرضی کے خلاف چلے اُسکو بخیل بے رحم اور ظالم خیال کرتا رہے اور اپنی بدظنی بے ایمانی اور بدچلنی سے ہمیشہ اُسکو ناخوش رکھے وہ اُس سے انعامات کی کیا امید کرسکتا ہے وفادار خیرخواہ مستعد اور فرمانبردار نوکر کو اپنے آقا سے ہر طرح کی بھلی اُمید ہوتی اور اُسکی التجائیں قبول ہوتی ہیں برعکس اُس کے بیوفا بدخواہ سُست اور نافرمان نوکر کو ہمیشہ اپنے آقا سے خوف رہتا اور اُسکی التجائیں بجائے قبولیت کے اور نفرت اور غضب پیدا کرتی ہیں یہی حال نیک اور بد کی دعاؤں کا ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ان الذین اٰمنو والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولٰئك یرجون رحمت اللہ ؕ واللہ غفور الرحیم ۝ تحقیق جو لوگ ایمان پر قایم رہتے خدا کے واسطے وطنوں کو چھوڑتے اور جان و مال سے ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی اُمید کرتے ہیں کیونکہ اللہ غفور اور رحیم ہے اِس آیت سے ظاہر ہے کہ قبولیت دعا کے واسطے سب سے پہلے صفات باری تعالیٰ پر صحیح ایمان ہونا اور پھر اُس ایمان کے مطابق اپنے عقاید اعمال اور عادات کو درست رکھنا ضروری ہے جو قوم خدا کو معطل یا نادار یا بے اختیار محض مانے وہ اُس کے فضل وکرم کی کیا اُمیدیں کرسکتی ہے دویم درجہ پر خوشنودی رب العالمین کے واسطے تکالیف اُٹھانا اور ہر طرح کی محنت برداشت کرنا ضروری ہیں خواہ وطن چھوڑنا پڑے یا جنگ وجدال تک کا سامنا ہو کسیطرح احکام الٰہی سے باہر نہ جائے الغرض جو لوگ ایمان واعمال اور جدو

کے ساتھ خدا کے سچے بندے اور سچے پرستار بنے رہتے ہیں وہی رحمتِ الٰہی کے اُمید وار ہوتے اور اُنہیں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ کریم کے دو اسمائے ہیں جو قبولیت دعا کے موجب ہوتے ہیں اول غفور دوئم رحیم غفور کے معنی ہیں بہت بخشنے والا اور رحیم کے معنی بہت رحم کھانے والا۔ جب کوئی مومن بندہ اپنے خدا سے کچھ مانگتا ہے تو اُسکی غفاری بہت سارے گناہوں کو بخشدیتی ہے۔ ساتھ ہی اُسکی رحمت حرکت میں آکر اُسکی دعا کو قبول فرماتی یا کسی اور بہتر طریق سے اطمینان کردیتی ہے۔ اِسطرح پر ایک بایمان سایل اُن انعامات کا مستحق ٹھہرجاتا ہے جو کمی محنت یا شامتِ اعمال کی وجہ سے اُسکو نہیں مل سکتے تھے۔ یہی سلسلہ ہم دنیاوی معاملات میں بھی شب و روز ملاحظہ کرتے ہیں۔ ایک وفادار نوکر کی کسی سستی یا غفلت سے اگر اُس کا آقا ناراض ہوکر اُسکی ترقی کو روک لے تو اُسکی توبہ اور التجا کرنے پر فوراً بخشدیتا اور فراخ دلی کے ساتھ اپنی حدِ اختیار کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ پھر خدا کی بخشش اور رحمت تو بے حد و بے انتہا ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے **لا تقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاہ** اللہ کی رحمت سے نا امیدی مت کرو۔ تحقیق اللہ تمام گناہوں کو بخشدیتا ہے ہمارے ایمان اور اعمال کیسے ہی خراب کیوں نہوں اور جناب باری سے ہم کیسے ہی مردود کیوں نہ ہوگئے ہوں ہمیں مایوس نہونا چاہیئے کیونکہ وہ تمام گناہوں کو بخشدیتا اور رحمت بھیجنے کے واسطے طیار ہوتا ہے۔ قبولیت دعا اور رحمت کے بایج ہمارے گناہ ہوتے ہیں مگر جب اللہ کریم تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے پھر کیوں مایوس ہوں۔ رحمت الٰہی سے مایوس ہونا گمراہی کی دلیل ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے **ومایقنط من رحمت ربہٖ الا القوم الضالون۔** اپنے رب کی رحمت سے کوئی نا اُمید نہیں ہوتے مگر گمراہ لوگ

اُس قوم کے دین اور عقل پر افسوس جو خدا کو بخشش اور رحمت کے صفات میں بے اختیار مانتے اور دعاؤں کو محض ایک طریق عبادت خیال کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک دعائیں ایک قسم کی جھوٹی عبادات ہیں۔ یہ نتیجہ اُس بیجا تصرف کا ہے جو محجوب اور بیدین لوگوں نے کلام الہی کی تفسیر میں کیا۔ ؎

خود جو ہیں مردود دربارِ خدا وہ کیا کرتے ہیں انکار دعا

رحمت و فضلِ خدا سے دور ہیں بے خبر ہیں بے بصر بے نور ہیں

اسقدر عام تمہید کے بعد ہم مضمونِ دعا کو چند اشکال کی صورت میں بیان کرتے ہیں:۔

۱ دعاوں کی قبولیت کا ایمان ہر ایک انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ سعیدوں میں یہ ایمان زندہ رہتا اور ہر ایک چھوٹی بڑی ضرورت کے وقت اُنکو کامل یقین کے ساتھ خدا کی طرف جھکاتا ہے برعکس اِس کے سعید مومن کی یہ ایک بڑی پہچان ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے خدا کی نصرت مغفرت اور رحمت کا طالب بنا رہے۔ جسقدر انسان دنیا پرست غافل اور جناب الہی سے دور ہوتا جاتا ہے اُسیقدر یہ ایمان ضعیف اور بیجان ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ پردے

درجہ کے بدبخت لوگوں میں بلا انتہا درجہ کے دکھ اور مصیبت
کے ظاہر نہیں ہوتا۔

چنانچہ یہ ایمان نیک و بدلوگوں میں مختلف درجوں پر ہم شب و روز خود مشاہدہ کرتے ہیں کوئی قوم تو کیا کوئی فرد بشر بھی ایسا نہیں جو ایک نہ ایک وقت اپنے خدا سے امداد اور مشکلکشائی کا خواستگار نہوتا ہو اسکی تمثیلات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ایک طرف انبیا علیہم السلام اور اُن کے سچے تابعین کا گروہ ہے جو بات بات میں اپنے رب سے دعائیں مانگتا ہے۔

حاملان عرش پکارتے ہیں۔ ربنا وسعت کل شیئا رحمۃً وعلماہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر ایک شے میں پھیلا ہوا ہے آدم علیہ السلام کی دعا ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ اے ہمارے رب ہمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نکرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور تباہ ہو جاویں۔ نوح علیہ السلام دعا کرتے ہیں۔ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ اے میرے رب تو زمین پر کافروں کا کوئی مُلک نہ رہنے دے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ رب اجعل ھذا البلد امنا وارزق اھلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاخرط اے میرے رب تو اِس شہر مکہ کو با امن بنا اور اُس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھیں اُنکو پھلوں کا رزق دے۔ شعیب علیہ السلام کی دعا ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق۔ اے ہمارے رب تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق حق فیصلہ کردے صالح کی دعا ہے ربنا ھب لنا

من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین اے ہمارے رب تو ہماری بیبیوں اور
ہماری اولاد میں سے قرۃ العین عطا کر۔ یونس کہتے ہیں رب انی ظلمت نفسی
اے میرے رب تحقیق میں نے ہی اپنے نفس پر ظلم کیا۔ حضرت سلیمانؑ کی دعا ہے
رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ اے میرے رب تو
میری مغفرت کر اور مجھکو ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کو نہ پہنچ سکے حضرت مسیح
علیہ السلام کی دعا ہے ربنا انزل علینا مائدۃ۔ اے ہمارے رب تو ہم پر
ایک خوان نازل کر۔ اصحاب کہف کی دعا ہے۔ ربنا اتنا من لدنک
رحمۃ۔ اے ہمارے رب تو ہم پر اپنی جناب سے رحمت بھیج۔ انکے علاوہ
اور ہزارہا متفرق دعائیں ہیں جیسے ربنا انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا
ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا و لا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا و لا تحملنا ما لا طاقت لنا بہ واعف عنا واغفرلنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا
واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا۔ الغرض ربنا اور ربی کی پکار سے
تمام قرآن بھرا ہوا ہے دوسری طرف دنیا پرستوں بدکاروں اور ملحدوں کا گروہ
ہے جسکی مثال فرعون اور اس کا گروہ ہے۔ بشدت مصیبت کیوقت وہ بھی
موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے خواستگار ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو
رسالجات مارچ و اپریل ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۰۴ سے پھر ایک عام مثال کے طور پر قرآن مجید
فرماتا ہے۔ اذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجھم
الی البر اذا ھم یشرکون۔ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تب اللہ کو دینی اخلاص
کے ساتھ پکارتے ہیں مگر جب ہم ان کو صحیح سلامت خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تب
فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔

۲- دعاؤں کی قبولیت سے معرفت ترقی پکڑتی اور ایمانی اصول یقینی صورت میں متبدل ہو جاتے ہیں۔

جب ایک مومن بندہ اپنے رب کو کسی ضرورت یا کسی مشکل کے وقت پکارتا ہے تب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سن رہا ہے پھر اور زیادہ اُمید خلوص اور عجز کے ساتھ پکارتا ہے تب پہلا احساس اور بھی تیز ہو جاتا اور اُسکو اپنی دعاؤں میں زیادہ پُر جوش بنا دیتا ہے آخر کار رب العالمین جو ارحم الراحمین ہے کمال فضل اور رحمت کے ساتھ اُسکو خواب یا الہام کے ذریعہ سے جواب دیتا ہے یہ جواب ایسا تسلی بخش ہوتا ہے کہ سائل کو ایسا یقین کامل ہو جاتا ہے جیسا کہ حواس ظاہری کے احساس پر یعنی جسقدر آنکھوں سے دیکھی ہوئی شے یا کانوں سے سُنی ہوئی آواز کے واقعی وجود پر پورا یقین ہوتا ہے ویسا ہی اس باطنی اطلاع کی صداقت پر کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ جب بار بار اپنی دعاؤں کے جواب میں یقینی امور مشاہدہ کرتا ہے تب باری تعالیٰ کی صفت رحمت کے عجیب عجیب خواص اُسکو معلوم ہوتے جاتے ہیں اپنے تجربہ سے وہ دیکھتا ہے کہ کن کن باتوں سے خدا خوشنود ہوتا اور کن کن باتوں سے ناراض ہوتا ہے کن حالتوں میں اُسکی دعا کو جلد تر قبولیت حاصل ہوتی ہے اور کن حالتوں میں دیر میں اور کن حالتوں میں کوئی جواب نہیں ملتا اسطرح پر تمام اصول ... اور حقیقت واقعی طور سے معلوم ہوتی جاتی ہے۔ صفائی علوم کے ساتھ اخلاص محبت وفا صبر شکر رضا اور تسلیم کی قوتیں بھی ترقی پکڑتی ہیں اور وہ خوب سمجھتا ہے کہ ایک وقت خدا تعالیٰ سے مانگنے کا ہے اور ایک وقت اُسکی رضا پر صبر و شکر کرنے کا ایک وقت اُس کے انعامات سے مسرور اور ممتاز ہونے کا ہے اور ایک وقت ابتلاؤں

میں وفاداری اور تسلیم ظاہر کرنے کا۔ الغرض ایسا مومن اپنے خدا سے بار بار ملتا ہمکلام ہوتا اور دین کے راستوں میں بیناؤں کی طرح چلتا ہے برعکس اس کے جو مقبول نہیں وہ خدا سے دور ہے اور دین کے راستوں میں اندھوں کی طرح چلتا ہے۔ اسطرح پر دعاؤں کا سلسلہ حصول رشد و سعادت کا موجب ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی والیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ اگر میرے بندے تجھسے میری بابت سوال کریں پس انکو جواب دے کہ میں قریب ہوں۔ دعا کرنیوالا جب مجھے پکارے میں اسکو قبول کرتا یا جواب دیتا ہوں پس میرے بندوں کو چاہیئے کہ مجھسے دعائیں مانگا کریں اور مجھپر ایمان رکھیں تاکہ وہ رشد حاصل کریں۔ یہ یاد رہے جیسا کہ ہم تمہید میں بیان کر آئے ہیں کہ قبولیت دعا کے واسطے صحت ایمان استغفار توبہ صبر اور عجز و نیاز ضروری ہیں چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ لفظ عبادی سے اپنے بندوں کو مخاطب کرتا ہے قریب اور مجیب ہونے کا اظہار فرماتا ہے اور دعا کرنے والے کو لفظ الداع سے عام نہیں رہنے دیا بلکہ الف لام سے مخصوص کر دیا ہے اور آیات قرآنی اس مسئلہ کو اور زیادہ واضح کرتی ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ فاستغفروہ ثم توبوا الیہ ط ان ربی قریب مجیب ٥ خدا سے استغفار کرو اور اس کی طرف جھک جاؤ کہ تحقیق میرا رب قریب اور مجیب ہے ایک اور مقام پر ارشاد ہے یاایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ط ان اللہ مع الصابرین۔ اے مومنو اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہا کرو کہ تحقیق اللہ صابریں کے ساتھ ہے۔

۳۔ صفات باری تعالیٰ میں سے اجابت دعا ایک

ایسی صفت ہے جو عفو رحم اور مغفرت کا مظہر بنتی اور
اور اولیاء کرام کی زندگی میں عجیب در عجیب کرشمہ دکھلاتی ہے

امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود اپنے رسالہ برکات الدعا میں فرماتے ہیں "دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل اُمید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کیساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اُسکی روح آستانہ پر سر رکھدیتی ہے اور قوت جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس دعا کا اثر اُن تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اُس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے۔ تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت

ہو چکی ہے۔ کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی
باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرام
فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے
خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اسکی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کے بعض
اقسام کی حقیقت بھی دراصل **استجابت** دعا ہی ہے۔ اور جسقدر ہزاروں
معجزات **انبیاء** سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ **اولیاء** کرام ان دنوں
تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اُنکا اصل اور منبع یہی **دعا** ہے۔ اور اکثر
دعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں
وہ جو **عرب** کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے
تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ
پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف
جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس
سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟۔

وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔

اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اُس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم
صل و سلم و بارک علیہ و آلہ بعدد ھمہ و غمہ و حزنہ لھذہ الامۃ
وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

قرآن مجید سے تاثیرات دعا کی بابت یہانتک ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی
شخص مصائب میں گرفتار ہوتا ہے یا کوئی قوم خراب حال ہو جاتی ہے

اُس مصیبت اور تباہی کے وقت جو دعائیں زار زار اور بے اختیار اُنکے سوہوں سے نکلتی ہیں وہ ایک نہ ایک وقت ضرور اپنا اثر کرتی اور زمانہ کا تختہ پلٹ دیتی ہیں۔ یہی سلسلہ دعا ہے جو مغلوب کو غالب اور زیر دست کو زبردست بنا دیتا ہے۔ اور عروج اور غلبہ کے وقت میں عموماً لوگ لاپرواہ متکبر سرکش اور ظالم بنجاتے ہیں اسلئے دعائیں اُن سے چھوٹ جاتی اور یہ لاپرواہی اُن کے زوال کا موجب بنتی ہے برعکس اس کے جو لوگ تباہی اور مظلومیت کی حالت میں ہوتے ہیں وہ عموماً کثرت سے اپنے خدا کو پکارتے ہیں اسلئے آخرکار اُنکی آہ وزاری مقبول ہوکر عروج کا باعث بنجاتی ہے یہ سلسلہ عروج وزوال کا کنبوں خاندانوں اور قوموں میں اس کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ یہ بات ضرب المثل ہوگئی ہے "ہر بات کا انت ہے" یعنی انتہائے زوال کے بعد عروج اور انتہائے عروج کے بعد زوال شروع ہو جاتا ہے اصل راز اس شخصی اور قومی عروج وزوال کا دعا اور غنا ہے۔ کسی بزرگ کا شعر ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ✤ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

قرآن مجید ان تصرفات الٰہیہ کی نسبت اسطرح فرماتا ہے۔

اَمَّن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالٰہ مع اللہ ط بھلا کون ہے جو بیقرار کی سنتا ہے جسوقت وہ اُسکو پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کردیتا اور تمکو زمین کے خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت کا دور ہونا اور زمین میں عروج پانا اضطراری دعاؤں سے شروع ہوتا ہے یہ تمام قدرت اللہ کو ہے جس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں اور یہ مسئلہ بھی ایسا صاف اور بدیہی کہ ہر ایک انسان اپنے دل سے سوال کرکے اس نتیجہ کو پہنچ سکتا ہے اسیواسطے

یہ تمام حقیقت سوال کی صورت میں بیان فرمائی گئی ہے تاکہ ہر ایک سمجھدار آدمی خود سوچے اور سمجھے۔

(۴) جو لوگ دعائیں نہیں مانگتے وہ سخت غافل بیدین اور بدکار ہو جاتے اور اُن تعلقات باطنی سے محروم رہجاتے ہیں جو مومن بندہ کے واسطے رفع الی اللہ اور ازدیاد بصر کا موجب ہوتے ہیں

جو شخص خدا سے کچھ نہیں مانگتا وہ عبودیت کی حقیقت اور رب العالمین کے رحمت و فضل سے ناآشنا محض ہے انسان کی کیا حقیقت ہے جو اپنے رب سے لاپرواہ بنا رہے ہم ظاہری سلسلوں میں بھی جو باطنی قواعد کا نمونہ ہیں یہی دستور دیکھتے ہیں کہ جو ماتحت اپنے افسر کو حقیر یا بے اختیار یا بخیل یا موذی خیال کرکے اُس سے کسی قسم کی فیض کی اُمید نہ رکھے اور نہ کبھی اُس سے کوئی سوال کرے بلکہ سوال کو لاحاصل ہتک خیال کرتا رہے وہ کبھی اپنے افسر کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا اور اُن تمام فیوض سے محروم رہجاتا ہے جو اُسکی نسبت حسن ظن رکھنے اچھی خدمات کرنے اور دلجوئی کرنے سے حاصل ہو سکتے تھے اور عموماً لاپروائی بڑھتے بڑھتے تنفر کو پہنچ جاتی ہے جو مخالفت اور نقصانات کا موجب ہوتی ہے پھر جب ایک ناچیز انسان اپنی لیاقتوں اور قوتوں پر متکبر اور سرکش بنا رہے اور رب العالمین کی کچھ حقیقت نہ سمجھے نہ اُس سے دعاؤں کی قبولیت کا یقین کرے اور نہ اُس سے فیوض و انعامات کی توقع رکھے تو پھر اُس کا کیا دین اور کیا ایمان ہے اور خداوند عالم کو اُسکی

کیا پرواہ ہے۔ عموماً دنیا پرستوں جاہلوں غافلوں متکبروں اور بدکاروں کا یہی حال ہوتا ہے کہ اپنی کمائی پر مست عیش و تنعم میں غرق اور دنیاوی شغلوں میں خدا سے بیخبر رہتے ہیں پھر رب العالمین کو کچھ نہیں سمجھتے اور محض حیوانی زندگی بسر کرتے ہیں گاؤ خر کی طرح سوائے شکم سیری کے کچھ خیال انکو نہیں آتا بلکہ حیوانوں سے بھی پرے ہو جاتے ہیں قرآن مجید میں نوح علیہ السلام ایسے غافلوں اور بدکاروں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں مالکم لاترجون للہ وقارا تمھیں کیا ہوگیا کہ اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں نہیں رکھتے ایک اور جگہہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مایعبئو بکم ربی لولا دعاؤکم لوگو اگر تم دعائیں نکرو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ پھر ایک اور جگہہ پر قرآن کریم فرماتا ہے انلزمکموھا وانتم لہا کارھون۔ کیا ہم تمھارے شامل حال انعامات اور برکات کردیں جبکہ تم کراہیت کرتے ہو۔

تو اے بندۂ ناتواں چیز کیا ہے
چو ہے مالک الملک و خلاق عالم
ہو چاہے تو یکدم میں برباد کردے
جو چاہے تجھے سخت بیمار کردے
کھیت کھیت و باغات سارے سکھا دے
زمیں اور پہاڑوں کو تھرتھر ہلادے
وباؤں سے ادمی پہ لاوے تباہی
نہیں اسکی پرواہ کچھ بھی سمجھتا
تو ہے کون تو بھی کیا ایک بندہ خدا کا
تو رکھتا ہے لوگوں سے اُمید ہر دم

مالک سے بیفکر ایسا ہوا ہے
قدیر اور عزیز اور رزاق عالم
دکھوں سے ترے گھر کو اور دل کو بھردے
تونگر سے یکدم میں نادار کردے
زمانہ کو خشکی سے دکھ سے رلا دے
مکانات عالی دھڑا دھڑ گرادے
ہزاروں کو یکدم میں کردیوے راہی
خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا
بھلا کیا تجھے حاکم ارض و سما کا
نہیں یاد یکدم خداوند عالم

سوالات کرتا ہے انساں سے تو
نہیں مانگتا کچھ بھی رحماں سے تو

بھلا کیا خدا کمتر انساں سے ہے
کہ مایوس و بےفکر رحماں سے ہے

خلایق کے در پر پڑا پھر رہا ہے
اُمید اور خوف اُن سے ہی کرتا ہے

مگر رب سے مایوس بیزار ہے تو
اسی وجہ سے تنگ اور خوار ہے تو

دعا اور عبادت سے ہے عار تجھکو
فیوضِ خدا سے ہے انکار تجھکو

وہ ہے صاحب مغفرت اور رحمت
وہی دیوے عزت وہی دیوے ذلت

نہیں اس کے حکموں میں مختار کوئی
نہیں کر سکے اُس سے تکرار کوئی

نہ مانگے اگر تو خدا سے دعائیں
رہے سخت بیدین و آئیں بلائیں

رہے دور اللہ کی مغفرت سے
محبت کرے ظلمت و شیطنت سے

سیاہی ترے دل پہ چھائی رہے بس
مصیبت سدا تجھ پہ آتی رہے بس

خرابی رہے دین و ایماں میں تیرے
بدی کی طرف تجھکو شیطان پھیرے

یہاں اور وہاں سخت اندھا رہے تو
ہمیشہ کو بھر دکھ سے روتا رہے تو

نہ ہو تجھکو حاصل محبت خدا کی
نہ نصرت خدا کی نہ رحمت خدا کی

رہے بیخبر دل کے انوار سے تو
پڑے دور نیکوں کے اطوار سے تو

ارے بیخود و سرکش و مست و جاہل
دعاؤں میں یک لحظہ بھی ہو نہ کاہل

تو رکھ ورد ہر وقت اچھی دعا کا
کہ بندہ ہے محتاج ہر دم خدا کا

نہ رکھ اپنے سوالات سے اتنا تکبر
نہ کر ایسے آقا سے بیجا تنفر

خدا کا نہیں اسمیں کچھ بھی بگڑتا
بگڑتا ہے جو کچھ تیرا ہی بگڑتا

۵- دعاؤں کا قبول نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مشرک ہے یا غفلت اور بیراہی کی وجہ سے جناب الٰہی

میں اُسکو قبولیت حاصل نہیں ایسے شخص کو توبہ
واستغفار کے ساتھ خداوند عالم کو پکارنا چاہیئے۔
چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وما دعاء الکافرین الا فی ضلل۔ خدا سے
منکروں کی دعا بھٹکتی بھٹکتی پھرا کرتی ہے ان اللہ لا یہدی القوم
الفاسقین اللہ بدکاروں کو کامیابی کے راستے نہیں دکھاتا ان اللہ لا
یحب المعتدین اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا
الا ان لعنت اللہ علی الکاذبین یاد رکھو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے
الا ان لعنت اللہ علی الظالمین یاد رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے
ان رحمت اللہ قریب من المحسنین تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے
قریب ہے وما للظالمین من انصار ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا
لہٗ دعوۃ الحق ط والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیٔ الا
کباسط کفیہ الی الماء یبلغ فاہ وما ھو ببالغہ ط وما دعاء الکافرین الا فی
ضلل۔ اُسکو پکارنا حق ہے جو لوگ خدا کو چھوڑ کر اوروں سے دعا کرتے ہیں
وہ اُنکی کچھ بھی قبولیت نہیں کر سکتے مگر جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ
پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اُس کے مُنہ میں آجائے حالانکہ وہ اُس تک
از خود آنے والا نہیں اور کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکی پھرا کرتی ہے۔

نہ ہووے جو مقبول تیری دعا	سمجھ لے کہ ہے تو ہی دور از خدا
قریب الشیاطین ہے رب سے دور	نہیں اُسکی رحمت کا تجھپر ظہور
ترے دین وایمان میں کچھ فرق ہے	شرارت میں یا شرک میں غرق ہے
بھلائی نہیں ہے کوئی تیرے پاس	تبھی اپنے رب سے نہیں تجھکو آس

نہیں تیری سُنتا ہے رب کریم
نکوکار ہوتے ہیں بس باریاب
ریاکار ہو یا جفاکار ہو
دعا اُس کی ہوتی نہیں ہے قبول
گناہوں سے جب تک نہو پاک صاف
خدا پاک ہے پاک کا ہے حبیب

بدافعالیوں سے ہوا ہے بجیم
شریروں سے ہے دور اُسکی جناب
دغاباز ہو یا کہ بدکار ہو
پکار اُس کی جاتی ہے ساری فضول
دعاؤں سے ہرگز نہو انکشاف
نکوکار کو ہے قریب اور مجیب

۶- دعاؤں کا قبول ہونا اِس امر کی دلیل ہے کہ اُس کا دین وایمان خداوند عالم کی نظر میں منظور ہے وہ خدا کا محبوب ہے خداوند کریم اُسکی سُنتا اور اُسکو جواب دیتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ان رحمت اللہ قریب من المحسنین۔ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

۷- خداوند عالم سے رحمت مغفرت اور فضل کی دعائیں مانگنا ہر ایک مومن پر لازم ہے۔

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فلیستجیبو الی والیومنو ابی لعلھم یرشدون پس چاہیئے کہ مجھسے دعائیں مانگا کریں اور مجھپر ایمان رکھیں تاکہ رشد حاصل کریں پھر فرماتا ہے وسئلو اللہ من فضلہ اللہ سے اُس کے فضل کا سوال کرتے رہو۔ پھر ارشاد ہے ادعوا ربکم تضرعا وخیفتہ اپنے رب سے تضرع اور خوف کے ساتھ دعائیں کرو لہٗ دعوۃ الحق اُسیکو پکارنا حق ہے یا ایھا الذین امنوا استعینو بالصبر و الصلوٰہ اے اہل ایمان لوگو تم اللہ سے صبر اور عبادت کیساتھ

مدد طلب کیا کرو ادعونی استجب لکم تم مجھسے دعا کرو اور میں قبول کرونگا اور
بھی صدہا آیات حکم اور تمثیل کے طور پر ہیں جن سے دعاؤں کا مانگنا لازمی ثابت
ہوتا ہے واقعی طور پر بھی یہ ایک صاف اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص خدا کو
رب العالمین رحمٰن رحیم قاضی الحاجات غافر الذنب قابل التوبۃ
سمیع الدعا اور ذوالفضل العظیم مانتا ہے مگر عملاً اُس سے کوئی توقع نہیں
رکھتا اور نہ کبھی اُس سے کچھ مانگتا ہے اور نہ مانگنے میں کچھ فائدہ کی اُمید خیال
کرتا ہے پھر اُس کا کیا دین اور کیا ایمان ہے فی الحقیقت اُسکی نظروں میں
خدا بھی ایک بیکار اور فضول شے ہے جو اپنے اختیار اور ارادہ سے کچھ تصرف
نہیں کر سکتا بلکہ اُس کے اعمال کے مطابق نتائج پیدا کرنے پر مجبور ہے یا خود بخود
وہ نتائج پیدا ہوتے رہتے ہیں واقعی ایسا ایمان دہریت کی ایک صورت
ہے جو محجوب الحال مدعیان ایمان نے پیدا کی ہے نعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیئات اعمالنا ومن یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ھادی لہ

۸- دعاؤں میں ہمیشہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور رب العالمین کی رضا مدنظر رکھنی چاہئے محض دنیاوی آرام و آسائش کا طالب رہنا بے دینی اور بے ایمانی کی علامت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے فمن الناس من یقول
ربنا اتنا فی الدنیا وما لہ فی الاخرۃ من خلاق ۰ ومنھم من یقول ربنا
اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ پھر لوگوں

میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو ہمپر دُنیا میں عطیات کر اور آخرت میں اُنکا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور جہنم کے عذاب سے بچا پس نمونہ کے طور پر ان آیات میں یہ تعلیم دیگئی ہے کہ جو لوگ خدا سے دنیا ہی دنیا طلب کرتے ہیں وہ بے دین اور بے ایمان ہیں اُنکو آخرت میں کچھ نہیں ملیگا مگر جو لوگ صاحب دین و ایمان ہیں وہ یہی دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو دنیا و آخرة میں ہمکو بھلائی دے او جہنم کے عذاب سے بچا پھر ایک اور دعا نمونہ کے طور پر انبیا علیہم السلام اور ان کے سچے تابعین کی طرف سے قرآن مجید میں درج ہے ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین فآتہم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الاخرة اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخش اور ہماری زیادتیوں کو معاف کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد کر پس اللہ نے اُنکو دنیا میں تو جو بدلہ دیا سو دیا آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا۔ فلسفہ دعا پر ہم کسیقدر سورة الحمد کی تفسیر میں بھی لکھ چکے ہیں دیکھو تذکرة القرآن مسمی سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۲۶۔

دعا کی نسبت عام شبہات اور اعتراضات جو پیش کئے جاتے ہیں اُنکا بیان حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کی کتاب برکات الدعا سے ذیل میں نقل کرکے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

"سید صاحب اپنے رسالہ مندرجہ عنوان میں دعا کی نسبت اپنا یہ عقیدہ

ظاہر کرتے ہیں کہ استجابت دعا کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ دعا میں مانگا گیا ہے وہ دیا جائے کیونکہ اگر استجابت دعا کے یہی معنی ہوں کہ وہ سوال بہر حال پورا کر دیا جائے تو دو مشکلیں پیش آتی ہیں **اول** یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کیجاتی ہیں مگر سوال پورا نہیں ہوتا جسکے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے۔

دوسری یہ کہ جو امور ہونے والے ہیں وہ مقدر ہیں اور جو نہیں ہونے والے ہیں وہ بھی مقدر ہیں۔ اُن مقدرات کے برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا کرنا قرار دئے جائیں تو خدا کا یہ وعدہ کہ ادعونی استجب لکم اُن سوالوں پر جنکا ہونا مقدر نہیں ہے صادق نہیں آسکتا یعنی ان معنوں کی رو سے یہ عام وعدہ استجابت دعا کا باطل ٹھیریگا کیونکہ سوالوں کا وہی حصہ پورا کیا جاتا ہے جس کا پورا کیا جانا مقدر ہے۔ لیکن استجابت دُعا کا وعدہ عام ہے جسمیں کوئی بھی استثنا نہیں پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ جن چیزوں کا دیا جانا مقدر نہیں وہ ہرگز دی نہیں جاتیں اور بعض آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور سب کی سب قبول کیجاتی ہیں اور نہ صرف اسیقدر بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ آیت ادعونی استجب لکم سے ظاہر ہے پھر اس تناقض اور تعارض آیات سے بجز اس کے کیونکر مخلصی حاصل ہو کہ استجابت دعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جائے یعنی یہ معنی کئے جائیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع اور خضوع سے کیجائے تو اُس کے قبول کرنیکا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس استجابت دُعا کی حقیقت بجز اِس کے اور کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت متصور ہو کر اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے ہاں اگر مقدر میں

ایک چیز کا ملنا ہے اور اتفاقاً اِس کے لئے دُعا بھی کی گئی تو وہ چیز ملجاتی ہے مگر نہ دعا سے بلکہ اُسکا ملنا مقدر تھا اور دعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دعا کرنیکے وقت خدا کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دِل میں جمایا جاتا ہے تو وہ خیال حرکت میں آکر اُن تمام خیالات پر جن سے اضطراب پیدا ہوا ہے غالب ہو جاتا ہے اور انسان کو صبر اور استقلال پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا لازمہ عبادت ہے اور یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔ پھر سید صاحب اپنے رسالہ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ حقیقت دُعا سے ناواقف اور جو حکمت اُسمیں ہے اُس سے بیخبر ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جب یہ امر مُسلم ہے کہ جو مقدر نہیں ہے وہ نہیں ہونیکا تو دعا سے کیا فائدہ ہے۔ یعنی جیسا مقدر ہے بہر حال مِل رہیگا خواہ دعا کرو یا نہ کرو اور جس کا مِلنا مقدر نہیں اُسکے لئے ہزاروں دعائیں کئے جاؤ کچھ فائدہ نہیں تو پھر دعا کرنا ایک امر عبث ہے اِس کے جواب میں سید صاحب فرماتے ہیں کہ اضطرار کے وقت استمداد کی خواہش رکھنا انسان کی فطرت کا خاصہ ہے سو انسان اپنے فطرتی خاصہ سے دُعا کرتا ہے بلا خیال اِس کے کہ وہ ہوگی یا نہیں اور بمقتضائے اُسکی فطرت کے اُسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔

اِس تمام تحریر سے جسکو ہمنے بطور خلاصہ اوپر لکھدیا ہے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ دُعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے اُس کا کچھ اثر ہے اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط مقصد ہو کہ بذریعہ دعا کوئی سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اُس کے لئے دعا کی حاجت نہیں اور جسکا ہونا مقدر نہیں ہے اُسکے لئے تضرع و ابتہال بیفائدہ ہے۔ غرض اِس تقریر سے بتمامتر صفائی کُھل گیا کہ سید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ دُعا صرف عبادت کے لئے موضوع ہے اور اُسکو کسی دنیوی مطلب

کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔

اب واضح ہو کہ سید صاحب کو قرآنی آیات کے سمجھنے میں سخت دہوکا لگا ہوا ہے مگر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُس دہوکے کی کیفیت کو اِس مضمون کے اخیر میں بیان کرینگے اِسوقت ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے سمجھنے میں فہم رسا نہیں رکھتے تھے تو کیا وہ قانون قدرت بھی جسکی پیروی کا وہ دم مارتے ہیں اور جسکو وہ خدا تعالیٰ کی فعلی ہدایت اور قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار دیتے ہیں اِس مضمون کے لکھنے کے وقت انکی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دُنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اُسکے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کرنا یا نکرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کی اِس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفریق ڈالتے ہیں کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ اِس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھے کہ اُنکی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈالدی کہ کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اِس جہان سے رخصت کر دے لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جنمیں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں

[illegible] سے بیخبر ہیں اسلئے دعا کی تاثیروں سے
ذاتی تجربہ نہیں کئے اور انکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ایک مدت تک [illegible]
اور مسلوب القویٰ دوا کو استعمال کرے اور پھر اسکو بے اثر پا کر اس دوا پر عام حکم لگا دے کہ اس میں
کچھ بھی تاثیر نہیں۔ افسوس صد افسوس کہ سید صاحب باوجودیکہ پیرانہ سالی تک پہنچ گئے مگر ابتک
انپر یہ سلسلہ نظام قدرت مخفی رہا کہ کیونکر قضا و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا گیا ہے اور کس قدر یہ
سلسلہ اسباب اور مسببات کا باہم گہرے اور لازمی تعلقات رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ
اس دھوکے میں پھنس گئے کہ انہوں نے خیال کر لیا کہ گویا بغیر ان اسباب کے جو قدرت نے روحانی اور
جسمانی طور پر مقرر کر رکھے ہیں کوئی چیز ظہور پذیر ہو سکتی ہے یوں تو دنیا میں کوئی چیز بھی مقدر سے
خالی نہیں مثلاً جو انسان آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی اور اناج اور نباتات اور حیوانات و جمادات
وغیرہ سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ سب مقدرات ہی ہیں لیکن اگر کوئی نادان ایسا خیال کرے کہ بغیر
ان تمام اسباب کے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں اور بغیر ان راہوں کے جو قدرت نے معین کر دی ہیں
ایک چیز بغیر توسط جسمانی یا روحانی وسائل کے حاصل ہو سکتی ہے تو ایسا شخص گویا خدا تعالیٰ کی
حکمت کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ سید صاحب کی تقریر کا بجز اس کے کچھ اور بھی ماحصل ہے
کہ وہ دعا کو منجملہ ان اسباب مؤثرہ کے نہیں سمجھتے جنکو انہوں نے بڑی مضبوطی سے تسلیم کیا ہوا ہے
بلکہ اس راہ میں حد سے زیادہ قدم رکھ دیا ہے مثلاً اگر سید صاحب کے پاس آگ کی تاثیر کا ذکر کیا جائے تو
وہ ہرگز اس سے منکر نہیں ہونگے اور ہرگز یہ نہیں کہینگے کہ اگر کسی کا جلنا مقدر ہے تو بغیر آگ کے بھی جل
رہیگا تو پھر میں حیران ہوں کہ وہ باوجود مسلمان ہونیکے دعا کی تاثیروں سے جو آگ کی طرح کبھی
اندھیرے کو روشن کر دیتی ہیں اور کبھی گستاخ دست انداز کا ہاتھ جلا دیتی ہیں کیوں منکر ہیں کیا انکو دعا
کے وقت تقدیر یاد آجاتی ہے اور جب آگ وغیرہ کا ذکر کریں تو پھر تقدیر بھول جاتی ہے کیا ان دونوں چیزوں پر
ایک ہی تقدیر حاوی نہیں ہے پھر جس حالت میں باوجود تقدیر ماننے کے وہ اسباب مؤثرہ کو اس شدت سے
مانتے ہیں کہ اسکے غلو میں وہ بدنام بھی ہو گئے ہیں تو پھر اس کا کیا سبب ہے کہ وہ نظام قدرت جسکو وہ تسلیم

حصہ دوم اندراج الافعال۔ دیگر تصنیف رسالے مشہور ہو چکا ہے صاحب مفتاح القرآن کو بعد اسکو پڑھنا
چاہیے۔ وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں ہے

۴ مفید عالم عرف مخزن الحکمہ۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام۔ انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھ لو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی۔ یا عربی۔ یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال۔ اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو ہر مرض کے علاجیں۔ انگریزی و یونانی نسخہ جات بہ اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار میں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے۔ ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق حافظ صحت۔ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی جامع اور مفید۔ اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۲ کل قیمت ہر سہ جلد ۶ کمپاؤنڈروں۔ طالبعلموں۔ اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ اور معزز عہدہ داروں کی نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے۔

۵ رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک۔ سوزاک و جریان۔ نامردی مضرات جلق۔ عقر۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ عسرت البول۔ استسقا وغیرہ کا علاج۔ جماع کے قواعد اور آداب۔ اور بہت ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج لکھے گئے ہیں۔ نیز تمام ادویہ حیوانی کو اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فساد اسکا اسمیں کامل علاج ہے قیمت

۶ مفید النساء و الصبیان۔ اس رسالہ میں تمام ناگہانی دکھوں۔ اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بے خبری اور دائیوں کی نادانی۔ اور حفظان صحت کی عدم پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو صدہا سے ملک میں وبا عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہے۔ قیمت ۴ر

۷ تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص سب لکھے گئے ہیں طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ صرف اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے

۸ الاشتہار تراواڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار ضمیمہ تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا - شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ فی ششماہی [illegible] روپیہ اور فی سال ۳۶ روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جا سکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ فی صد دو چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار - ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے ۱۲ روپیہ ماہوار - تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار درخواست کیساتھ آنی چاہئے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں بنام فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

اور جو بچا جنے میرے ذکر سے منہ پھیرا بیشک اسکو دنیا میں زندگانی تنگ ملیگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۶ | تذکرۃ القرآن | سنہ ۱۹ ماہ جون

تذکرۃ القرآن

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول۔ قرآنی مضامیں اور مسائل کو ماہواری رسالونکی صورتمیں شایع کرنا۔ قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا۔ اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جنسے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوئم قرآن کی کاملیت وافضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اس بیہودہ ضد اور تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر۔ ہمدردی اور بھائی بندی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت۔ وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے

سوم۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم۔ یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا۔ بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی۔ بیدینی۔ اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم۔ مسلمانون کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

وکاتب رسالہذا سید الطاف حسن ...

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۲۹۹ھ مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائی باریتعالی کی حقیقت اونکی اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کی باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اونکی نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنی کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں اور بیمعنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوگی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اب بچوں کو بیمعنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھا کر با ترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ انکھوں کے ہوتے اندھا ہو کر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً مٹ جائیں گے اس قاعدہ سے عربی و فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں ہو سکیگا انشاء اللہ تعالے۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر و نحو میر نحو مبتدی فصول اکبری نحو میر ہدایت النحو ...

تذکرۃ القرآن ماہ جون

جلد ۲ نمبر ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقویٰ
خدا کا خوف

اِنَّ اللہ مع الذین اتقوا
تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے
والذین ہم محسنون
جو متقی ہیں اور جو محسن ہیں

کانپتے رہو اور گناہ نہ کرو ۴ اپنے بستر پر پڑے ہوے اپنے ہی دلوں میں سوچ کرو ۴ {زبور ۴} خداوند کا خوف پاک ہے کہ اُسکو ابد تک پائیداری ہے {زبور ۱۹} وہ کونسا انسان ہے جو خداوند سے ڈرتا ہے وہ اُسکو وہی راہ جو اُسکو پسند ہے بتلاویگا ۱۲ اُس کا جی چین سے رہیگا ۱۳ اور اُسکی نسل زمین کی وارث ہوگی ۱۳ خداوند کا بھید اُس پاس ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں ۱۴ وہ اُنکو اپنے عہد کی شناسائی عنایت کریگا {زبور ۲۵}

ساری زمین خداوند سے ڈرتی رہے اور جہان کی ساری آبادی اُس کا خوف مانے کہ اُس نے کہا اور وہ ہوگیا ۱۷ {زبور ۳۳}

مُبارک ہے وہ آدمی جسکا بھروسہ اُسپر ہے۔ اے اُس کے مقدس لوگو خداوند سے ڈرو ۱۲ کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں کچھ کمی نہیں۔ شیرنی کے بچے حاجتمند ہوتے اور بھوکے رہتے ہیں پر جو خداوند کے طالب ہیں اُنھیں کسی نعمت کی کمی نہیں {زبور ۳۴}

۱۔ تقوےٰ ایک فطرتی امر ہے جو ہر ایک انسان کے اندر بدی کے وقت ظاہر ہوتا ہے متواتر سرکشیوں اور بدکاریوں کے ساتھ یہ خوف زایل ہو جاتا اور خدا پرستی و نکوکاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔

چنانچہ یہ عام مشاہدہ کی باتیں ہیں کہ جو جُرم انساں نے پہلے کبھی نہیں کیا جب اوّل بار اُس کے کرنے کا ارادہ کرے تو طرح طرح سے اُس کا نورِ قلب اسکو ڈراتا اور سمجھاتا ہے۔ بار بار وہی ارادہ کرنے سے یہ خوف کم ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ آخر کار ارتکاب کر بیٹھتا ہے کچھ مُدت تک وہ خوف باقی رہتا مگر بار بار کے ارتکاب سے مطلق زایل ہو جاتا ہے یہی تقوےٰ ہے جو ہر ایک انسانکو شروع میں چوری جاری قتل لوٹ اور ہر قسم کی بدی سے بچاتا ہے اِسی تقوے کا طفیل ہے کہ کروڑہا انسان جرایم پیشہ بننے سے بچے ہوے ہیں ہاں جو اِس اندرونی واعظ کی مخالفت بار بار کرتے اور باغی بنے رہیں وہ ضرور جرایم پیشہ بنجاتے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے ونفسٍ وّما سوّٰیھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا قد افلح من زکّٰھا وقد خاب

من دسّٰہا۔ قسم ہے نفس کی اور اُس ذات کی جس نے اُسکو ایسا درست کیا پھر اُس کے اندر فجور اور تقوےٰ کا علم ڈالا تحقیق جس نے اُس کو پاک کیا وہ فلاح یافتہ ہوا اور جس نے اُسے ناپاک کیا وہ برباد ہوا۔

۲۔ تقوےٰ پر تمام ہدایت اور انسانی کامیابیوں کا دارومدار ہے کیونکہ جو متقی ہے اُسی کے واسطے نصیحت کارگر ہوتی اور وہی اُسپر چلتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے وہی نصیحت کی بات کو سنتا اور قبول کرسکتا ہے مگر جو بیباک ہے وہ لاپرواہ متکبر اور سرکش بنا رہتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے انہٗ لتذکرۃ للمتقین تحقیق قرآن متقیوں کے واسطے ضرور تذکرہ ہے یعنی اس سے متقی لوگ ضرور متنبہ اور نصیحت پذیر ہوتے ہیں۔ ان ھوالا ذکرو قرآن مبین ۝ لینذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین ۝ یہ تو محض ایک نصیحت اور صاف صاف بیان کرنے والا قرآن ہے تاکہ وہ شخص جو زندہ ہے عبرت زدہ ہو اور کافروں پر حجت پوری ہوکر عذاب کا حکم حق ہو جائے۔ اِس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی نصیحت کیسی ہی صاف اور دلوں میں گھر کرنے والی ہو وہ اُسی کے دِلمیں اثر کرتی ہے جو متقی ہے مگر بدکار اور سرکش کے واسطے قطع محبت سے زیادہ کوئی کام نہیں دیتی۔ قرآن مجید جو اپنے ہر ایک مسئلہ کو طرح طرح کے پیراؤں اور تمثیلات سے صاف کرتا اور ہر ایک حقیقت کو کامل روشنی تک پہنچانا چاہتا ہے اور الفاظ میں اِس مسئلہ کو اسطرح بیان فرماتا ہے اللہ نزّل احسن

الحدیث کتابًا متشابھًا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون
ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللّٰه - اللّٰہ نے احسن حدیث
کی کتاب اُتاری ہے جسکی باتیں ایک دوسرے سے مُشابہ اور بار بار دوہرائی
گئی ہیں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کی جلدوں کا رُواں کھڑا
ہو جاتا ہے پھر اُنکی جلدیں اور قلوب نرم ہوکر ذکر الٰہی کیطرف مایل ہو جاتے
ہیں [illegible] جھوٹ ریا فریب مُبالغہ اور افترا سے پاک ہے
[illegible] سچ بولتا اور سچائی کو فوراً پہچان کر قبول کرتا ہے [illegible]
متقیوں کی ایت قرآن کریم فرماتا ہے والذی جاء بالصدق و صدق به
اولٰئك ھم المتقون - جو سچ لاتا اور سچ کی تصدیق کرتا ہے یہی لوگ تو متقی ہیں

اگر تجھمیں خوف خدا کچھ نہیں ہے	سمجھ لے امید شفا کچھ نہیں ہے
نہیں ذکر سے دِل ترا کانپتا گر	نصیحت نہیں تجھپہ ہوگی موثر
نہ کام آئیگی تیری انجیل و توارت	نہ داود کے گیت و قرآن کی آیات
تجھے نرم کرتا نہیں گر یہ قرآن	سمجھ لے نہیں تجھمیں کچھ دین ایمان
جو پیدا نہوں اِس سے رقت کے آثار	سمجھ لے کہ ہے ہو چکی روح مردار

انسان خواہ کیسا ہی متکبر ظالم اور غلیظ القلب کیوں نہو جبتک اُسمیں کوئی
شمہ ایمان اور حیاتِ روحانی کا باقی ہے اُسوقت تک ذکر قرآن اُسمیں کپکپی
ڈالدیتا اور جسم کے ذرہ ذرہ کو ہلا دیتا ہے اِسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فاسد
عضلات یا اعصاب جبتک اُن کا کوئی ریشہ بھی اصلی حالت پر ہے اُسوقت تک
بجلی اُن میں حرکت پیدا کر سکتی ہے اسیطرح پر جب تک انسان میں کوئی بھی

رگ دین وایمان کی باقی ہے اُسوقت تک۔ قرآن کا ذکر اسکو حرکت دیسکتا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے ولو انزلنا ھٰذا القران علےٰ جبلٍ لرأیتہٗ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون۔ سوائے انسان کے تمام مخلوقات کیا حجر کیا جماد اور کیا حیوان سب کے سب اپنے اپنے اسلام پر قایم ہیں چنانچہ ہر اک شئے اور ہر ایک حیوان اپنی اپنی فطرت کے تقاضاؤں اور قاعدوں پر قایم ہے کوئی حکم الٰہی سے باہر نہیں یہی اُنکا اسلام ہے ایساہی پہاڑ جو ظاہر او دیکھنے میں نہایت سخت ہیں مگر حکم خدا سے ذرہ برابر باہر نہیں پس جو تعلیم اور قانون انسان کے واسطے قرآن مجید پیش کرتا ہے اگروہی پہاڑوں پر اُتارا جاتا تووہ خوف خدا سے ہر وقت لرزتے ہوئے نظر آتے کیونکہ پورے فرماں بردار ہیں اور قرآنی تعلیم کا لب لباب بھی یہی ہے کہ اِس کا محکوم رب عالم کے جاہ وجلال سے ہر وقت ہراساں وترساں رہے پر یہ انسان تو نہایت ہی سخت اور پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے بالکل خوف نہیں کھاتا ذرہ بھر نہیں کانپتا بلکہ بیباک زندگی بسر کررہا ہے یہ تمثیلات غور وفکر کے واسطے ہیں پر بہت ہی کم ہیں جو سمجھتے ہیں کیسے مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُنکی ہدایت حمایت اور مغفرت کے وعدہ فرماتا ہے اُن کے رزق عزت اور مشکلات کا کفیل بنتا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقو والذین ھم محسنون۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور

محسن ہیں (انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب ط
فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم ہ (اے محمد) تیرے سمجھانے سے وہی
سمجھ سکتا ہے جو نصیحت پر عمل کرے اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا ہو۔ پس
ایسے شخص کو مغفرت اور اجر عظیم کی خوشخبری سنادے۔ ولوان اھل القریٰ
امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض اگر بستیوں
کے لوگ خدا کو مانتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم اُنپر برکتوں کے دروازے آسمانوں
سے اور زمین سے کھولدیتے۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اللہ سے ڈرو
تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ان العاقبۃ للمتقین۔ تحقیق آخر فلاح کے واسطے ہے
ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین۔ یہ قرآن لوگوں
کے واسطے ایک بیان اور خداترسوں کے واسطے ہدایت نصیحت ہے۔
پس اے پاک بندو خدا سے ڈرو اسی سے خدا کی رحمت ملیگی اسی سے
خدا کی نصیحتیں تمھارے دلوں میں گھر کرینگی اسی سے آسمانی اور زمینی برکتوں
کے دروازے تمپر کھلجائیں گے اسی سے تمھاری تمام مشکلات حل ہونگی
اسی سے تمھارے تمام خوف دور ہونگے اسی سے تمھاری عزت و دولت
دنیا میں بڑھیگی اور اسی سے آخرت میں۔ اسی سے خداوند عالم تمھارا حامی
ومددگار اور غمگسار بنجائیگا اسی سے تم خدا کے پیارے اور ولی اللہ ہونگے اسی
سے تمھاری نسلیں زمین میں پھیلینگی عروج پائینگی اور زمین کی وارث بنینگی
بیباک شریروں کی نسلیں تمھارے مقابلہ پر ذلیل وخوار اور ہلاک ہوجائینگی
اسی سے تم خدا کی برکات اور امتیازی آیات حاصل کروگے اسی سے

تمھاری بہشتی زندگی اِس دنیا میں شروع ہوکر تا ابد رہیگی یہی وعدے اور فرمان تمام آسمانی کتب کے ہیں یہی تورات و انجیل کے اور یہی فرقان قرآن مجید کے وعدوں اور فرمانوں کی نسبت کچھ تو سن چکے کچھ اور سن لو۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہٖ یسرا جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے حکم سے اس کے واسطے ہر بات میں آسانی کر دیتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُس کے واسطے مخلصی کے راستے بنا دیتا اور ایسے ایسے طریق سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہ گمان نہیں کرسکتا۔ یاایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاٰتکم ویغفرلکم واللہ ذو الفضل العظیم۔ اے مومنو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمھارے واسطے فرقان پیدا کریگا تمھاری بدیوں کو دور کریگا اور تمھارے گناہوں کو بخشیگا کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے فرقان کے معنی ہیں علیحدگی۔ امتیاز اور فیصلہ۔ پس آیت شریف کا یہ مطلب ہوا کہ اے مومنو اگر تم متقی ہوگے تو اللہ تعالیٰ تمھاری ذات میں ایسے ایسے نشانات برکتیں اور کرامتیں رکھدیگا جو تمکو اور لوگوں سے علیحدہ کر دکھلائینگے اور تم صاف طور پر خاصانِ خدا نظر آؤگے اور نیز تم میں نیکی بدی کے امتیاز کے واسطے قوت فیصلہ پیدا ہو جائیگی گویا کہ جیسے قرآن مجید تمام کتب سماوی میں بالاتر اور حق و باطل میں صاف جدائی کرنے والا ہے ویسے ہی تم بھی ہو جاؤگے تمھاری کرامتیں تمکو اوروں سے علیحدہ کر دینگی اور تمھاری قوت فیصلہ تمام حق و باطل میں صاف امتیاز کریگی اور تم دیکھوگے کہ اللہ کریم کے

کتنے بڑے فضل و کرم ہیں ان اللہ یحب المتقین - تحقیق اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۞ الذین امنو وکانو یتقون - آگاہ ہو کہ اولیا اللہ کو نہ تو کچھ خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں وہ وہی تو ہیں جو خدا کو مانتے اور اُس سے ڈرتے ہیں - و لمن خاف مقام ربہ جنتان - جو اپنے رب کے جلال سے ڈرتا ہے اُس کے واسطے دو بہشت ہیں - واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰے فان الجنتہ ھی الماوٰے - پس جو شخص اپنے رب کے جلال سے ڈرتا اور اپنے نفس کو ہواؤ ہوس سے روکتا ہے اُس کا دارلقرار جنت ہے من خشے الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب ن ادخلوھا بسلم ط ذلک یوم الخلود لھم مایشاؤن فیھا ولدینا مزید جو درپردہ رحمٰن سے ڈرتا اور توبہ کرنے والے دِل کے ساتھ حاضر ہوتا ہے اُسکی نسبت کہا جائیگا کہ اُسکو سلامتی کے ساتھ بہشت میں داخل کرو یہ ہمیشگی کا دِن ہے اُن کے واسطے یہاں پر جو کچھ چاہیں حاضر ہے اور ہمارے پاس اور بڑھکر ہے یعنی وہ نعمتیں اور راحتیں موجود ہیں جنکا وہ خیال نہیں کر سکتے -

۳ - تقوٰے ہی ایک ایسا محافظ ہے جو انسان کو بہارا دوں اور بدعملیوں کے وقت فوراً متنبہ کر دیتا اور ضلالت سے بچا لیتا ہے -

جب انسان علیحدہ گی یا خود مختاری کے وقت کوئی بُرا ارادہ کرتا اور اُسکی تکمیل کے واسطے تدابیر سوچتا ہے اُسوقت کونسا اتالیق یا اُستاد ہے جو انسان

ذرا سمجھا کر بدی سے بچا سکے۔ ایسی حالتمیں سوائے خوف الہی کے
اور کوئی واعظ یا محافظ نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک بدعادت عموماً اسطرح پر
قایم ہوتی ہے کہ شروع میں خفیہ طور پر اُس کا ارادہ ہوتا مگر نور قلب اُسکو
دھمکاتا اور منع کرتا ہے۔ بدتعلیموں اور بدصحبتوں سے یہ ارادہ بار بار اُٹھتا او
نور قلب کا مقابلہ کرتا ہے ہوتے ہوتے نیم دلی اور کمزوری کی تدابیر شروع
ہوجاتی ہیں اِس کشمکش میں نور قلب کمزور ہوتا جاتا اور بُرا ارادہ زور پکڑتا
جاتا ہے حتے کہ اُسکی تکمیل میں کچھ تدبیر کر بیٹھتا ہے مگر پہلی تدبیر کے بعد عموماً
انسان پچھتاتا اور توبہ کرتا ہے۔ بُری صحبتیں اور نفسانی جذبات پھر شیطان
بنکر اُس کی طبیعت کو بغاوت کی طرف لیجاتے ہیں یہانتک کہ آخر کار
نور قلب کے ساتھ سرکشی کر بیٹھتا اور گناہ کا مرتکب
ہوتا ہے مگر بہت سے خطرات پیش آتے ہیں ایکدفعہ کے ارتکاب
کے بعد سخت ندامت ہوتی اور خوف غالب ہوتا ہے خوش نصیب ہے
وہ جواب بھی سنبھل جائے اور آیندہ کو باز آجائے۔ ایکدفعہ کی بغاوت
آیندہ کے واسطے اندرونی خوف اور فہمائش کو کسیقدر کمزور کردیتی ہے اور
اصلاح پر آنا مشکل ہوجاتا ہے اسیطرح جب دوبارہ وہی فعل کر بیٹھتا ہے
تب یہ نور قلب اور بھی ناقص ہوجاتا ہے آخر کار خوف اور حیا کی جگہ طغیان
اور بیحیائی غالب ہوجاتی ہیں جو تمام بدکاریوں کی بنیاد ہیں۔

متقی لوگوں میں فطرتی خوف و حیا اِسقدر زور پر ہوتی ہیں کہ ارادہ کے ساتھ ہی
اُنکا دل تھرتھرانا شروع ہوجاتا اور ارتکاب سے بچ جاتے ہیں اِس اندرونی

طاقت کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے ان الذین اتقوا اذا مسّھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ تحقیق جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انکو شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تب وہ متنبہ ہو جاتے اور فوراً دیکھنے لگتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو شیطانی وسوسہ کے مساس کے ساتھ ہی آگاہ ہو جائیں اور بد ارادہ سے باز آجائیں یہی لوگ ہیں جو ہر قسم کی شرارت سے بچ سکتے اور اللہ کی خاص رحمت کے نیچے آجاتے ہیں یہ خدا کے واسطے اور خدا ان کے واسطے ہو جاتا ہے۔

۴۔ بدی سے فطرتی تقوے زائل ہو جاتا اور نیکی سے ترقی پکڑتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ذالکم وصّکم بہٖ لعلکم تتقون اللہ تعالیٰ تمکو اس قرآن سے نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم متقی بنے رہو یا بنجاؤ۔ یعنی اس قرآن کی تعلیم سے تین قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اوّل تو جن لوگوں میں تقویٰ باقی ہے انکو اسپر قایم رکھتا ہے اور ترقیات غیر محدود بخشتا ہے دوئم جن لوگوں میں یہ روح زایل ہو چکی انکو از سر نو زندہ کر کے خدا ترس بناتا ہے سوئم جو لوگ شدت کفر اور طغیان سے بالکل مردار ہو چکے انپر محض حجت قطع کرتا ہے جیسا کہ بارش سے موجودہ نباتات پرورش پاتے اور بڑھتے ہیں اور جو تخم خشک ہو کر مردہ کی مثال ہو گئے تھے وہ زندہ ہو جاتے ہیں پھر وہ بھی پرورش پا کر ترقی کرتے ہیں پر جو تخم مردار ہو کر فاسد ہو چکے انکو بارش سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

۵۔ تقوے کی کمی بیشی پر ہی انسان کی حقیقی شرافت و نجابت کا حساب ہے

کیونکہ یہی انسان کو ہر قسم کی شرارت اور بدی سے محفوظ رکھتا اور پاک دین و عمدہ اخلاق حاصل کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ شرارت سے بچنے اور نیک بننے کا نام ہی شرافت ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اے لوگو ہمنے تمکو مرد و عورت سے پیدا کیا اور آپکی شناخت کیواسطے تمہاری قوم اور خاندان بنائے۔ مگر اللہ کے نزدیک تم میں سے شریف تر وہی ہے جو زیادہ متقی ہے پس قومیت یا خاندان کا فخر کرنا اور اعمال اور اخلاق پر نظر رکھنا سراسر حمق اور رعونت میں داخل ہے اس بیہودہ خیال کی تردید قرآن مجید کئی دلائل کے ساتھ فرماتا ہے اول تو یہ کہ کسی انسان کی پیدایش اپنی خواہش یا کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ محض ربانی فعل ہے جسمیں اسکو شیخی مارنے کا کوئی حق نہیں چنانچہ انا خلقنٰکم میں یہ دلیل موجود ہے دویم ہر ایک انسان کی پیدایش ایک مرد و عورت سے ہی ہوتی ہے اور اگر انتہا تک یہ سلسلہ لیجاؤ تو ایک ہی آدم اور عورت کی نسل ثابت ہونگے پھر اپنے خاندان کو آدم سے علیحدہ کرنا کیسا بے دلیل خیال ہے چنانچہ من ذکر و انثیٰ میں یہ دلیل موجود ہے پھر علیحدہ علیحدہ قوم اور خاندان ہونے سے آپس کی شناخت کے واسطے ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی خدا کا فعل ہے کیونکہ کسی شخص کی نسل کا اسقدر بڑھنا اور اسکو یہ عزت حاصل ہونا کہ دنیا میں اسکے نام سے ایک قوم قایم ہو جائے خداوند عالم کے ہی ہاتھ میں ہے چنانچہ یہ دلیل وجعلنٰکم شعوبا و قبا

لتعداد فوا ہیں موجود ہے پس قومیت اور خاندان سے محض شناخت کی آسانی ہوتی ہے حقیقی شرافت ونجابت کو اس سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اپنے اپنے اعمال واخلاق پر منحصر ہے چنانچہ یہ تشریح مفصلاً قرآن میں پورے زور اور کامل وضاحت کے ساتھ موجود ہے انما اکرمکم عند اللہ اتقٰکم نیز مشاہدہ عام تجربہ اور مشاہدہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک قوم اور خاندان میں نیک اور بد پیدا ہوتے رہتے ہیں کسی قوم کے ساتھ یہ خصوصیت نہیں کہ اس میں سب کے سب خداترس نیک اخلاق لوگ پیدا ہوں اور دوسرے میں بیباک بدچلن لوگ۔ ایکطرف اُن قوموں میں جو عالی اور شریف کہلاتی ہیں بعض لوگ پرلے درجہ کے بدکار فاسق فاجر ظالم چور اور ڈاکو پیدا ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف اُن قوموں میں جو کم درجہ کے اور رذیل شمار ہوتی ہیں نہایت نیک طینت اور صالح لوگ پیدا ہوتے ہیں الغرض حقیقی شرافت ونجابت ظاہر النظر میں بھی کسی قوم یا خاندان کی نسبت مخصوص نہیں ہے۔

۴۔ تقوےٰ تمام عبادات کی روح ہے مثلاً ایک شخص نماز کے واسطے جارہا ہے مگر خدا کا خوف ساتھ نہیں تو ضرور ہے راستہ میں بدنظری کے موقع پیش آئیں یا دل میں برے وسوسہ پیدا ہوں یا نیت بدی کی راغب یا مرتکب ہو۔ سوائے خوفِ خدا کے وہ کونسی طاقت ہے جو اس قسم کی لغزشوں سے اُسکو بچاسکے اگر خوف خدا ساتھ نہیں تو ضرور ہے کہ نماز کے وقت بھی شرارت کے خیال اُسکو گھیر رکھیں اور واپسی کے وقت بھی وہی شیطان ساتھ چمٹے رہیں اسطرح نماز کا جو مقصود ہے یعنی فحش اور منہیات سے بچانا

متعلق مفقود رہے فی الحقیقت جبتک خدا کا خوف ساتھ نہیں اُسوقت تک انسان شیطانی وساوس ارادوں اور فعلوں سے کسیطرح پرنہیں سکتا۔ نہ اُسکی دعا اور توبہ میں عجز و نیاز پیدا ہو سکتے ہیں نہ اُس کے ذکر و فکر میں خلوص اور گرمی ظاہر ہو سکتی ہے اور نہ اُسکی نظر اپنے گناہوں اور خداوند عالم کے جاہ و جلال پر قایم رہسکتی ہے۔ تمثیلات کے طور پر قرآن مجید حج قربانی اور لباس کے بیان میں تقوے کی حقیقت بیان فرماتا ہے وتزددوا فان خیر الزاد التقوی واتقون یااولی الالباب۔ {حج کے واسطے} زادراہ لو پس تحقیق تقوے بہتر زادراہ ہے اور اے ارباب دانش مجھسے ڈرتے رہو۔ اِس آیت میں زاد راہ لینے کا حکم فرماکر یہ تشریح فرمادی ہے کہ بہتر زادراہ تقوے ہے یعنی اگر تقوے ساتھ ہے تو سمجھ لو کہ بہتر زادہ راہ تمھارے ساتھ ہے کیونکہ اول تو متقی کے رزق و عزت کا کفیل خود رب العالمین ہو جاتا ہے دویم جب تقوے ساتھ نہیں تو سمجھ لو کہ حج کے واسطے جو بہتر سامان تھا وہی موجود نہیں پھر اہل دانش کو مخاطب کرکے اور تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ تم مجھسے ڈرتے رہو گویا کہ حج کی تمام حکمت اور دانائی اِسی ایک بات پر منحصر ہے کہ انسان تقوے ساتھ لیکر حج کے واسطے چلے چونکہ اصل حقیقت کا سمجھنا دانایوں کا کام ہوتا ہے اِسلیے حج کی اصل حقیقت سمجھانے کے لئے مخاطب ہی اہل دانش کو فرمایا ہے پھر قربانی کے بیان میں ارشاد ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوے منکم۔ اللہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تم میں سے تقوے کی روح اُس تک پہنچتی ہے گویا کہ قربانیاں بدولت خود انسان کو خدا تک

پہنچانے والی نہیں بلکہ وہ تقوےٰ ہے جو قربانیوں کے فعل اور نظارہ سے مقصود ہے خدا تک پہنچتا اور موجب وصال ہوتا ہے۔ لباس کی نسبت حکم ہے یٰبنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسًا یواری سواٰتکم وریشاً ولباس التقویٰ ذٰلک خیر۔ اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا جو تمھارے واسطے ستر اور زینت ہے اور جو لباس تقوےٰ ہے بہتر تو یہی ہے۔ حقیقت میں انسان کی اصل پردہ پوش تقوےٰ ہے کیونکہ پارچات کا لباس انسان کو بےحیائی کے کاموں سے نہیں بچا سکتا جب بد ارادہ ہو اور بدی کا موقعہ ہو تو کپڑے نہیں روک سکتے بلکہ تقوےٰ ہی روک سکتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی اصل زیب و زینت تقوےٰ سے ہے اگر تقوےٰ ساتھ نہیں تو ظاہری کپڑے ریا اور نمائش ہیں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ نور جو متقیوں کے چہروں کو فاجروں کے چہرہ سے ممیز کر دکھاتا ہے نمایاں نہیں ہوتا گویا کہ جس لباس سے انسان کی زیادہ پردہ پوشی ہو اور زیادہ زیبایش ہو وہ تقوےٰ ہی ہے یہی وجہ ہے کہ متقی لوگ ظاہر بناؤ اور سنگار کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ عموماً سادگی پسند ہوتے ہیں اور برعکس اُن کے دُنیا پرست بیدیں لوگ نمایش اور آرایش کے ہی مفتوں رہتے ہیں اندروں پر اُنکی کوئی نظر نہیں فقط ظاہر بیں اور ظاہر پرست ہوتے ہیں کپڑوں کے پوجاری اور نمایش کے مشتاق اس آیت پر غور کریں۔ فی زمانہ یہ بیہودہ پرستش ریاکاری کو انتہا تک پہنچا رہی اور بیشمار مصائب کا موجب بن رہی ہے۔ کم حیثیت لوگوں کا روپیہ جو اولاد کی تربیت اور دیگر مفید کاموں میں صرف ہو سکتا تھا وہ بیجا

ستائش اور ریاکاری پر قربان ہو رہا ہے۔ اصل یہی مال حرام بجائے حرام
بیدینوں کی کمائی جو عموماً حرام ہوتی ہے اسیوجہ سے فضول رسموں اور واہیات
عادتوں میں صرف ہوتی ہے اور یوں ہی برباد ہو جاتی ہے متقی لوگوں کی
کمائی نیک ہوتی ہے اسیوجہ سے نیک اور مفید کاموں میں خرچ ہوتی ہے
۷۔ متقی کے واسطے خداوند عالم خود معلم بنجاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے
واتقوا اللہ ط ویعلمکم اللہ۔ اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں تعلیم دیگا۔ یہ تعلیم
تین طرح پر ہوتی ہے اول تو اسطرح پر کہ جسقدر کوئی انسان زیادہ خدا ترس بنتا ہے
اُس کا قلب پاک اور نور فراست صاف اور روشن ہوتا جاتا ہے اسطرح پر وہ
طاقت جو نیکی اور بدی میں تمیز کرتی ہے تیز اور درست ہوتی جاتی اور عبادات
و معاملات میں اُس کا فطرتی قیاس صحیح ہوتا جاتا ہے۔ اِس فطرتی روشنی
پر بعض لوگوں کو اسقدر اعتماد ہوتا ہے کہ اِسی کو یقینی اور کافی سمجھکر الہام الٰہی
کو ہیچ اور غیر ضروری سمجھنے لگتے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں تعلیمات ربانی کا
پہلا زینہ یہی اندرونی نور اور صفائی قلبی ہے مگر یہ اکیلا اِسقدر بتلا سکتا ہے
کہ ایسا ہونا چاہیئے۔ یقین پیدا نہیں کر سکتا کہ ایسا ہے دوسرے
الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام اندرونی تفہیمات جو خدا اور عاقبت کے
متعلق عبد صالح کے اندر پیدا ہوں وہ ظن اور قیاس کا درجہ رکھتی ہیں جبتک
اُن کے ساتھ واقعات شامل نہوں تب تک یقینی نہیں ہو سکتی دوئم اسطرح
پر کہ متقی انسان کو اُسکی خطاؤں اور غلطیوں پر ساتھ کے ساتھ تنبیہ ہوتی رہتی
ہے اور ہر بلا کی نسبت وہ صاف طور پر دیکھتا ہے کہ بعض عیوب کو دور کرنے

اور بعض کمالات انکی جگہ پیدا کرنا اس کا مقصود ہے مثلاً جب ایک متقی انسان
خداپرستی میں سستی کرتا تعمیل احکام الہی میں غافل ہوتا یا کوئی گناہ کر بیٹھتا ہی
تو اس غفلت یا گناہ کے مطابق کچھ مصیبت اسپر آتی ہے۔ اگر کثرت دولت
کی وجہ سے استغنا پیدا ہوا ہے تو مال کا نقصان ہوتا اگر اولاد کی فرط محبت
میں خدا سے غافل ہوا ہے تو اولاد میں بیماری یا موت یا بیراہی کے مصائب
سامنے آتی ہیں اگر کھانے پینے کی ہوسوں میں اپنے رب سے بدمست ہوا ہے
تو بھوکھ یا بیماری کی بلائیں پیش آتی ہیں الغرض ہر ایک بلا ایک قسم کی تنبیہ
ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اس کے پیارے بندوں کو ہوتی ہے جو بعض
عیبوں کے دور ہونے اور بعض کمالات حاصل ہونے کا موجب ہوتی ہے
چنانچہ قرآن مجید اپنے مومن بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ لنبلونکم
بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات
فبشر الصابرین ۞ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا
الیہ راجعون ۝ اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ قف
واولئک ہم المہتدون۔ اور البتہ ہم کچھ خوف اور بھوکھ سے اور
مال وجان اور پھلوں کی کمی سے تمھاری اصلاح اور تکمیل کرینگے اور اے پیغمبر
ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو جو مصیبت پڑے پر انا للہ والیہ راجعون
کہتے ہیں کہ یہی لوگ ہیں جنپر انکے رب کی طرف سے صلوت اور رحمت ہے
اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں پس جو لوگ ابتلاؤں کے وقت صبر کرتے خدا سے
بیزار ہوکر دینیات کا راستہ نہیں چھوڑتے بلکہ لایق شاگردوں کی طرح اس

حقیقی اُستاد کی سرزنشوں کو برداشت کرے اور آگے کو زیادہ ہوشیار او.
محنتی بنجاتے ہیں وہ اپنے صبر کے صلہ میں رب العالمین کی رحمت کے
نیچے آجاتے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ خوش نصیب اور مستحق ہدایت
ہیں جو شاگرد پہلے روز اُستاد کی تنبیہ سے بیزار ہوکر بھاگ جاتا اور سرکشی اختیار
کرلیتا ہے وہ کبھی اُن نتایج کو نہیں پہونچسکتا جنکو ایک سعید صبر کرنیوالا
شاگرد پہنچتا ہے غفلتوں خطاؤں اور گناہوں پر ساتھ کے ساتھ تادیب اور
تنبیہ ہونے سے بہت سے مسائل جو قیاسی اور ظنی ہوتے تھے اب واقعات
کی صورت میں پیش آنے جاتے ہیں اور یقین بڑہتا جاتا ہے تب خدا اور
اُس کا تصرف گناہ اور اُس کی سزا نیکی اور اُس کی جزا یہ تمام حقایق واقعات
کے رنگ میں مشاہدہ ہوجاتے ہیں سویم اِسطرح پر کہ غیبی آوازیں کان
میں پڑتی یا تحریریں اور دیگر نظارہ نظر آتے یا ملائکہ بزرگوں کی صورت میں
آکر خبر بتلاتے ہیں اِن حالتوں کو الہام کشف کہتے ہیں یہی خداوند عالم
کی محبت معیت ہدایت نصرت اور رحمت کے مظہر ہوتے ہیں جو ایک
ضعیف البنیان انسان غیر محدود طاقتوں اور قوتوں والا بنا دیتے ہیں۔
پھر وہی آنکھیں جو دیواریں سے گذر نہیں کرسکتی پہاڑوں کے پیچھے تک دیکھ
آتی ہیں یہی کان جو معمولی کلام کو ایک خاص فاصلہ سے زیادہ نہیں سن سکتے
ہزاروں لاکھوں کوسوں سے سننے لگتے ہیں یہی جسم انسان جو ایک حد سے
زیادہ طاقت نہیں رکھتا اور ایک خاص رفتار سے زیادہ چلسکتا نہیں
لا انتہا طاقتوں والا ہوجاتا اور غیر متعین رفتار سے چلنے لگتا ہے وہی

انسان جو غیب پر کچھ دسترس نہیں رکھتا اب اسکو مرئیات کی طرح
دیکھتا ہے مگر یہ حالت دائمی اور اختیاری نہیں ہوتی خاص خاص فیوض
ربانی کے وقت اُس کا ظہور ہوتا ہے تب وہ منٹوں میں ملکوت السمٰوات
والارض کی سیر کرسکتا اور سکنڈوں میں ایسی ایسی سیریں کرتا ہے جو اور
طرح برسوں میں نصیب نہو سکیں - الہامی اور کشفی نظارہ اور تعلیم میں ایسی
یقینی اور ابعید از شک ہوتی ہیں جیسی کہ ظاہری آنکھوں سے دیکھی ہوئی
یا کانوں سے سنی ہوئی اور یہ کامل یقین الہامی باتوں پر اُسی طریق سے
پیدا ہوتا ہے جسطرح سے کہ ظاہری نظر اور شنوائی کی باتوں پر - بس یہی نظارہ
ہیں جو دینیات میں کامل یقین اور معرفت کا موجب بنتے ہیں اِس سے
پہلے جو کچھ ہے وہ سماعی اور ظنی ہے جس کے فہم میں ہزارہا شبہات اور غلط
فہمیوں کا احتمال رہتا ہے - تمام قرآن مجید ان الہامی اور کشفی عجائبات اور
نظاروں کی تفصیلات اور تمثیلات سے بھرا ہوا ہے انشاءاللہ کریم اِس مضمون
کو کسی اور موقعہ پر علیحدہ رسالہ میں بیان کریں گے وما توفیقی الا باللہ
العزیز الحکیم -

۸ - ہر اک انسان کے واسطے مُتقی بننا فرض ہے قرآن مجید اِس حکم کو بڑی
تکرار اور طرح طرح کے پیراوں میں فرماتا ہے - واتقوا اللہ لعلکم تفلحون - اللہ
سے ڈرو تاکہ تم نجات پاؤ - یعنی خداترسی اُن تمام اصلاحوں اور ترقیات کی
بنیاد ہے جو موجب نجات ہوتی ہیں - پھر دوسرے پیرایہ میں اسطرح پر فرماتا
ہے - واتقوا النار التی اُعدّت للکافرین -

اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کے واسطے تیار کیگئی ہے پھر فرماتا ہے وتعاونوا علے البر
والتقویٰ ولاتعاونوا علے الاثم والعدوان نیکی اور خداترسی کے
امور میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ مگر گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے کے
معاون مت بنو۔ واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔ اللہ سے ڈرو تحقیق
اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ چونکہ ریا اور خوف خلایق سے خداترسی میں
کمی آتی ہے اسلئے قرآن مجید فرماتا ہے فلا تخشوا الناس واخشون۔
لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھسے ہی ڈرو۔ چونکہ عموماً بُری باتوں کی کثرت ہے اسی
وجہ سے انسان بُرائی کی طرف زیادہ مایل ہو جاتا ہے۔ عام عادات رسومات
خیالات تعلیمیں صحبتیں اور طریق خراب اور ناجائز ہوتے ہیں ناقص العقل
اور ضعیف الایمان لوگ کثرت دیکھکر اُن کی طرف مائل ہو جاتے ہیں پھر کچھ نہیں سوچتے
اور دیوانوں کی طرح اُن کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ یہی جنوں اور بیہودہ میلان ہے
جو غمی کے موقعوں پر ناجائز موقعہ و ماتم کا موجب بنتا شادی کے موقعوں پر
ناچ تماشہ اور منہیات کا باعث ہوتا۔ سادہ لوح انسانوں کو حقہ چرٹ پان تمباکو
بھنگ۔ چرس۔ افیون۔ سنکھئے اور دھتورہ کا عادی بنا دیتا۔ لباس اور
مکانات کو ریاکاری اور بیہودہ نمایش کا اکھاڑہ بنا دیتا طاش شطرنج مرغبازی
اور دیگر ہزلیات کو رواج دیتا بیہودہ بکواس غزالی اور ترنم کی گرم بازاری کرتا ہے
تمام عیب اور گناہ اِسی کورانہ اطاعت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مُسلمانوں کو صرف
نحو اور معقول و منقول کا دیوانہ اور قرآن سے متنفر اسی بھیڈ چال نے بنایا۔ یہود
کو عیسائیوں کا دشمن اور عیسائیوں کو مُسلمانوں کا دشمن اور اسیطرح تمام مذاہب

کو ایک دوسرے کا دشمن اسی بیہودہ نفسانی نے کردیا۔

قرانی تراجم کا رواج اسی نے

دور کیا اور بے معنی پڑھنے کا رواج اسی نے قایم کیا۔ بچوں جوانوں اور بوڑھوں کے
مذاق کو لغو اور افترا پسند اسی احمقانہ چال نے بنایا ہر ایک کی فطرتی عقل اور
مذاہب کو یہی حماقت بگاڑتی ہے خداوند کریم کی وحدت و عظمت کی بجائے
شرک و کفریات یہی رسم پرستی بھرتی ہے اپنے فلسفیانہ طریق پر قرآن مجید
اِس احمقانہ پرستش کی تردید اسطرح پر فرماتا ہے۔ قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرت الخبیث ۚ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب
لعلکم تفلحون ۝ یہ کہو کہ خبیث اور طیب برابر نہیں ہوتے اگرچہ خباثت کی
کثرت تجھکو اچھی معلوم ہو پس اے اہل دانش لوگو خدا سے ڈرو تاکہ تم فلاح
پاؤ۔ پہلا مقولہ ایک توجہ طلب دلیل ہے کہ کثرت و قلت ایک علیحدہ امر
ہے جو خبیث ہے وہ خبیث ہے خواہ وہ کسیقدر کثیر کیوں نہو اور جو طیب
ہے وہ طیب ہے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہو۔ کثرت کے دباؤ میں نہیں آنا چاہئے
خواہ وہ کثرت کیسی ہی دلکش معلوم ہو بلکہ اے سمجھ والے لوگو خدا سے ہی ڈرو
دنیاوی کثرت اور رواج خداوند عالم کی عظمت و جلال کے مقابلہ میں کیا حقیقت
رکھتا ہے یہ سراسر حمق اور جہالت کا کام ہے کہ انسان دنیا کے خوف سے خدا
کو چھوڑ دے اور اُس کے احکام کا کچھ خیال نہ کرے اُس بشر کا ایمان خدا پر
کیسا نکما ایمان ہے جو خدا کو دنیا کی برابر بھی نہیں سمجھتا بلکہ فی الحقیقت وہ
مشرک اور بے ایمان ہے اسیواسطے اگر نجات چاہتے ہو تو خوب سوچ لو

اور سمجھ لو کہ نجات کا راستہ سوائے خوف خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا سے بے خوف اور لاپرواہ ہو کر انسان مخالف راستوں میں پڑ جاتا اور دین سے محروم رہجاتا ہے پھر اس مسئلہ کو اور الفاظ میں قرآن مجید اسطرح پر بیان فرماتا ہے فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین - اگر تم مومن ہو تو سمجھ لو کہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اُس سے خوف کیا جائے پس اگر خدا کو مانتے ہو تو اس بات کو بھی ساتھ ہی مانو کہ اُس کا خوف اور اُسکی اطاعت سب سے مقدم ہے جو عملاً ایسا ظاہر نہیں کرتا وہ فی الحقیقت مشرک اور بے ایمان ہے پھر دوسرے الفاظ میں اس مسئلہ کو یاد دلاتا ہے ویحذرکم اللہ نفسہ ط والی اللہ المصیر - اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سب کی بازگشت ہے -

۹ - خدا سے نہ ڈرنا حماقت اور رعونت کی دلیل ہے خلقت کا خوف ریا جھوٹ اور بدی کی طرف لیجاتا ہے - پر خدا کا خوف صفائی راستی اور نیکی کی طرف رسم و رواج کا خوف مشرک و احمق بناتا ہے پر خدا کا خوف موحد و دانشمند حکام کا خوف خوشامد بیوفائی اور حرامخوری کی طرف مائل کرتا ہے مگر خدا کا خوف صدق و وفا اور نمک حلالی کی طرف - برادری اور شہرداری کا خوف رسم پرست اور زیاں کار بناتا ہے - پر خدا کا خوف خداپرست اور صلاح کار - پھر کیسی نادانی اور جہالت ہے کہ رسم و رواج سے ڈریں مخلوق سے ڈریں حکام اور برادری سے ڈریں پر خدا سے غافل اور بے خوف بنے رہیں - بدیہی نظر میں یہ سراسر نادانی کی بات ہے کہ خالق کے مقابلہ پر اُسکی مخلوق کا خوف کیا جائے رب العالمین کے

کے احکام کے مقابلہ پر رسم و رواج کو مانا جائے احکم الحاکمین کے مقابلہ پر دنیاوی حکام کا خوف کیا جاوے۔ اے انسان کیا تیرے نزدیک اُس رب العالمین کی کچھ حقیقت نہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کے رزق کو چاہے کم کردے اور جس کے رزق کو چاہے زیادہ کردے جسکو چاہے عزت بخشے اور جسکو چاہے ذلیل کردے جسکے حکموں میں کوئی مخل نہیں ہوسکتا جو چاہے تو ایکدم میں زمین اور پہاڑوں کی گرد بنا کر اُڑا دے۔

تو اے بندۂ ناتواں چیز کیا ہے
جو خالق سے بیخوف ایسا ہوا ہے
جو ہے مالک الملک خلاق عالم
قدیر اور عزیز اور رزاق عالم
جو چاہے تو ایکدم میں نابود کردے
دکھوں سے ترے گھر کو اور در کو بھر دے
جو چاہے تجھے سخت بیمار کردے
تو انگر سے یکدم میں نادار کردے
کھڑے کھیت و باغات ساری سکھا دے
زمانہ کو خشکی کے دکھ سے رُلا دے
زمین اور پہاڑوں کو تھر تھر ہلا دے
مکانات عالی دھڑا دھڑ گرا دے
وباؤں سے آدم پہ لاوے تباہی
ہزاروں کو یکدم میں کردیوے راہی
نہیں اُسکی پرواہ کچھ بھی سمجھتا
خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا
بھلا کیا خدا کمتر انسان سے ہے
کہ بیخوف و بیفکر رحمان سے ہے

الغرض خدا سے نہ ڈرنا ہر پہلو سے حماقت و رعونت میں داخل ہے قرآن مجید اِس حمق کی تشریح اپنے فلسفیانہ طریق سے بہت مقامات پر فرماتا ہے ذیل میں تمثیل کے طور پر چند مقالات درج کئے جاتے ہیں افامن اهل القرىٰ ان یاتیهم باسنا بیاتا وهم نائمون ۞ اوامن اهل القرىٰ

ان یاتیھم باسنا ضحیً وھم یلعبون ۝ افامنوا مکر اللہ ج فلا یا
من مکر اللہ الا القوم الخاسرون ۔ کیا اون بستیوں کے لوگ اِس بات
سے نڈر ہوگئے کہ اُنپر ہمارا عذاب راتوں رات آپڑے اور وہ سوئے پڑے
ہوں یا اُن بستیوں کے رہنے والے اِس سے نڈر ہیں کہ اُنپر ہمارا عذاب دِن
میں آپڑے اور وہ لہو ولعب میں مشغول ہوں تو کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں
سے نڈر ہوگئے سو (یادرکھو) کہ اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر
ہوتے ہیں جو برباد ہونے والے ہیں انما یخشی اللہ من عبادہ العلمؤ
اللہ سے تو بس وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اُس کے بندوں میں سے اہل علم ہیں
مثال کے طور پر ایک احمق ومتکبر کے بیان میں قرآن مجید فرماتا ہے ۔ واذا
قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المھاد ۝
جب اُسکو کہا جاوے کہ خدا سے ڈر رعونت اُسکو پکڑ کر گناہ کی طرف مایل کردیتی
ہے پس اُس کے واسطے جہنم کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے پھر ایک
اور مقام پر فرماتا ہے افامن الذین مکروا السیئات ان یخسف اللہ
بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لا یشعرون ۝ او
یاخذھم فی تقلبھم فما ھم بمعجزین ۝ او یاخذھم علی تخوف
فان ربکم لرؤف الرحیم ۝ تو کیا جو لوگ بدی کے منصوبہ باندھتے ہیں انکو
اِس بات کا خوف نہیں کہ خدا اُنکو زمین میں دے مارے یا جدھر سے اُنکو خبر
بھی نہو عذاب اُنپر نازل ہو یا اُنکے چلتے پھرتے خدا اُنکو کھٹکے کی حالت میں
پکڑ لے مگر اصل یہ ہے کہ تمہارا رب بڑی شفقت ورحمت والا ہے ۔ (یہی

وجہ سے کہ سخت بیباکی کی حالت میں بھی لوگوں پر کوئی عذاب اچانک نازل نہیں ہوتا) ایک اور مقام پر فرماتا ہے ءامنتم من فی السمآء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور O ام امنتم من فی السمآء ان یرسل علیکم حاصبا ط فستعلمون کیف کان نذیر O کیا تم اسکے غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں زمین میں تمکو دھنسا دے اور پھر وہ زور سے جھکولے مارے یا خدا جو آسمان میں ہے تم اُس کے غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں تم پر پتھر برسا دے تو عنقریب تم معلوم کروگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا۔ الغرض خدا سے نہ ڈرنا پرلے درجہ کی حماقت رعونت اور ہمیشہ کے واسطے برباد ہوجانیکی علامت ہے۔ ہماری بیباکی اس بات کی مقتضی ہے کہ کوئی سخت عذاب ناگہانی طور پر دن میں یا رات میں ہم پر آپڑے [illegible] اور شریر لوگ انہیں دھنس جائیں یا آسمان سے پتھر برسیں [illegible] کردیں مگر خدا کا حلم اور رحم ہماری پناہ ہے ورنہ ہمارے [illegible] اعمال ایسے نہیں کہ ہم ایکدم کے واسطے ان سے زندہ بچ سکیں۔

۱۰۔ شریروں کے درمیان مومنوں کو بھی بےخوف نہیں رہنا چاہئے بلکہ بہت ڈرنا چاہئے جبتک ہم اپنے جان و مال کو وعظ و نصیحت میں صرف نہ کریں اور تبلیغ احکام کا بار جو ہم بے ایمانوں اور بے دینیوں کے درمیان ہمپر عین فرض ہے سبکدوش نہو جائیں اُسوقت تک عذاب الہی سے بری نہیں ہوسکتے۔ ایسی حالتوں میں جب عذاب الہی نازل ہوتا ہے تو چُن چُن کر شریروں کو نہیں پکڑتا بیچ میں بہت سے سُست اور غافل مومن بھی پکڑے جاتے ہیں

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃً ج واعلموا ان اللہ شدید العقاب۔ فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے شریروں کو چن چن کر نہیں پکڑے گا اور اس بات کو جانے رہو کہ تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۱۱- جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سخت جھگڑالو فسادی اور شرک اور دین و دنیا میں برباد ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اوپر کے بیانات سے صاف ہو چکا ہے کہ تمام نیکی اور دینداری کی بنیاد خدا ترسی ہے اور تمام بدی اور بددینی کی بنیاد اس کا خلاف ہے۔ پس جو ڈرتا ہے وہ ہر طرح سے اپنی اصلاح کرتا اور فساد سے بچتا ہے اسکی آنکھیں روشن اور عقل صاف و صحیح ہو جاتی ہے ہر طرح کے ظلم و فساد سے اسکی روح کانپتی اور دور رہتی ہے برعکس اسکے جو بیباک ہے وہ ہمیشہ بدی اور فساد کی طرف مایل رہتا اس کی آنکھیں اندھی اور عقل خراب رہتی ہے ہر طرح کی شرارت اسکو اچھی معلوم ہوتی ہے اسطرح پر اس کا دین برباد ہو جاتا اور ظلم و شرارت کی وجہ سے دنیا میں جلد تر ذلیل و خوار یا نیست نابود ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے افامنوا مکر اللہ وما یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں سے نڈر ہو گئے اور اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر رہتے ہیں جو برباد ہونے والے ہیں شرک بھی اسوقت تک انسان کو اچھا معلوم ہوتا ہے جب تک خدا کی طرف سے بیخوفی ہے بلکہ شرک میں مبتلا ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا کی عظمت و ہیبت اس کے اندر کچھ نہیں تبھی ایک انسان یا حیوان یا پتھر یا چاند سورج یا ستارہ کو خدا بناتا اور اسکے

آگے جھکتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے قال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ط افلا تتقون ہ (ہود علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اُس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں پس کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو (جو اللہ کے شریک ٹھیراتے ہو) واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ط ولبئس المھاد جب اُس کو کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تب اُس کو عزت کھینچکر گناہ پر آمادہ کردیتی ہے پس ایسے شخص کے واسطے جہنم کافی ہے اور وہ بہت بڑا ٹھکانا ہے۔

خدا کا خوف ہر یک میں ہے موجود — گناہوں سے جو ہو جاتا ہے نابود
نکوکاری سے پاتا ہے جلا یہ — شرارت سے ہے ہو جاتا فنا یہ
کلام حق دلاتا ہے اسے یاد — گناہوں پر یہی کرتا ہے فریاد
ہر اک فطرت میں ہے موجود تقوےٰ — سدا ہوتا ہے جس سے خوفِ عقبےٰ
سُدھرتے ہیں اِسی سے سارے اعمال — اِسی سے ٹھیک ہوویں بگڑے احوال
ولیکن سبھی ایمانی اِنساں — ترقیات روحانی انساں
سراسر منحصر ہیں اتقا سے پر — بنا اُن کی ہے بس خوفِ خدا پر
اِسی پر منحصر ہے سب شرافت — ترقی اور اصلاح اور نجابت
محافظ ہے یہی فعلِ خفی میں — مودب ہے یہی فعلِ جلی میں
میسر اِس سے ہو قربت خدا کی — محبت اور ہدایت کبریا کی
اِسی سے دور ہوں وسواس شیطاں — کہ پکڑے زور اِس سے دین و ایماں

ملے انساں کو اِس سے صاف فرقاں
جلا پائے اِسی سے نورِ ایماں

اِسی کا تذکرہ ہے سارا قرآن
اِسی کا ہے بیانِ صاف فرقاں

سمجھتا ہے وہی جس میں بقا ہے
اِسی پر منحصر خوف و حیا ہے

حیاتِ طیبہ ہے نام اِس کا
درستیٔ عمل ہے کام اِس کا

بقا جس میں ہو روحِ اتقا کو
وہی ہے چاہتا ذکرِ خدا کو

اگر باقی نہیں ہے اتقا کچھ
اثر کرتا نہیں ذکرِ خدا کچھ

وہ رہتا ہے سدا مردود و بدکار
نہیں رہتے صلاحیت کے آثار

بیاں قرآن ہے صالح اور شقی کو
ہدایت اور نصیحت متقی کو

صداقت سے کشش ہے متقی کو
مگر ضد اور تنفر ہے شقی کو

خدا ترسوں پہ ہے رحمت خدا کی
ولاؤ قربت و نصرت خدا کی

خدا سے جو کوئی ڈرتا ہے درغیب
وہی بس جنتی ہووے گا لاریب

تو کیوں بیخوف ہے اتنا خدا سے
نہیں ڈرتا ہے کیوں اُسکی بلا سے

کہ جس کے ہاتھ میں ہے رزق و عزت
حیات و موت اور آمان و آفت

اُسیکی سلطنت کون و مکاں ہیں
اُسیکی ملکیت ہر دو جہاں ہیں

کوئی اُسکو نہیں ہے روک سکتا
نہ کوئی اُسکو ہرگز ٹوک سکتا

قدیرِ مطلق و مختار ہے وہ
عزیز و قاہر و جبار ہے وہ

اشارے سے پہاڑوں کو ہلا دے
اگر چاہے تو یکدم میں اُڑا دے

زمیں کو چاہے گر دلدل بنا دے
شریروں ظالموں کو پھر دھسا دے

بہت بدبخت ہیں ڈرتے نہیں جو
خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں جو

تمام اعمال کی ہے جان تقوے
یہی تقوی کی ہے [illegible]

لباس ظاہری ہے ستر و زینت
مگر بہتر ہے اس سے خوف [illegible]

حقیقی ستر و زینت اتقا ہے
حجابِ بے حیائی اتقا ہے

معلم خود خدا ہے متقی کا
پیمبر رب العلا ہے متقی کا

خدا کا خوف ہے بنیادِ حکمت
یہی ہے چشمۂ اسرارِ رحمت

عجب ناداں ہیں جو ڈرتے نہیں ہیں
خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں ہیں

شرارت میں وہ رہتے ہیں گرفتار
انہیں سے بنتے ہیں کفار و فجار

وہی ہوتے ہیں بس منزور احمق
سدا رہتے ہیں وہ جہالِ مطلق

وہی ہوتے ہیں جھگڑالو فسادی
جنہوں نے باطنی خشیت گنوا دی

جہاں میں جسقدر صدق و صفا ہے
بنا اُسکی فقط خوفِ خدا ہے

عبادت اور توبہ کی یہ جاں ہے
سعادت کا یہی کامل نشاں ہے

ہدایت کی بنا ہے روحِ تقوے
حیاتِ اولیا ہے روحِ تقوے

رفیقِ اذکیا ہے روحِ تقوے
انیسِ اصفیا ہے روحِ تقوے

یہی صیقل ہے بس زنگارِ دل کا
یہی مشعل ہے سب انوارِ دل کا

خدا کا خوف مفتاحِ جناں ہے
یہی مفتاحِ اسرارِ نہاں ہے

نہیں کچھ حج و قربانی سے ہوتا
نہ حاصل جب تلک ہو اس سے تقوے

نمازیں بھی نہ ہونگی بار آور
نہ روکیں جب تلک وہ فحش و منکر

زکوٰۃ و صوم و تسبیح و نوافل
بتاتے ہیں نہ ہو جو حق سے غافل

غرض خوفِ خدا راہِ جناں ہے
یہی بس حق اسرارِ نہاں ہے

[illegible]

۴ مفید عالم معروف مفید الحکمت - یہ ایک لغات ادویہ [illegible] حروف [illegible] کا نام

انگریزی - اردو - فارسی - عربی زبانوں میں لغات کی ترتیب بروز تہجی کیا گیا ہے جس میں یا معلوم
کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکال دیکھ لو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی - یا
عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود عامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی
جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض ہوں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو [illegible] کی علامتیں - انگریزی
یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں - سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف
خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب
حالت صحت میں رفیق خانہ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اطلاقی اور معالی امراض
کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید اور قابل [illegible]
کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے
قیمت فی جلد [illegible] کل قیمت ہر سہ جلد [illegible] طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو
بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں - اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے

۵ رسالہ اخفا عضو - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - [illegible]
ضربات جلق - عقر - سرعت انزال [illegible] - استعداد [illegible] کا علاج [illegible] کے قواعد
اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین [illegible] کی ترتیب [illegible]
[illegible] کے متعلق ہیں درج ہیں [illegible]

۶ مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کئے ہیں کہ ہر ایک مرض کی تعریف۔ اسباب۔ کیفیت۔ علامات۔ امتحان اور تشخیص ...

طب جراحی۔ امراض قابلہ۔ امراض العین۔ امراض النسوان۔ امراض الصبیان۔ امراض ...

میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا۔ تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے۔ یہ کتاب

مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری۔ یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی

اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض مقصد تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج

کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے

باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے۔

۱۸ اشتہاد تراوڑی۔ یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار ضمیمہ تذکرۃ القرآن کے ساتھ

ماہواری شایع ہوا کریگا بشرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ فی ششماہی

۱۸ روپیہ اور فی سال ۳۶ روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان

اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جاسکتے ہیں

فی تین ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار۔

ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے ۱۲ روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت

کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اجرت اشتہار درخواست کے ساتھ آنی چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اُٹھاویں گے

تذکرۃ القرآن

جلد ۲ - نمبر ۴ | ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اولؔ۔ قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شائع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیر خواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دومؔ۔ قرآن کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر۔ ہمدردی۔ اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے۔

سومؔ۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم۔ یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا۔ بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی۔ بے دینی۔ اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارمؔ۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

... ضلع کرنال ملک پنجاب ...

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۹۰ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح بسر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ صرف

۲- مفتاح القرآن۔ اسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یادکر کے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سو ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے۔ تمام مُسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اِس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہو جاوینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

۳- مفتاح العرب۔ اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے۔ کہ میزان۔ منشعب۔ صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری۔ نحو میر ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملاں اور مراح الارواح۔ وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا۔ جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں۔ وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی۔

۴- مفید عام۔ عرف معین الحکیم۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

تذکرۃ القرآن

ماہ جولائی ۱۹۱۴ء

جلد ۲ نمبر ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

قرآن مجید کے مفصل نور مبین لاریب فیہ میزان مہیمن محکم اور تفصیل کل شے ہونے کے متعلق چند سوالات بذریعہ چٹھی کے ہمارے پاس پہونچے ہیں۔ ذیل میں ہم اصل چٹھی اور عبارات ترجمہ تفسیر کبیر کو درج کر کے آخر میں ثابت کرینگے کہ قرآن مجید کے الفاظ جنپر اسقدر اختلاف کیا گیا ایسے محکم اور صاف ہیں کہ اُن میں کسی قسم کے جھگڑے یا شک کی گنجایش نہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

جناب منیجر صاحب تذکرۃ القرآن زاد فیوضکم۔ السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہٗ

آپ کے رسالجات تذکرۃ القرآن جو قرآن مجید کی حقانیت عظمت اور کمالیت ثابت کرنیکے لئے بینظیر رسائل ہیں وہ تمام شروع سے اجتک مینے بغور مطالعہ کئے اُنمیں یہ مضمون نہایت ہی شد و مد اور تکرار کے ساتھ شائع ہوتا رہا ہے کہ قرآن

نہایت آسان اور اُس کا بیان نہایت صاف اور عام فہم ہے آپکی متواتر تحریریں
پر مجھکو یہ خیال ہوا کہ کسی اُردو تفسیر اور ترجمہ کی مدد سے قرآن مجید کا مطالعہ کروں
اِس شوق سے میں نے تفسیر کبیر کے اُردو ترجمہ کا مطالعہ شروع کیا ابھی ۲۰ اوراق کے
قریب ہی مطالعہ کئے تھے کہ نہایت حیران و پریشان اور مضطر ہو گیا کچھ بھی سمجھ میں
نہ آیا آپ کے رسالجات سے جو یہ بات دل پر منقش ہوئی ہے کہ قرآن مجید کا بیان
بہت ہی واضح اور صاف ہے اور ہر ایک قابلیت و استعداد کا آدمی اُس سے
مستفیض ہو سکتا ہے یک قلم جاتی رہی جبکہ مفسرین کا یہ حال ہے کہ ایک ایک
لفظ پر اختلاف اور بحث ہے اور ہر ایک صاحب اپنے اپنے معنی کی حمایت میں
قرآن اور حدیث اور آثار سے ثبوت پیش کرتے ہیں تو پھر کون سے معنوں کو صحیح
اور کون سے کو غلط مانا جاوے اور دل کا اطمینان کسطرح پر ہو پہلا شک تو ہے کہ
کہ ہدایت کے معنوں پر اختلاف اور بحث متقی کے معنوں پر اختلاف اور بحث یومنون
کے معنوں پر اختلاف اور بحث غیب کے معنوں پر اختلاف اور بحث اقامت صلوٰۃ
کے معنوں پر اختلاف اور بحث ینفقون پر اختلاف اور بحث رزق پر اختلاف
اور بحث الغرض کوئی لفظ اور کوئی آیت نہیں جس پر کچھ نہ کچھ اختلاف اور بحث نہو
پھر آپ متواتر اپنے رسایل میں یہ کیسے لکھتے ہیں کہ قرآن کا بیان واضح صاف اور
آسان ہے - اور تمام مفسرین کے خلاف آپکی بات کیسے تسلیم کیجا سکتی ہے نمونہ
کے طور پر میں تفسیر کبیر سے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ کی تفسیر نقل کر کے آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں
آپ براہ مہربانی میرے خدشات کا جواب دیں اگرچہ میں ایک ناچیز شخص ہوں اور

اس قابل نہیں ہوں کہ آپ اپنے قیمتی ورق اور عیش بہار رسالہ میں مجھکو جگہ دیں مگر یہ مضمون بنفسہ نہایت ضروری ہے اور آپ جو ہزار ہا روپیہ قرآن مجید کی اشاعت نور مبین ثابت کرنے میں صرف کر رہے ہیں تو یہ لازم ہے کہ جو اعتراضات اور خدشات پیدا ہوں اُنکی آپ صفائی بھی کریں ورنہ آپکا بیان ایکطرفہ مدعیانہ ہو جاویگا اسکی وقعت دانشمندوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں ہو سکتی اور جبکہ آپکا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید میں ہر ایک شے کی تفسیر اور ہر ایک بات کا بیان موجود ہے تو آپ پر لازم ہے کہ میرے ان سوالات کا جواب بھی آپ قرآن مجید کی رو سے ہی دیں جیسا کہ آپ خود پسند مضامین میں آجتک ہر ایک بات قرآن مجید سے ثابت کرتے کرتے رہتے ہیں امید کہ میرے سوالات پر توجہ فرما کر ان کا جواب آپ اپنے رسائل میں ہی شائع کریں گے تاکہ مسلمانوں کو عام طور پر فائدہ پہونچے۔ اب ذیل میں تفسیر کبیر کی ترجمہ کی اصل عبارت نقل کرکے معہ اپنے سوالات کے پیش کرتا ہوں۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۙ اس مقام پر چند مسائل ہیں (مسئلہ اولے) یہ ہے کہ ہدایت کی حقیقت کیا ہے پس معلوم کرو کہ ہدایت کے معنے بتلا دینا ہے۔ اور صاحب کشاف نے بیان کیا ہے ہدایت بتلا دینے کا نام ہے جس سے مطلب حاصل ہو جائے اور بعض کہتے ہیں ہدایت رہبری حاصل ہونے اور علم کا نام ہے مگر تینوں قولوں میں قول اول صحیح اور دوسرا تیسرا غلط ہے اس لئے کہ اگر ہدایت کے اندر مطلوب کا حاصل ہونا ہی معتبر ہوتا تو ہدایت یاب نہونیکی صورت میں ہدایت کے معنے کا تحقیق نہ ہوتا اس لئے کہ ہدایت یاب نہ ہونیکی

صورت میں ظاہر ہے۔ ہدایت کا راستہ بتلا دینے سے مطلوب حاصل نہ ہو
مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہدایت یاب نہونیکے معنے پائے جاتے ہیں اس لئے کہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واما ثمود فھدیناھم فاستحبوا العمی علی الھدیٰ
اس آیت میں خدا تعالیٰ نے باوجود اُن کے ہدایت یاب نہونیکے یہ فرمایا کہ ہمنے
اُن کو ہدایت کی علاوہ بریں لغت عرب میں یہ کہنا صحیح ہے۔ ھدیتہ فلم
یتھد۔ اس بیان سے ہمارا ثابت ہوگیا اور صاحب کشاف نے اپنے قول
پر تین طرح سے استدلال کیا ہے (۱) یہ کہ ہدایت ضلالت کے مقابلہ واقع ہوتی
ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولئک الذین اشتروا الضلالة بالھدیٰ
اور دوسری جگہ فرماتا ہے لعلی ھدی او فی ضلال مبین۔(۲) مدح
کے مقام پر جسطرح مھتدی کہتے ہیں اسیطرح مہدی کہتے ہیں پس اگر ہدایت
کے اندر مقصود کا حاصل ہونا معتبر نہ ہوتا تو مہدی کے اندر کوئی مدح و تعریف نہ ہوتی
اسلئے کہ یہ احتمال باقی رہتا کہ ہدایت پائی گئی ہو مگر ہدایت یاب نہ ہوا ہو (۳)
اہتدار کا لفظ ھدیٰ کے بعد بطور مطاوع کے واقع ہوتا ہے اور بولتے ہیں ھدیتہ
فاھتدے جیسے کہتے ہیں۔ کسرتہ وقطعتہ فانقطع پس جسطرح توڑنے
اور کاٹنے کے لئے ٹوٹنا اور کٹنا لازم ہے اسیطرح ہدایت کے لئے ہدایت یاب
ہونا لازم ہوگا۔ پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ہدایت اور اہتدا میں فرق ضرور ہے
اسلئے کہ ہدایت کا مقابل اضلال اور اہتدار کا مقابل ضلال ہوتا ہے پس ہدایت
کو ضلال کے مقابل کہنا غلط ہے دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ مہدی اُس شخص
کو کہتے ہیں جسکو ہدایت سے نفع ہوتا ہے اور جسکو ہدایت سے نفع ہوتا ہے اسکو مہدی

کہتے ہیں علاوہ بریں جب وسیلہ سے مقصود حاصل ہو تو اُس کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے
تیسرے کا جواب یہ ہے کہ ائتمار امر کا مطاوع ہوتا ہے اور کہتے ہیں ایتمرتہ
فائتمر اور ہم دیکھتے ہیں کہ امر کے لئے ایتما یعنے قبول کرنا لازم نہیں ہے۔
اسیطرح ہدایت کیلئے ہدایت یاب ہونا لازم نہیں ہے علاوہ بریں جسطرح کہتے ھدیتہٗ
فاھتدیٰ اسیطرح یہ بھی تو کہتے ہیں ھدیتہ فلم یھتد پس جو لوگ ہدایت
خاص علم کا نام رکھتے ہیں اُن کا قول بھی غلط ہے اِس لئے کہ قرآن کو خدا تعالیٰ
نے ھدیٰ فرمایا ہے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ قرآن خود علم نہیں ہے اِس بیان
مذکورہ بالا سے ثابت ہوگیا کہ ہدایت صرف بتلا دینے اور رہنمائی کا نام ہے ہدایت
یاب ہونے اور علم کا نام نہیں ہے (مسئلہ دوم) متقی اسم فاعل کا صیغہ ہے
وقاہ فاتقی سے ماخوذ ہے یعنے باب افتعال سے ہے۔ اور وقایت کے معنے
لغت میں فرط صیانت اور پورے طور پر محفوظ رکھنے کے ہیں جب تمکو یہ بات
معلوم ہوگئی تو ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اِس جگہ متقین کو مدح کے طور پر ذکر فرمایا
ہے لہذا دُنیا کے امور میں اپنی حفاظت اور نگرانی کرنا متقی کے لئے بایں معنے اولیٰ
ہوا بلکہ آخرت کے امور میں بھی پرہیزگاری کرنا از روئے لغوی معنے کے مناسب
ہوگا تاکہ حفاظت اور فرط صیانت کے مناسب ہو اور دین میں متقی اور پرہیزگار ہونے
اور اپنی محافظت کرنیکے یہ معنی ہونگے کہ عبادات کی بجا آوری کرے اور جن امور سے
اُسکو ممانعت کی گئی ہے اُن سے الگ رہے۔ اور علما کا اِس باب میں اختلاف
ہے کہ تقوے کے اندر صغائر سے بچنا بھی معتبر ہے یا نہیں بعض فرماتے ہیں کہ تقوے
کے اندر صغائر سے بچنا بھی معتبر ہے اِسواسطے کہ وعید کے اندر صغائر بھی داخل ہیں

اور بعض کا مذہب ہے کہ تقوی کے اندر صغائر سے بچنا ضروری نہیں یعنی متقی اسکو
کہیں گے جو کبائر سے احتراز کرتا ہو اگرچہ صغائر سے نہ کرتا ہو۔ اور اس بات میں تو سب کا
اتفاق ہے کہ جسطرح کبائر سے توبہ کرنا واجب ہے صغائر سے بھی واجب ہے نزاع
حرف اسی بات میں ہے کہ جو شخص صغائر سے احتراز نہیں رکھتا ہے اسکو متقی
کہسکتے ہیں یا نہیں کہسکتے حدیث شریف میں تو اسطرح وارد ہوا ہے کہ حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ متقین کے درجہ کو نہیں پہونچتا جبتک کہ
مضائقہ کے چیزوں کے چھوڑنے کے خوف سے اُن چیزوں کو ترک نکردے جن کے اندر
مضائقہ نہیں ہے اور حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ متقی وہ لوگ ہیں جو
عقوبت الٰہی کے خوف سے اُس چیز کو ترک کر دیتے ہیں جس کی طرف اُنکی خواہش
کا میلان ہوتا ہے اور جو چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے آئی ہے اُس کی تصدیق کرکے
خدا تعالےٰ کے رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اور معلوم کرنا چاہئیے کہ قرآن میں
تقوےٰ کے معنے خشیت اور خوف کے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ سورۃ نساء کے شروع
میں فرماتا ہے یاایھاالناس اتقوا ربکم اور اسی کی مثل سورۃ حج کے شروع میں
ارشاد ہوا ہے اور سورۃ شعراء میں ارشاد ہوتا ہے اذ قال لھم اخوھم نوح
الا تتقون یعنے جب اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں
اور اسیطرح حضرت ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام نے اپنی اپنی
قوم سے کہا ہے اور سورۃ عنکبوت میں ہے قال ابراھیم لقومہ اعبدوا
اللہ واتقوہ اسیطرح خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے واتقوا اللہ حق تقاتہ اور فرماتا
ہے وتزودوا فان خیر الزاد التقوی اور فرماتا ہے واتقوا یوما لا تجزی

نفس عن نفس شیئا اور معلوم کرنا چاہئے کہ دراصل تقویٰ کے معنے اگرچہ وہی ہیں جس کا ہم بیان کر چکے ہیں۔ مگر قرآن کے اندر جو جا بجا تقویٰ کا لفظ آیا ہے اُس سے مقصود اصلی کہیں ایمان ہے کہیں توبہ کہیں طاعت اور کسی مقام پر ترک معصیت اور کہیں اخلاص دیکھو اس آیت میں تقویٰ سے ایمان مراد ہے والزمھم کلمۃ التقویٰ یہاں اِس سے توحید مراد ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ اور سورۃ شعرا میں قوم فرعون الا یتقون یہاں تقویٰ اختیار نہ کرنے سے ایمان نہ لانا مراد ہے۔ اور اِن آیات میں جو تقویٰ کا لفظ وارد ہوا ہے اُس سے توبہ مراد ہے سورہ توبہ کے اندر ارشاد ہوتا ہے ولو ان اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا الآیہ یہاں تقویٰ سے توبہ کرنا مراد ہے اور سورہ نحل کے اندر جو ارشاد ہوتا ہے یہاں اطاعت مراد ہے ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون اور اسی سورۃ میں ہے افغیر اللہ تتقون اور سورۃ مومنین میں ارشاد ہوتا ہے وانا ربکم فاتقون اور دیکھو اس آیت میں تقوے سے ترک معصیت مراد ہے وأتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ اور اس آیت کے اندر جو سورۃ حج میں واقع ہے تقوے سے خلاصی مراد ہے فانھا من تقوی القلوب اور اس آیت میں بھی اخلاص ہی مراد ہے وایای فاتقون اور معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کا درجہ بہت بلند ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون اور فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تمام لوگوں میں بزرگ بننے کی خواہش رکھتا ہو اُسکو چاہئے کہ خدا کا خوف کرے اور جو شخص سب سے

زیادہ قوی بننا چاہے اُسکو چاہیئے کہ خدا پر توکل کرے اور جو شخص سب لوگوں سے
زیادہ دولتمند بننا چاہے اُسکو چاہیئے کہ بہ نسبت اُس چیز کے جو اُس کے ہاتھ میں ہے
اُس چیز پر زیادہ بھروسہ رکھے جو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ فرماتے ہیں تقوےٰ کی حقیقت یہ ہے کہ معصیت کے اوپر اڑ نہ جاوے اور
طاعت پر گھمنڈ نکرے اور حسن رضؓ فرماتے ہیں تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ تو خدا کے
معاملہ میں کسی چیز کو اختیار نکرے اور اس امر کو سمجھے کہ سب کام اُس کے قبضہ
میں ہیں اور ابراہیم بن ادہم رضؓ فرماتے ہیں تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ خلقت
تیری زبان میں کوئی عیب نہ دیکھے اور ملائکہ تیرے افعال میں کوئی عیب دیکھیں
اور خدائتعالیٰ تیرے باطن میں کوئی عیب نہ دیکھے واقدی رحؒ فرماتے ہیں تقویٰ
کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کو خدائتعالیٰ کے لئے اِسطرح آراستہ کرے
جسطرح ظاہر کو خلقت کے لئے آراستہ کرتے ہیں بعض بزرگوں نے تقویٰ کی حقیقت
یہ بیان کی ہے کہ جس جگہ سے تیرے مولیٰ نے تجھکو منع کیا ہے وہ اُس جگہ تجھکو
نہ دیکھیں۔ بعض صوفیہ کہتے ہیں متقی وہ شخص ہے جس میں یہ اوصاف ہوں من
سلك سبيل المصطفىٰ ونبذ الدنيا وراء القفا وكلف نفسه
الاخلاص والوفا واجتنب الحرام والجفا اور متقی کے لئے اگر کوئی اور دوسری
فضیلت نہوتی تو صرف اسیقدر فضیلت بہت کافی ہے کہ خدائتعالیٰ نے یہاں
فرمایا ہے هدى للمتقين اور دوسری جگہ فرماتا ہے شهر رمضان الذي
انزل فيه القرآن هدى للناس اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان صرف
وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں اور جو متقی نہیں وہ گویا درحقیقت انسان نہیں ہے (رسالہ سوم)

چند سوالات پرمشتمل ہے (سوال اوّل) ایک شئے کا ہدایت اور دلیل ہونا کسی خاص شخص کے ساتھ مختص نہیں ہوتا پھر اسکی کیا وجہ کہ قرآن صرف متقیوں کے لئے ہدایت ہے علاوہ بریں متقی تو وہی شخص ہوتا ہے جسکو ہدایت ہو چکی ہو پھر دوبارہ اس کے ہدایت یاب ہونیکی کیا معنے پس قرآن کا متقیوں کے لئے ہدایت ہونا کیونکر صحیح ہوگا (جواب)۔ قرآن کا ہدایت ہونا کسی گروہ کیلئے مخصوص نہیں ہے بلکہ جس طرح متقیوں کیلئے اُس میں ہدایت ہے اور خدا تعالیٰ کے اور اُسکی دین اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسیطرح سے کافروں کیلئے وہ رہنمائی کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ نے مدح کے طور پر یہاں متقیوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ قرآن سے صرف متقی لوگ ہدایت یاب اور منتفع ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے مقام پر فرماتا ہے انما انت منذر من یخشاھا نیز ارشاد ہوتا ہے انما تنذر من اتبع الذکر حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو ڈراتے تھے مگر صرف اِن لوگوں کے ذکر کرنیکی وجہ یہی ہے کہ آپ کے ڈرانے سے نفع انہیں لوگوں کو ہوا نہ دوسروں کو۔ اور جو لوگ ہدایت کے معنے یہ بیان کرتے ہیں کہ جو رہنمائی مقصود کیطرف پہونچا وے اُن کے اوپر یہ اعتراض وارد ہی نہیں ہوتا اس لئے کہ قرآن سے مقصود کو پہونچنے والے فرق بھی متقی لوگ ہیں (سوال دوم) خدا تعالیٰ نے یہاں تمام قرآن کو ہدایت فرمایا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کے اندر بہت سے مجمل و متشابہ ہیں اگر عقل کی رہنمائی نہ ہو تو محکم اور متشابہ کی تمیز بھی نہ ہوسکے اِس سے تو یہ معلوم ہوا کہ درحقیقت ہدایت عقل کے رہنمائی ہے نہ قرآن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے

مروی ہے کہ جب اُنھوں نے حضرت عباس رضؓ کو خارجیوں کے پاس بھیجا ہوتا تو حضرت علی اِن سے کیوں فرماتے علاوہ بریں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے تمام فرقے اِسی قرآن سے اپنی اپنی حجت پکڑتے ہیں اور قرآن میں صدہا آیتیں ہیں بعض بعض آیتوں سے صریح طور پر جبر اور بعض سے صریح طور پر قدر ثابت ہوتا ہے اور نہایت دقت اور محنت کے ساتھ اُن میں توفیق کیجاتی ہے پھر قرآن کس لئے ہدایت ہوا۔ **جواب** یہ تمام متشابہات اور مجملات جو قرآن میں ہیں یہ بات ضروری ہے کہ جو کچھ اُن سے مراد ہے وہ متعین ہے خواہ اُس کے تعین عقل کی رہنمائی سے ہو یا سمع کی یا نقل سے جب مراد متعین ہوگئی تو اُس کے ہدایت نہیں ہونے کیا کلام باقی رہا۔ (**سوال سوم**) جس چیز کے صحت پر قرآن کا حجت ہونا موقوف ہے قرآن اُس کے اندر ہدایت نہیں ہے بنابریں قرآن خدا تعالیٰ کی معرفت ذات وصفات اور معرفت نبوت میں ہدایت نہوا پس ظاہر ہے کہ یہ مطالب اشرف المطالب ہیں جب اِن چیزوں میں قرآن ہدایت نہوا تو پھر ہر طور پر اُسکو کیوں ہدایت کیا گیا (**جواب**) کسی چیز کے ہدایت ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ تمام امور کے اندر ہدایت ہو بلکہ بعض امور میں ہدایت ہونا کافی ہے بنابریں قرآن احکام شرعی کے معلوم کرنے میں ہدایت ہو یا جو چیزیں عقل کے اندر مندرج ہیں اُن کی تاکید میں ہدایت ہو اور **ھدی للمتقین** سے نہایت قوت کیساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مطلق عموم کو نہیں چاہتا اِس لئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو **ھدی للمتقین** فرمایا ہے اور لفظ کے اندر کوئی قید نہیں لگائی اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اثبات صانع اور اُس کی صفات اور اثبات نبوت میں

قرآن کا ہدایت ہونا محال ہے اِس سے ثابت ہو گیا کہ مطلق سے عموم کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا (سوال چہارم) **ھدی** وہ چیز ہو سکتی ہے جو اسقدر ظاہر و واضح ہو کہ اُس سے دیگر اشیاء بھی ظاہر ہو جائیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کے اندر یہ بات نہیں ہے اِسلیئے کہ مفسرین جب ایک آیت بھی ذکر کرتے ہیں تو اُس کے متعلق کئی کئی قول متعارض و مختلف بیان کرتے ہیں اور جو چیز ایسی ہو وہ خود ہی ظاہر نہیں ہو سکتی تو وہ دیگر اشیاء کیلیئے کیا ہدایت ہو سکتی ہے (**جواب**) جو مفسر اقوال متعارض اور مختلف ذکر کرتے ہیں اور ایک قول کو باقی اقوال پر ترجیح نہیں دیتے اُنپر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے ہمارے اوپر وارد نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ ہم ایک قول کو بالدلیل باقی اقوال پر ترجیح دیتے ہیں (**چہارم**) صاحب کشاف نے بیان کیا ہے کہ **ھدی للمتقین** محل رفع میں ہے اِس لئے کہ وہ ترکیب میں مبتدا محذوف کی یا **لاریب فیہ** کے ساتھ بلکہ **ذلک** کی خبر ہے یا ظرف ملتزم کو خبر کہا جائے تو یہ اُس کا مبتدا ہے اور نصب بھی ہو سکتا ہے بایں طور کہ اُسکو حال کہیں اور اُس کے اندر عامل اشارہ کے معنے یا ظرف ہو گا اور جس میں سب سے زیادہ بلاغت پائی جائے وہ یہ ہے کہ اِن سب احتمالات کو چھوڑکر یہ کہا جائے کہ **الم** خود مستقل جملہ ہے یا حروف تہجی کا ایک حصہ ہے جنکو ما قبل یا مابعد سے کچھ تعلق نہیں اور **ذلک الکتٰب** جملہ ثانیہ ہے اور **لاریب فیہ** تیسرا جملہ **ھدی للمتقین** چوتھا جملہ ہے اسوقت میں ایک عجب منتظم طور پر اِن جملوں کی ترتیب ہو گئی اور سلک مروارید کی طرح سب جملے الگ الگ اور منتظم رہتے ہیں اُن کے اندر کوئی حرف رابطہ نہیں ہے اور پھر ہر ایک جملہ اپنے مابعد اور ما قبل سے باعتبار تعلق معنوی کے

پیوستہ ہو رہا ہے اُس کا بیان یہ ہے کہ اولاً خدا تعالیٰ نے اِس بات سے آگاہ کیا کہ یہ وہ کلام ہے جس سے معارضہ کیا گیا ہے پھر اسبات کیطرف اشارہ کیا گیا کہ یہ وہی کتاب ہے کہ جسکی اِس کمال وجہ کی تعریف کیگئی ہے پس گویا اِس نے سبب معارضہ کو ثابت کردیا بعد ازاں اُس سے اسبات کی نفی کردی کہ اُسمیں شک و شبہہ نہیں واقع ہو سکتا ہے تو یہ اُس کے کمال کی شہادت ہوگئی اِس کے بعد اُس سے یہ خبر دیگئی کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے تو اُس سے قرآن کا ایسا یقینی ہونا ثابت ہوگیا کہ شک اُس کے اِرد گرد بھی نہیں پھٹک سکتا پھر یہ چاروں جملے باوجود اپنے کمال ملاحت اور ایک نادر ترتیب کے عجیب و غریب نکتوں سے بھری ہوئی ہیں پہلے جملہ میں حذف ہے اور مقصود کیطرف نہایت نازک طور پر اشارہ پایا جاتا ہے دوسرے جملہ میں قرآن کی عظمت و شان کامل طور پر ثابت ہوتی ہے تیسرے جملہ میں لفظ ریب کے مقدم کرنے سے وہی نکتہ پایا جاتا ہے جس کا ہم بیان کر چکے ہیں چوتھے جملہ میں ایک تو حذف ہے دوسرے مصدر یعنی ھدیً کو وصف یعنی ہادی کے قایم مقام کیا گیا ہے تیسرے اُس کو معرف باللام نہیں کیا گیا بلکہ نکرہ رکھا گیا۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ

جو لوگ بغیر دیکھی ہوئی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو ٹھیک کرتے ہیں اور جنے جو انکو دیا ہے اُسمیں سے کچھ خرچ کرتے ہیں

جاننا چاہیے کہ اِس آیت میں چند مسائل ہیں۔ مسئلہ اولیٰ۔ صاحب کشاف نے بیان کیا ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ کا تعلق یا تو مُتَّقِیْن سے کچھ تعلق نہیں بلکہ مبتدا واقع ہے اور اولٰئک علیٰ ھدیً اُس کی خبر ہے پس اگر متقین کیساتھ اُس کا تعلق ہو تو متقین پر وقف کرنا حسن غیر تام ہوا اور اگر اُس سے تعلق

نہ ہو تو متقین پر وقف تام ہوگا۔ (مسئلہ دوم) بعض کہتے ہیں اَلَّذِیْنَ

یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ الایہ مُتَّقِیْن کے لئے بمنزلہ تفسیر کے ہو سکتا ہے اِس لئے

کہ متقی وہی شخص ہے جو حسنات کو عمل میں لائے اور سئیات کو ترک کرے۔ اور عمل

کی دو قسمیں ہیں عمل کا صدور قلب سے ہوتا ہے یا جوارح سے عمل قلبی کا بیان۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں موجود ہے اور افعال جوارح کے اصل الاصول نماز

اور زکوٰۃ اور صدقہ ہے اِس لئے کہ عبادت بدنی ہوتی ہے یا مالی عبادت بدنی میں

سب سے بڑھکر نماز ہے اور مالی میں سب سے بڑھکر زکوٰۃ اِسلئے آنحضرت صلعم نے نماز کو

دین کا ستون اور زکوٰۃ کو اسلام کا پل ارشاد فرمایا ہے اور سئیات کا ترک کرنا خود

نماز میں داخل ہے اِس لئے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ اور عقل چاہتی ہے کہ یہ چیزیں متقین کیلئے تفسیر

کے طور پر واقع ہوں اِس لئے کہ سعادت کا کمال جبھی حاصل ہوتا ہے کہ جن چیزوں

کا ترک کرنا چاہئے اُنکو ترک کیا جائے اور جنکا عمل میں لانا چاہئے اُن کو عمل میں

لایا جائے پس نامناسب چیزوں کے ترک کا نام تقویٰ ہوا۔ اور فعل دو قسم کے

ہوتے ہیں فعل قلب اور فعل جوارح فعل قلب ایمان ہے اور فعل جوارح نماز اور زکوٰۃ

ہے اور یہاں پر تقویٰ کو جو در اصل ترک کا نام ہے فعل یعنی ایمان اور نماز زکوٰۃ پر

مقدم کیا اِس لئے کہ قلب کا حال مثل ایک تختی کے ہے جس کے اندر عقائد حقہ اور

اخلاق حسنہ کے نقوش قبول کرنیکی قابلیت ہے اور تختی کے اندر خوشنما نقوش کا درج

کرنا چاہے تو پیشتر بدنما نقوش سے اُس کا صاف کرلینا ضرور ہوتا ہے یہی حال اخلاق

کا بھی ہے لہذا خدا تعالیٰ نے پیشتر تقویٰ سے ذکر فرمایا جسمیں ناشائستہ افعال کا چھوڑنا

پڑتا ہے اور اُس کے بعد شایشتہ پاکیزہ افعال کو ذکر فرمایا (مسئلہ سوم) صاحب
کشاف نے بیان کیا ہے کہ ایمان بروزن افعال آمن سے ماخوذ ہے اور آمن بمعنی
صدق کے آتا ہے اُس کے اصلی معنی تکذیب اور مخالفت سے امن میں رہنے
کے ہیں اور اُس کا تعدیہ با کیساتھ اسواسطے ہوتا ہے کہ وہ اقرار اور اعتراف کے
معنے پر مشتمل ہے اور ابو زید نے جو نقل کیا ہے **ما آمنت ان اجد صحابۃ**
ما امنت کو **ما وثقت** کے معنے میں کہا ہے یعنی ایمان کے معنی وثوق اور
اعتماد کے ہوئے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وثوق کے اندر بھی امن اور سکون اور
طمانیت ہوتی ہے تاہم **یومنون بالغیب** میں دونوں معنی صدق کے ساتھ ہو سکتے
ہیں یعنی غیب کی باتوں کا اقرار کرتے ہیں یا اُسکی حقانیت پر اعتماد رکھتے ہیں اب
یہاں سے معلوم کرو کہ اہل قبلہ نے اِس بات میں اختلاف کیا ہے کہ ایمان کی
حقیقت شرع کے اندر کیا ہے اور اُن کے اندر چار فرقے ہیں (**فرقہ اوّل**) کہتا ہے
کہ ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار کرنا اور قلب اور جوارح سے افعال کا عمل میں
لانا ہے تمام معتزلہ اور خوارج اور فرقہ زیدیہ اور اہل حدیث اِسی کے قائل ہیں اُنمیں
سے خوارج کا اسبات پر اتفاق ہے کہ طرا پر ایمان لانے میں اتنی چیزیں داخل ہیں
خداتعالیٰ کی معرفت اور اُس چیز کی معرفت جسپر خداتعالیٰ نے دلیل عقلی یا دلیل
نقلی قایم کی ہے خواہ کتاب ہو یا سنت اور خداتعالیٰ کے تمام اوامر اور نواہی میں
اطاعت خواہ بڑے کام ہوں یا چھوٹے وہ کہتے ہیں اِن سب کے مجموعہ کا نام
ایمان ہے اور اُن خصلتوں کے ایک خصلت کے ترک کردینے کا ہی نام کفر
ہے اور معتزلہ کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ جب ایمان کا تعدیہ با کے ساتھ ہوتا ہو

تو ایمان سے تصدیق مراد ہوتی ہے اسیواسطے جب کہتے ہیں فلاں امن باللہ وبرسولہ تو اس سے تصدیق مراد ہوتی ہے اسواسطے کہ جس صورت میں ایمان اداء واجبات کے معنے میں آتا ہے اُسوقت یہ تعدیہ ممکن نہیں ہوتا مثلاً جب کوئی نماز پڑہے یا روزہ رکھے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آمن بکذا بلکہ کہینگے کہ آمن باللہ جسطرح کہتے ہیں صام وصلی للہ پس جب ایمان کا تعدیہ بالبا ہوتا ہے تو اہل لغت کے طریق پر اُس کے معنی مراد ہوتے ہیں اور جب اُس کا مطلق طور پر بلا کسی حرف کے ذکر کرتے ہیں تو معتزلہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اسوقت اپنے معنے لغوی یعنی تصدیق سے دوسرے معنے کی طرف منقول ہوتا ہے مگر اُن میں بھی باہم بچند وجوہ اختلاف ہے ایک یہ کہ ایمان تمام اطاعات کے عمل میں لانے کا نام ہے خواہ واجبات ہوں یا مندوبات اقوال ہوں یا افعال یا اعتقادات واصل بن عطار اور ابو الہذیل اور قاضی عبد الجبار بن احمد کا قول ہے دوسرے یہ کہ ایمان صرف واجبات کے عمل میں لانیکا نام ہے نہ نوافل کے ابو علی اور ابوہاشم کا قول یہی ہے تیسرے یہ کہ ایمان تمام اُن امور سے بچنیکا نام ہے جن کے اندر وعید وارد ہوئی ہے پس وہ کہتے ہیں کہ مومن عند اللہ وہ شخص ہے کہ تمام کبائر سے اجتناب کرے اور عند الناس مومن وہ شخص ہے کہ جو تمام اُن چیزوں سے اجتناب کرے کہ جنمیں وعید وارد ہوئی ہے نظام کا قول یہی ہے مگر نظام کے اصحاب میں سے بعض کہتے ہیں کہ مومن عند اللہ اور عند الناس ہونیکے لئے تمام کبائر سے اجتناب کرنا شرط ہے اور اہل حدیث نے دو وجہیں ذکر کیں ہیں کہ ایمان کامل اور اصل ایمان کی حقیقت معرفت ہے

اور اُس کے بعد ہر طاعت جُدا جُدا ایمان ہے اور یہ طاعت اُسیوقت ایمان ہوسکتی
ہے جب ایمان کے اصل اصول یعنی معرفت کے ساتھ پائی جائیں اور وہ کہتے
ہیں اصل کفر انکار قلبی کا نام ہے یعنی کفر کا اصل اصول وہی ہے پھر اُس کے بعد
ہر معصیت جدا جدا کفر ہے غرض یہ ہے کہ جبتک معرفت قلبی نہو کوئی طاعت ایمان
نہیں ہے اور جبتک اِنکار قلبی نہو توکوئی معصیت کفر نہیں ہے اِسواسطے کہ فرع
کا ثبوت بغیر اصل کے نہیں ہوتا عبد اللہ بن سعید بن کلاب کا مذہب
یہی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ ایمان اصل ہیں تمام طاعات کا نام ہے اور تمام ملکر
ایک ایمان قایم ہوتا ہے اور تمام فرائض اور نوافل ایمان کے اندر داخل ہیں مگر اتنا
فرق ہے کہ اگر کوئی شخص کسی فرض کو ترک کردے تو اُس کے ایمان میں نقصان
آجاویگا اور نفل کے ترک کرنے سے کوئی ایمان میں نقصان نہیں آتا بعض کہتے
ہیں کہ ایمان در اصل فرایض کا نام ہے نوافل اِسمیں داخل نہیں ہیں (فرقہ دوم)
ایمان کا مدار قلب پر بھی ہے اور زبان پر بھی ہے اور اِس فرقہ میں کئی فرقہ ہیں
ایک فرقہ یہ ہے کہ ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین کرنا
ہے امام ابو حنیفہ رض صاحب اور عامہ فقہا کا مذہب یہی ہے پھر ان میں بھی
دو طرح سے اختلاف ہے ایک اختلاف تو یہ کہ اِس معرفت کی حقیقت کیا ہے
بعض کہتے ہیں کہ معرفت اعتقاد قطعی کا نام ہے خواہ وہ اعتقاد تقلید کے طور پر
پیدا ہو خواہ دلیل سے اکثر لوگ اسی امر کے قائل ہیں اِسی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ
جو بطور تقلید کے ایمان لاوے وہ بھی مسلمان ہے اور بعض کے نزدیک معرفت
اُس یقین کا نام ہے جو استدلال سے پیدا ہو دوسرا اختلاف یہ ہے کہ ایمان کے

اندر جن چیزوں کا علم اور یقین معتبر ہے وہ کون کون چیزیں ہیں۔ بعض متکلمین کہتے ہیں خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کا کامل طور پر علم ایمان کیلئے ضروری ہے پھر چونکہ صفات الٰہی میں لوگوں کا کثرت سے اختلاف ہے اس لئے ہر گروہ کو کافر بتاتا ہے اور اہل انصاف کا قول یہ ہے کہ ایمان کے اندر ان چیزوں کا علم معتبر ہے جنکا بالضرورۃ دین میں داخل ہونا معلوم ہوگیا ہے اس قول کے موافق بہت سے امور ایسے ہیں کہ جنکا ایمان کے اندر ہونا ضروری نہیں ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا اپنے علم کیلئے عالم ہونا یا اپنی ذات کے لئے عالم ہونا یا خدا تعالیٰ کا مرئی یا غیر مرئی ہونا (قول دوم) یہ ہے کہ ایمان
۷ قلب اور نیز زبان کی تصدیق کا نام ہے بشر بن عتاب موسیٰ اور ابو محسن اشعری کا قول یہ ہے اور تصدیق قلبی سے وہ کلام مراد ہے جو ذہن میں قایم ہوتا ہے (قول سوم) صوفیہ کے ایک گروہ کا قول ہے کہ ایمان دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے اقرار بالسان اور اخلاص بالقلب (فرقہ سوم) اس بات کا قائل ہے کہ ایمان فقط عمل قلبی کا نام ہے اور اس فرقہ میں بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان صرف دل سے خدا تعالےٰ کے پہچاننے کا نام ہے حتیٰ کہ کسی شخص نے دل سے خدا تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے انکار کیا اور اسی حالتمیں مرگیا یعنی مرتے وقت تک اقرار نہیں کیا تھا تو وہ تحقیق مومن ہوگا اور اس کے ایمان میں نقص نہ ہوگا جہم بن صفوان کا قول یہ ہے اس کے نزدیک کتابوں اور رسولوں اور یوم آخرت کے پہچاننے کی ضرورت نہیں ہے اور کعبی نے جہم بن صفوان سے روایت کیا ہے کہ اس کے نزدیک ایمان خدا تعالیٰ کے

پہچاننے اور اُن چیزوں کے معلوم کرنے کا نام ہے کہ جنکا بالضرورۃ دین محمدی میں
سے ہونا معلوم ہے دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے
حسین بن افضل بجلی کا قول یہی ہے (فرقہ چہارم) کہتا ہے کہ ایمان
فقط زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے اسمیں دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان
فقط زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے مگر ایمان ہونے میں معرفت قلبی کا ہونا
مشروط ہے اگرچہ وہ ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں ہے غیلان ابن مسلم
دمشقی اور فضل رقاشی کا قول یہی ہے اگرچہ کعبی نے بیان کیا ہے کہ یہ غیلان
کا قول نہیں ہے دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ ایمان صرف زبان سے اقرار کرنے کا نام
ہے کرامیہ کا قول یہی ہے اُن کے نزدیک منافق ظاہر میں مومن اور باطن
میں کافر ہے لہذا دنیا میں اُس کو مومن کا حکم اور آخرت میں کافر کا حکم ہوگا یہاں تک 18
جو ہمنے بیان کیا لوگوں کے تمام اقوال تھے جو ایمان کی حقیقت شرعی میں مختلف
ہیں اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ تصدیق قلبی کا نام ہے اور ہمکو اس مقام پر تصدیق
قلبی کی ماہیت بیان کرنا ضروری ہے اور معلوم کرنا چاہیے اگر کوئی شخص کہے کہ
عالم حادث ہے تو اِس کا ماحصل یہ نہو گا کہ عالم حادث ہے بلکہ یہ ماحصل ہوگا
کہ وہ شخص عالم کی حدوث کا قائل ہے اور عالم کا حادث ہونا اور بات ہے
اور اُس کے حدوث کا حکم کرنا اور بات ہے پس یہ حکم ذہنی خواہ ثبوت کے
ساتھ یا انتفا کے ساتھ ایک ایسا امر ہے جسکو ہر زبان میں ایک خاص لفظ
سے تعبیر کیا جاتا ہے اور صیغوں اور عبارتوں کا مختلف ہونا باوجودیکہ حکم ذہنی
ایک ہی چیز ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حکم ذہنی اور چیز ہے اور یہ الفاظ

اور عبارات دوسری چیز ہیں علاوہ ہیں یہ الفاظ اُس حکم ذہنی پر دلالت کرتے
ہیں اور دال مدلول کی غیر ہوا کرتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ امر ذہنی علم کے بھی
غیر ہے اسواسطے کہ جو شخص ایک چیز سے جاہل ہو کبھی وہ بھی اُس چیز کا حکم کر دیتا
ہے اِس سے ثابت ہوا کہ حکم ذہنی دوسری چیز ہے اور علم دوسری چیز اب
ہم کہتے ہیں کہ تصدیق قلبی سے یہ ہے حکم ذہنی مراد ہے پھر اِس مقام پر ایک
بحث لفظی باقی رہگئی ہے وہ یہ ہے کہ لغت میں اِس حکم ذہنی کا نام تصدیق
ہوتا ہے یا اُن الفاظ کا نام ہوتا ہے جو اِس حکم ذہنی پر دلالت کرتے ہیں اِس
قول کی تحقیق ہمنے اصول فقہ میں بیان کر دی ہے جب یہ تمکو معلوم ہوگیا تو اب
19 ہم کہتے ہیں کہ ایمان اعتقاد کے ساتھ اُن امور کی تصدیق کا نام ہے جنکا بالضرورت
دین محمدی میں سے ہونا معلوم ہوگیا ہے اِس مذہب کے ثابت کرنے میں ہمکو
چار قیدوں کے ثابت کرنیکی ضرورت ہے (قید اول) یہ ہے کہ ایمان تصدیق
سے عبارت ہے اِس کا ثبوت بچند وجوہ ہوتا ہے (۱) اصل لغت میں ایمان
کے معنی تصدیق کے ہیں پس اگر عرف شرع میں تصدیق کا نام نہو تو لازم آتا ہے
کہ جس کلام میں یہ ایمان پایا جائے وہ کلام عربی نہو اور یہ بات قرآن کے عربی
ہونیکی منافی ہے (۲) ایمان ایسا لفظ ہے کہ جو شب و روز مسلمانوں کی زبان
پر رہتا ہے پس اگر اپنے لغوی معنے سے منقول ہو کر دوسرے معنے میں آیا ہو
یعنی تصدیق کے علاوہ کوئی اور معنے مراد ہوتے تو یہ امر ایسا نہیں تھا کہ اُس سے
لوگ سکوت کرتے اور کبھی اِس امر کا ذکر نہ کرتے کیونکہ ایسے امور کے نقل کرنیکی
سخت ضرورت ہوتی ہے لہذا دوسرے معنی میں اِس کا منقول ہونا مشہور ہو جاتا

بلکہ حد تواتر کو پہونچ جاتا ہے اور جب یہ بات نہیں ہے تو ہمکو معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے
اصلی معنی پر باقی ہے (۳) اِس بات پر سبکا اتفاق ہے کہ ایمان کا تعدیہ جب
حرف بار کے ساتھ ہوتا ہے تو اُسوقت اُس کے لغوی معنے مراد ہوتے ہیں بنا برین
ہم کہتے ہیں کہ جب اُس کا تعدیہ نہو تب بھی وہی معنے مراد ہونے چاہئیں۔
(۴) خدا تعالیٰ نے جس مقام پر ایمان کا ذکر فرمایا ہے قلب کی طرف اُس کی
نسبت فرمائی ہے جا بجا اِس قسم کا ارشاد ہوا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ من الذین
قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم۔ اور فرماتا ہے وقلبه مطمئن
بالایمان اور فرماتا ہے کتب فی قلوبهم الایمان اور فرماتا ہے قالت
الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان
فی قلوبكم (۵) خدائے تعالیٰ نے جا بجا ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح
کا ذکر فرمایا ہے اور اگر عمل صالح اندر ایمان کے داخل ہوتا تو عمل صالح کے بیان ۲۰
کی کیا ضرورت تھی (۶) خدا تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر ایمان کیساتھ
معاصی کا ذکر فرمایا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان معاصی کے ساتھ جمع
ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ الذين امنو ولم يلبسوا ايمانهم بظلم
الآية اور فرماتا ہے وان طائفتان من المومنين اقتتلوا فاصلحوا
بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى
تفيء الى امر الله۔ اور حضرت ابن عباس رضؓ نے اِس امر پر آیتہ یا ایہا الذین
امنوا كتب عليكم القصاص في القتلى سے تین طور پر استدلال کیا
ہے (۱) اِس آیت کے معنے یہ ہیں کہ اے ایمان والو مقتولین کے بارہ میں تمہارے

اور پر قصاص مقرر کیا گیا اور یہ مسئلہ ہے کہ قصاص قصداً قتل کرنے والے پر واجب
ہوتا ہے پھر باوجود قتل عمد کے خدائتعالےٰ یاایھا الذین امنوا کے ساتھ
خطاب فرماتا ہے اِس سے ثابت ہوا کہ قصداً قتل کرنے والا ایمان سے خارج
نہیں ہوتا بلکہ مومن باقی رہتا ہے (۲) خدائتعالےٰ فرماتا ہے فمن عفی له
من اخیه شئ یعنی جس کے لئے اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا جائے
اور یہ بات ظاہر ہے کہ خدائتعالےٰ نے جو اُسکو بھائی فرمایا ہے تو یہ فقط اخوت ایمان
کیوجہ سے فرمایا ہے لقوله تعالیٰ انما المومنون اخوة یعنی ایمان والے
تو بھائی بھائی ہیں (۳) اِس کے بعد خدائتعالےٰ فرماتا ہے ذالك تخفیف
من ربکم ورحمة یعنے یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے رحمت
اور ظاہر ہے کہ تخفیف اور رحمت کا مستحق مومن ہی ہوتا ہے اور ایک اِس آیت ع ۱
سے بھی ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے کہ خدائتعالےٰ فرماتا ہے والذین امنوا ولم
یھاجروا ۔ کہ اِس آیت میں خدائتعالےٰ نے ہجرت نکرنے والے کو مومن فرمایا
باوجودیکہ ترک ہجرت کے بارہ میں سخت وعید آچکی تھی چنانچہ فرماتا ہے الذین
تتوفاھم الملائکة ظالمی انفسھم اور فرماتا ہے مالکم من ولایتھم
من شئ حتی یھاجروا دیکھو کہ خدائتعالےٰ نے اِن آیات میں ترک ہجرت
کے متعلق کسقدر شدت فرمائی ہے مگر تاہم ہجرت نہ کرنے والوکو مومن فرمایا ہے
نیز اُن آیتوں سے ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے کہ خدائتعالےٰ فرماتا ہے ۔ یاایھا
الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء اور فرماتا ہے یاایھا
الذین امنوا لاتخونوا الله والرسول وتخونوا امانٰتکم اور فرماتا ہے یا

ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور ظاہر ہے کہ بیگناہ کے
لئے توبہ کا حکم نہیں ہو سکتا اور فرماتا ہے۔ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون
اگر کوئی کہے کہ اِس سے لازم آتا ہے کہ ہر مومن گنہگار ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے
اُس کا جواب یہ ہے کہ بلا شبہ یہ آیت گنہگاروں کے حق میں ہے اور بے گناہ
اِس سے مستثنیٰ ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ انہیں گنہگاروں کے اعتبار سے یہ آیت
ہماری حجت ہے۔ (قید دوم) یہ ہے کہ ایمان تصدیق زبانی کا نام نہیں ہے،
اِس کی دلیل یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے ومن الناس من یقول آمنا
باللہ وبالیوم الاخر وما ہم بمومنین۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں خدا پر اور ۲۲
یوم آخرت پر ہمارا ایمان ہے حالانکہ وہ لوگ مومن نہیں ہیں خدا تعالے نے انکو
اِس آیت میں فرمایا کہ مومن نہیں ہیں اور اگر تصدیق زبانی کا نام ایمان ہوتا
تو یہ ایمان کی نفی کیونکر ہوتی۔ (قید سوم) یہ ہے کہ ایمان مطلق تصدیق یعنی
ہر تصدیق کا نام نہیں ہے اِس لئے کہ جو شخص بت کی یا شیطان کی تصدیق
کرے اُسکو مومن نہیں کہہ سکتے (قید چہارم) یہ ہے کہ ایمان میں تمام صفات
الٰہی کا تصدیق کرنا شرط نہیں ہے اِس کا ثبوت یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اُس شخص کیلئے بھی ایمان کا حکم دیدیا کرتے تھے جو بالکل خدا تعالیٰ
کی عالم بذاتہ یا عالم بالعلم ہونے سے خالی الذہن ہوتا تھا اور اگر اِس قسم کی
چیزوں کا علم اور تصدیق ایمان کے لئے شرط ہوتی تو رسول خدا صلعم کیونکر مومن
نہ فرماتے البتہ اسوقت ایمان یا عدم ایمان کا حکم دیتے کہ جب پیشتر آپ اُسکا
امتحان لے لیا کرتے کہ یہ اِن امور کو جانتا ہے یا نہیں یہانتک جو کچھ ہمنے

بیان کیا ایمان کی تحقیق تھی اب اگر اس مقام پر کوئی اعتراض کرے کہ یہاں دو صورتیں پائی جاتی ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خدا تعالیٰ کو دلیل اور برہان سے پہچانا اور جسوقت اُس کی معرفت پوری ہو چکی ہے اُسیوقت وہ معاً مرگیا اور اتنا زمانہ مہلت نہ پایا کہ زبان سے کلمۂ شہادت نکالتا ایسے شخص کو ہم دریافت کرتے ہیں کہ وہ مومن ہے یا کافر اگر تم اُسکو مومن کہتے ہو تو اُس کا مومن کہنا درحقیقت اسبات کا قائل ہونا ہوا کہ ایمان کی حقیقت میں زبانی اقرار معتبر نہیں ہے اور یہ بات اجتماع کے خلاف ہے اور اگر یہ کہتے ہو کہ یہ شخص کافر ہے تو کہنا بھی غلط ہے اِسواسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جس کے دِل میں ذرّہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکل آئے گا اور اُس شخص کا دِل تو ایمان سے پُر ہو رہا ہے پھر تم کسطرح کہہ سکتے ہو کہ وہ مومن نہیں ہے دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے خدا تعالےٰ کو دلیل سے پہچانا اور اتنا وقت بھی پایا کہ زبان سے کلمہ شہادت نکال سکتا تھا مگر نکالا نہیں تو اُس شخص کو بھی ہم دریافت کرتے ہیں کہ مومن ہے یا نہیں اگر مومن کہتے ہو کہ مومن نہیں ہے تو بھی غلط ہے اِسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے دِل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکل آئیگا اور اُس شخص کا دِل تو ایمان سے پُر ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ زبانی سکوت کرنے سے ایمان قلبی معدوم نہیں ہو جاتا اِس کا جواب یہ ہے کہ امام غزالی رح نے اِن دو صورتوں میں اجماع کو غیر تسلیم کیا ہے اور اِن دونوں شخصوں کو مومن کہا ہے اور کہا ہے کہ اِن دونوں کا زبان سے کلمہ شہادت نہ پڑھنا بمنزلہ اور معاصی کے ہوگا جو ایمان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں (مسئلہ چہارم) بعض

ہو غرض یہ ہے کہ نماز کو نہایت اہتمام کے ساتھ ادا کرے جب کوئی شخص ایک
کام کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے اور سب کاموں کو چھوڑ دیتا ہے تو عرب کے لوگ
کہتے ہیں قام بالامر۔ اسیطرح جب لڑائی پورے طور پر ہونے لگتی ہے تو
کہتے ہیں قامت الحرب علی ساقہا۔ یعنی جنگ اپنے ساق پر سیدھی
ہو گئی اور اُس کے مقابل میں آتا ہے قعد عن الامر و تقاعد عنہ۔ یعنی
اُس کام کا ارادہ چھوڑ دیا اور ہمت توڑ دی (۴) اقامت صلوٰۃ سے صرف نماز کا
ادا کرنا مراد ہے اور اُسکو اقامت کیساتھ اِس لئے تعبیر کیا ہے کہ قیام نماز کا ایک
رکن ہے اسیطرح نماز کو قنوت یا رکوع یا سجود یا تسبیح کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ہے
خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلولا انہ کان من المسبحین۔ یہاں تسبیح سے نماز
مراد ہے اب معلوم کرو کہ اُسی معنے پر محمول کرنا زیادہ تر مناسب ہے جسمیں
متقیوں کی بڑی صفت اور ثناء پائی جائے اور یہ جب ہوگا کہ نماز کے قائم کرنے
سے نماز کا مداومت اور پابندی کے ساتھ ادا کرنا اور اُس کے ارکان اور شرائط
میں نقصان اور کوتاہی نکرنا اِسیواسطے جو شخص لشکر کے خورد نوش کا منتظم ہوتا
ہے اُس کو قیم اُسیوقت کہتے ہیں جب بلا کم و کاست سبکے حقوق ادا کرتا ہے
اور کوتاہی نہیں کرتا لہذا خدا تعالےٰ کی صفت قایم اور قیوم ہے کیونکہ ہمیشہ
کے لئے اُس کا وجود واجب ہے اور ہمیشہ کے لئے بندوں کو روزی بلا ذریعہ
اُسکی سرکار سے ملتی ہے۔

(مسئلہ ہفتم) مفسرین نے صلوٰۃ کے لغوی معنے چند ذکر کئے ہیں۔ (۱) ایک
یہ کہ صلوٰۃ کے معنے لغت میں دعا کے ہیں کوئی شاعر کہتا ہے۔ شعر (باقی) آئندہ

ترجمہ و تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم

اشتہار

تفسیر القرآن بالقرآن

قیمت

یہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب تفسیر ہے جس قادر کریم نے ہمکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب صرف نحو میں تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کردکھایا کہ قرآن مجید کی برابر مسلمانوں کے واسطے آسان کتاب اور زبانوں میں توکیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر کریم نے ہمکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے ایک تفسیر القرآن تالیف کرنے کی ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی چنانچہ پارہ الم کی تفسیر مع تفسیر سورہ فاتحہ تیار ہوچکی ہے اِس تفسیر میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں:-

اوّل - یہ کہ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے کی گئی ہے:-

دوئم - یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص زمانہ یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جس کے نمونے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت ملسکتے ہیں:-

سوئم - یہ کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام پر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مستفیض ہوسکتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغ اور لیاقتوں کا آدمی اُنھیں الفاظ سے لاانتہا مدارج کی باتیں اخذ کرسکتا ہے جیساکہ یہ معمولی انسان کے لئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلےٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے:-

چہارم - نمونہ مشتہرہ کے مطابق ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ درج کی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مسلسل باترجمہ ساتھ رہے:-

پنجم - ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الہی میں اصل مادہ کے اندر مقصود ہیں وہ اُردو ترجمہ سے زایل نہو جاویں:-

ششم - تمام اختلافی مسایل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسی عمدہ طریق سے کی گئی

ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نہ ہے بشرطیکہ وہ طالب حق راست باز اور مخلص بندہ خدا ہو۔

ہفتم۔ ہر ایک سورت کی آیت کے ساتھ سلسلہ وار نمبر دئے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج کے وقت آسانی رہے۔

ہشتم۔ اِس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اُس سے باہر بھی نہ رہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم وسعتی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے۔

نہم۔ تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ اور قوانین قدرت اور تاریخ و جغرافیہ کی رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسکی آیات محکمات سے لغو ثابت کر دیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی صرفی ہر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات بنی نہیں جس پر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہو سکے۔

دہم۔ تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفۂ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دل خود بخود تسلیم نہ کر سکے اور جس کے ذریعہ سے لا انتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیا کا سلسلہ جاری نہ ہو سکے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل و رحم کو توڑنا پڑے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

چنانچہ نمونہ کے طور پر دو صفحہ تفسیر القرآن کے شائع کئے جاتے ہیں ناظرین خود غور فرمالیں کُل قیمت اِس تفسیر کی تین روپیہ ہوگی۔ سورہ الحمد و پارہ الٓمٓ کی تفسیر جو تیار ہو چکی ہے اسکی علیحدہ قیمت ۲ رہے۔

جو صاحب پہلے سے کُل تفسیر کی درخواست بھیجینگے جسقدر حصے تیار ہوتے جاویں گے اُسیقدر اُن کی خدمت میں بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال ہوتے رہیں گے۔ پیشگی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں محض ایک درخواست بخدمت منیجر صاحب مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال ارسال فرماویں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم پر نازل کیں ف۱ اور یہ بھی کہ تم کو جہانوں پر فضیلت دی ف۲ اور

يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

اُس دن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اُس کی طرف سے شفاعت قبول کی جاویگی ف۳ اور نہ اُسکی طرف سے

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ ﴿٤٩﴾

معاوضہ لیا جاویگا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچیگی اور (اُسوقت کو یاد کرو) جب ہم نے آل فرعون سے تم کو نجات دی جو تم کو بڑی تکلیفیں پہنچاتے

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٥٠﴾

تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اُس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بلائے عظیم تھی ف۴

ف۱ بنی اسرائیلوں پر رب العالمین کی طرف سے جو خاص خاص فضل ہوئے اُنمیں سے چند یہ ہیں اوّل یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے اُن کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور بجائے اُس کے اُنکو ملک کی حکومت عطا کی دوم یہ کہ اُن میں انبیا علیہم السلام اور بادشاہ کثرت سے ہوئے سوم یہ کہ اُنپر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوتے رہے چہارم فرعون کی غلامی سے آزاد کرکے ملک کا وارث بنایا جنگل میں اُنپر ابر کا سایہ کیا من وسلویٰ اُتارا اور پتھر سے پانی کے چشمے نکالے ان تمام احسانات کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے:-

ف۲ آیا کہ بنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کے واسطے دی گئی تھی یا خاص زمانہ میں تمام افراد کو دی گئی تھی یا بعض بعض کو اسکی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے - اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۔ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ ہوتے رہے اور اُسوقت کے لوگوں پر خاص خاص باتوں میں تھی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۔ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی - بندر - سؤر - اور بندۂ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے جو بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہوئی۔

ف۳ یعنی تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تورات کی شہادتوں کو جو اُن کے متعلق ہیں عمداً تلبیس یا اخفا کرتے۔ لوگوں کو تورات پر چلنے اور پوری مطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہوکر بیخبر لوگوں سے پہلے کافر بنتے ہو۔ میری ہزار در ہزار نعمتوں کو فراموش کرکے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے مخالف بنتے ہو۔ ایسی صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿۵۰﴾ وَإِذْ وٰعَدْنَا

اور (یاد کرو) جبکہ ہمنے دریا کو تمہارے سبب سے الگ الگ ٹکڑوں پر کر دیا پس تم کو نجات دی اور قوم فرعون کو ہمنے غرق کیا اور یہ سب کچھ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوا ف اور (وہ وقت بھی یاد کرو)

مُوسٰى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُونَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

جب ہم موسیٰ سے چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم نے اُسکے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) ف بنالیا اور تم ظلم کرنے والے تھے ف پھر ہمنے اِس کے بعد تم کو معاف ﴿۵۲﴾

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۲﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

دیا تاکہ تم شکر گذار رہو اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان ف عطا کی تاکہ تم ہدایت پاؤ

نفس کے کام آئیگا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی۔

ف متعلق سوماسق (بلا سے بمعنی ابتلا جو کبھی مصایب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ جیساکہ قرآن فرماتا ہے لَنَبْلُوَكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ بلائے مصائب سے یہ مقصود ہوتے ہیں اوّل فساق و فجار۔ متکبر و جبار اور دنیا دار لوگوں میں اُن کے غرور شرک سرکشی اور غفلت کو دور کرنا دوم عام مومنوں کو غفلت لاپروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا سوم۔ کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص و فا صبر ثبات رضا اور شکر کے مدارج کو بڑھانا۔ بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم اور بدکاری میں بڑھتے اور مومن خدا پرست لوگ عبادت محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً دینی خدمات میں سست پڑجاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے مصیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت بلائے انعامات عموماً بلائے مصیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت انسان شکستہ دل ہو کر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا رہتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو مصیبت دور رہتی ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے :-

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

ف - یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت اور ثبوت ہے کہ جسطرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون جیسا زبردست بادشاہ معہ اپنی قوم کے غرق ہوا اسیطرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اگر میری مخالفت پر تلے رہے محمدؐ کو بے سروسامان مت سمجھو۔ اُس کی مدد پر خدائے قدیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمدؐ کے سامنے تمام گردن کشان عرب کا خاتمہ ہوگیا۔

ف - غرق فرعون کے بعد جب موسیٰؑ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین سے عہد و پیمان حاصل کرتے رہے۔ اپنے بھائی ہارون کو اُن کی اصلاح اور انتظام کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیل نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے اِن زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنادی جسمیں سے

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اِسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں تسہیل العلاج اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اِسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانۂ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ہے کُل قیمت ہر سہ جلد عہ - کمپاونڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اِسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی غدرات جلق - عقر - سُرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان کے اعضاء کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اِسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ر

۶ - مفید النّساء والصبیان - اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دُکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۱۰ر

۷ - تشخیص الامراض - اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لُغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان - امراض المسنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں ہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل گنجینہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ ششماہی اُنیس روپیہ اور فی سال روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اُردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۲ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار۔ ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اُسکی کسر سے ۸ روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے اُجرت اشتہار درخواست کیساتھ آنی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں مینیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں مینیجر

تذکرہ القرآن مقام تراوڑی

ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

اِس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی لی جاتی ہے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اُٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد - نمبر | ماہ اگست سنہ ۱۹

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اول - قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم - قرآن کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی - اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے انکو رسوما کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی - بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد ؛ کتبہ محمد واجد علی دہلوی

جن صاحبان کے ذمہ قیمت [illegible] سے بقایا ہے وہ مہربانی کرکے [illegible] ارسال فرماویں [illegible]

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ علاوہ تذکرۃ القرآن ۹۹ ۱۳۵۹ھ مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحثیں ہیں

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت - (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت - اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ صرف

۲- **مفتاح القرآن** - اسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لفظوں اور ایک لاکھ سو کہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں - پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں - پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں - ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے - تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں - کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہوجائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاء اللہ تعالیٰ -

۳- **مفتاح العرب** - اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے کہ میزان - منشعب - صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر ہدایت النحو - کافیہ - شرح ملا اور مراح الارواح - وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا - جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں - وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی -

۴- **مفید عام - عرف معین الحکیم** - یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

تذکرۃ القرآن

ماہ اگست سنہ ۱۹۰۰ع

جلد ۲ نمبر ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۝

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

{سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ۷}

(مسئلہ ہفتم) مفسرین نے صلوٰۃ کے لغوی معنے چند ذکر کئے ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ صلوٰۃ کے معنے لغت میں دعا کے ہیں کوئی شاعر کہتا ہے۔ شعر

وقابلہا الریح فی دنہا + وصلی علی دنہا وارتسم

اِس شعر میں صلوٰۃ سے دعا مراد ہے اور ارتسام کے معنے بھی دعا کرنیکے ہیں۔

(۲) خارزنجی کا قول ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ صلے سے مشتق ہے کہ جو آگ کے معنے میں ہے جب لکڑی کو آگ پر سینک سینک کر سیدھا کرتے ہیں اُسوقت کہتے ہیں صلیت العصا پس اسیطرح نماز پڑھنے والا نماز کی حالت میں اپنے ظاہر و

باطن کے درست کرنے میں سعی کرتا ہے جسطرح کوئی شخص آگ پر لکڑی کو سیدھا کرتا ہے (۳) صلوٰۃ کے اصل معنے ملازمت کے ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تصلیٰ نارا حامیۃ اور فرماتا ہے سیصلیٰ نارا ذات لھب اور گھوڑ دوڑ میں جو گھوڑا دوسرے نمبر پر رہتا ہے اسیواسطے اس کو بھی یصلے کہتے ہیں کہ اگلے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔ (۴) صاحب کشاف کا قول ہے کہ صلاۃ وصلے سے فعلت ہے جو حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جسطرح زکوٰۃ زکیٰ سے مشتق ہے اور تفخیم اور تمیز کے لئے واؤ کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور صلوٰۃ کے اصل معنے دو نوں سرین ہلانیکے ہیں اسواسطے کہ نماز پڑہنے والا رکوع اور سجود میں ایسا کرتا ہے اور دعا کرنیوالے کو بھی مصلے کہتے ہیں اسواسطے کہ خشوع اور نیازمندی اسکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے میں کہتا ہوں اس مقام پر دو بحثیں ہیں (۱) بحث یہ ہے کہ اشتقاق کہ جیسا صاحب کشاف نے ذکر کیا ہے اس سے قرآن کی حجت ہونے میں طعن عظیم لازم آتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ نہایت درجہ مشہور لفظ ہے کہ شب و روز مسلمانوں کی زبان پر رہتا ہے پھر یہ کہنا کہ وہ تحریک الصلوین سے مشتق ہے یعنے اُس کے اصل معنے سرین ہلانے کے ہیں نہایت درجہ بعید از قیاس ہے اہل نقل سے اِس امر کی بالکل شہرت نہیں اور اگر ہم تسلیم بھی کریں کہ اُس کے اصل معنے لغت میں یہ ہی تھے پھر یہ معنے بالکل نا معلوم اور نسیا منسیا ہوگئے کہ کسی کسی کے کوئی اِس معنے کو نہیں جانتا تو یہ خرابی لازم آتی ہے کہ تمام الفاظ میں اِس قسم کے معنے کا نکلنا جائز ہوا اور جب ہم اِس بات کو روا رکھیں تو اِس امر کا

کیونکر یقین ہوگا کہ خدائتعالےٰ کی مراد اِن الفاظ سے وہی معنے ہیں جو ہمارے
زمانہ میں اِن الفاظ سے متبادر ہوتے ہیں کیونکہ یہ احتمال نکلسکتا ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ الفاظ اور معنے کے لئے موضوع ہوں اور خدائے
تعالےٰ کی مراد اُن الفاظ سے وہی معنے ہوں مگر ہمارے زمانہ میں وہ معنے پوشیدہ
ہوکر نیست ونابود ہوگئے ہوں جسطرح بقول تمھارے اِسی لفظ میں موجود ہے
اور یہ بات باجماع مسلمین باطل ہے اِس سے ثابت ہوگیا کہ وہ اشتقاق کہ جو صاحب
کشاف نے ذکر کیا ہے مردود اور باطل ہے۔ (۲) دوسری صلوٰۃ شرع کے
اندر افعال مخصوصہ کے مجموعہ کا نام ہے جو ترتیب کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں سم
جسکی ابتدا تکبیر تحریمہ سے اور اختتام تحلیل سے ہوتا ہے اور صلوٰۃ کا اطلاق
جسطرح فرض پر آتا ہے اسیطرح نفل پر بھی آتا ہے لیکن اِس آیت میں خاص
فرض مراد ہے اسواسطے کہ فلاحیت فرض کے اوپر ہی موقوف ہے کیونکہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ایک اعرابی سے نماز فرض کا طریقہ بیان فرمایا
تو اُس نے عرض کیا بخدا نہ میں اِس سے زیادہ کرونگا نہ کم رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُس کے جواب میں فرمایا افلح ان صدق۔ یعنی اِس نے
اگر یہ بات سچ کہی ہے تو اپنی مراد کو پہونچگیا۔ (مسئلہ ہشتم) رزق کے معنے
کلام عرب میں حصہ اور نصیب کے آتے ہیں چنانچہ خدائتعالےٰ فرماتا ہے
وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ اور حصہ وہی حصہ مراد ہے جو
ایک شخص کے لئے خاص ہو دوسرے کی اسمیں شرکت نہو یعنی دوسرے کو
اس قسم کا حصہ نصیب نہ [illegible] کہتے ہیں رزق وہی ہے جو کھالیا جائے اور اِستعمال

کرلیا جائے اور یہ قول باطل ہے اِسواسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ وانفقوا
مما رزقناکم یعنے ہمارے رزق دیے ہوئے میں سے صرف کرو پس اگر رزق
وہی ہو کہ کھالیا جائے پھر اُس کا صرف کرنا ناممکن ہے اور بعض کہتے ہیں رزق وہ
چیز ہے جو آدمی کے ملک میں داخل ہے یہ قول بھی باطل ہے اسواسطے کہ آدمی
دعا مانگا کرتا ہے۔ اللھم ارزقنی ولدًا صالحًا وزوجۃ صالحۃ
حالانکہ وہ اولاد یا زوجہ کا مالک نہیں ہوتا اسیواسطے دعا مانگتا ہے۔ اللھم ارزقنی
عقلا اعیش بہ یعنے خدایا مجکو عقل عطا فرما جس سے میں زندگی پوری کروں
یہاں بھی رزق کے ساتھ تعبیر کرتا ہے حالانکہ عقل کیسیکے ملک میں داخل نہیں ہوتی
علاوہ بریں بہائم کے لئے رزق دیا جاتا ہے حالانکہ بہائم اُس کے مالک نہیں
ہوتے اِس بات میں بھی اختلاف ہے کہ عرف شرع میں کس چیز کو کہتے ہیں ۴
ابوالحسین بصری کا قول ہے کہ رزق کسی حیوان کو ایک چیز کے انتفاع پر
قادر کردینے اور اِس بات پر قادر کردینے کا نام ہے کہ دوسرے کو اُس چیز سے
نفع نہ اُٹھانے دے پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالے نے ہمکو رزق دیا
ہے تو اُس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ہمکو خدا تعالے نے مال سے نفع اُٹھانے
پر قدرت دی ہے اور جب خدائے تعالے سے دعا کرتے ہیں اللھم ارزقنا
مالًا ویا اللھم ارزقنا فرسًا تو اِس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ خدا تعالے اُس
مال اور گھوڑے کو ہمارے لئے خاص کردے اور خاص کرنیکی یہی صورت ہے
کہ ہمکو اُن سے انتفاع حاصل کرنے پر قدرت عطا فرمائے اور کوئی ہمکو منع نہ کرسکے
جاننا چاہئے کہ معتزلہ نے کیونکہ رزق کے یہی معنے بیان کئے ہیں تو اُس ضرورت

سے اُن کو کہنا پڑا ہے کہ حرام رزق نہیں ہوتا اور ہمارے اصحاب فرماتے ہیں
کہ حرام بھی کبھی رزق ہو جاتا ہے اور اُس کی دو دلیلیں ہیں ایک تو یہ کہ رزق کے
معنے اصل لغت میں حصہ اور نصیب کے ہیں پس جس شخص نے حرام سے نفع اٹھایا
تو یہی حرام اس کا حصہ ہو گیا ضرور ہوا کہ اُس حرام کو اس شخص کا رزق بھی کہینگے
دوسری دلیل یہ ہے کہ خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات ایک شخص تمام عمر چوری کا مال کھا کر
زندگی پوری کر دیتا ہے تو لازم آئے کہ بغیر رزق کھائے اسکی زندگی پوری ہو جائے
اور معتزلہ نے اپنے قول پر کتاب اور سُنت اور دلیل عقلی سے استدلال کیا ہے
کتاب سے استدلال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) خدا تعالٰے متقیوں کی تعریف
میں فرماتا ہے۔ ومما رزقناھم ینفقون پس اگر حرام بھی رزق ہو تو لازم آتا ہے
۵ کہ مال حرام کا خدا کی راہ میں صرف کرنا بھی مدح اور ثنا کا موجب ہو (۲) اگر حرام
رزق ہو تو کسیکا مال غصب کر کے خدا کی راہ میں اُس کا صرف کرنا درست ہو اسواسطے
کہ خدا تعالٰے فرماتا ہے جو ہمنے تمکو رزق دیا ہے اُسمیں سے صرف کرو اور مسلمانوں کا
اِس بات پر اجماع ہے کہ مال مغصوب کا خدا کی راہ میں صرف کرنا جائز نہیں ہے
بلکہ جس کا مال ہے اُسکو واپس دینا واجب ہے اِس سے بھی ثابت ہوا کہ حرام
رزق نہیں ہوسکتا (۳) خدا تعالٰے فرماتا ہے قل ارئیتم ما انزل اللہ لکم
من رزق فجعلتم منہ حراما وحلالا قل اللہ اذن لکم اِس
آیت میں خدائے تعالٰے نے اُن لوگوں کو مفتری فرمایا ہے جو خدائے تعالٰے
کے دئے ہوئے رزق کو حرام کرتے ہیں اِس سے ثابت ہو گیا کہ حرام رزق نہیں ہوتا

اور حدیث سے اسطرح پر ثبوت ہوتا ہے کہ ابو الحسن نے کتاب العزم میں
اپنی اسناد کے ساتھ صفوان بن اُمیہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم
آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اسوقت عمرو بن قرہ آپکے پاس آیا
آپ سے اُس نے عرض کیا خدا تعالے نے میری قسمت میں شقاوت لکھی ہو
میں دیکھتا ہوں کہ بغیر اپنے ہاتھ سے دف بجائے ہوئے مجھکو رزق نہیں
ملتا مجھکو آپ گانیکی اجازت دیجئے اسطرح کہ میرے لئے اُسمیں گناہ نہ رہے
آپنے فرمایا میں تیرے لئے اجازت نہ دونگا اور تیری خاطر اور تجھپر انعام نکرونگا
اے دشمن خدا تو جھوٹ بولتا ہے خدا تعالے نے تو تجھکو رزق طیب دیا ہے
مگر تو نے بجائے اُس رزق کے کہ جو خدا تعالے کے اُس رزق کو اختیار کیا ہے
کہ جو تیرے اوپر اُس نے حرام کر دیا ہے خبردار اگر اِس قصہ کے بعد تو کچھ مجھسے
کہیگا تو میں تجھکو دردناک مار لگاؤنگا اور دلیل عقلی یہ ہے کہ خدا تعالے نے 6
بندے کو حرام کے ساتھ انتفاع اُٹھانے سے منع فرمایا ہے اور اُس کے مالک
کو اختیار دیا ہے کہ لوگوں کو انتفاع اُٹھانے سے منع کر سکتا ہے اور جو شخص کسی
چیز کے لینے اور اُس سے انتفاع اُٹھانے کی ممانعت کر دے تو نہیں کہہ سکتے
کہ اُس شخص نے اُسکو رزق دیا ہے مثلاً اگر بادشاہ لشکر کو ایک چیز میں تصرف
کرنے سے منع کر دے تو نہیں کہہ سکتے کہ اُس نے اپنے لشکر کو وہ چیز دیدی یعنی
رزق جب ہی کہینگے جب مالک کی طرف سے تصرف کی اجازت ملجاوے
اور ممانعت نہ رہے اِس سے ثابت ہوگیا کہ خدا تعالے نے جس مال میں تصرف
کرنے سے ممانعت کی ہے یعنی اُسکو حرام فرمایا ہے وہ مال بندے کے حق میں

رزق نہیں ہوسکتا۔ ہمارے اصحاب نے آیات سے حجت پکڑنے کا یہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ تمام حلال اور حرام خدا کی طرف سے ہیں مگر جسطرح خدا تعالے کو خالق المحدثات اور یا خالق العرش والکرسی کہتے ہیں یا خالق الکلاب والخنازیر کوئی نہیں کہتا یا جسطرح خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ عینا یشرب بھا عباد اللہ یہاں عباد سے متقی مراد ہیں اگرچہ کفار بھی خدا کے بندے ہیں اسیطرح مما رزقناھم میں چونکہ رزق کی نسبت جناب باری کی طرف ہے اِس کرامت اور شرف کی وجہ سے رزق سے رزق حلال مراد ہے اگرچہ حرام بھی رزق ہے اور حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث کہ جو تُمنے بیان کی ہے خود ہمارے لئے حجت ہے اِسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے جو اُس شخص سے فرمایا تھا کہ تونے اُس رزق کو اختیار کیا جسکو خدا تعالے نے تیرے اوپر حرام کردیا ہے اِس سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کسطرح رزق حلال ہوتا ہے حرام بھی ہوتا ہے اور دلیل عقلی کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ محض لغت کا ہے یعنی لغت میں حرام کو رزق کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور لغت کا ثبوت دلائل عقلیہ سے نہیں ہوتا واللہ اعلم (مسئلہ نہم) انفاق کے اصل معنے ہاتھ سے مال نکالنے کے ہیں اِسی وجہ سے جب کسی چیز کے خریدار زیادہ ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں۔ نفق المبیع نفاقاً۔ اور جب جانور کی روح نکل جاتی ہے تو کہتے ہیں نفقت الدابۃ۔ اِسیواسطے چوہے کے سوراخ کو نافقار اور سرنگ کو نفق کہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں وارد ہے۔ ان تبتغی نفقاً فی الارض یعنی اگر تو زمین میں سرنگ لگا سکے (مسئلہ دہم) ومما رزقناھم میں چند فائدے ہیں (۱) خدائے

تعالےٰ نے لفظ من داخل فرمایا ہے کہ جو تبعیض کیلئے آتا ہے اِس سے مقصود یہ ہے کہ اسراف اور فضول خرچی سے محفوظ رہیں کیونکہ قرآن میں اِس کی ممانعت وارد ہوئی ہے (۲) فعل کے مفعول کو مقدم کرکے فرمایا تاکہ اُس کا مہتمم بالشان ہونا ثابت ہو گویا یہ معنے ہوئے کہ بعض مال کو صدقہ کے لئے خاص کر لیتے ہیں (۳) آیت کے اندر جو انفاق مذکور ہے اُس میں انفاق واجب اور انفاق مندوب دونوں داخل ہیں اور انفاق واجب کی چند قسمیں ہیں (۱) زکوٰۃ جس کا بیان اِس آیت میں ہے الذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم الآیة (۲) اپنی ذات پر اور اُن لوگوں پر جنکا نفقہ واجب ہے مال کا صرف کرنا (۳) جہاد میں صرف کرنا اور جہاں صرف کرنا مستحب ہے اُس کو بھی انفاق کہہ سکتے ہیں چنانچہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ و انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت۔ یہاں اِس طرح خرچ کرنے سے صدقہ مراد ہے اسواسطے کہ اُس کے بعد وارد ہوا ہے فاصدق واکن من الصالحین۔ یہ سب قسم کے خرچ اِس آیت کے نیچے داخل ہیں کیونکہ خدائےتعالےٰ کے لئے ہر طرح صرف کرنا مدح اور ثناء کا موجب ہے۔

اِس تفسیر پر میرے سوالات حسب ذیل ہیں

سوال اوّل۔ آپ خود غور فرماویں کہ لفظ ہدایت پر جو دین کی بنیاد ہے

کسقدر بحث ہے کون سے معنے کو صحیح سمجھا جاوے اور کسطرح اطمینان ہو

سوال دوم۔ ایک لفظ تقوے میں کسقدر اختلاف اور پھر تمام دلایل قرآن سے پیش کئے گئے ہیں یعنے اوّل تقوے کے معنے فرط ضیانت اور پورے طور سے محفوظ رکھنے کے ہیں۔ (۲) کبائر اور صغائر سے بچنے کے۔ (۳) خشیت اور خوف کے۔ (۴) تقوائے کے۔ (۵) ایمان کے۔ (۶) توبہ۔ اور (۷) طاعت کے۔ (۸) ترک معصیت کے۔ اور (۹) اخلاص کے۔ ایک ہی لغت کے مختلف آیات میں الگ الگ معنے پر اطمینان کیسے ہو۔

سوال سوئم۔ الذین یومنون کا تعلق متقین سے اس کی صفت لکھا ہے۔ (۲) بمنزلہ تفسیر کے۔ اور ایمان کی حقیقت اوّل تو زبان سے اقرار کرنا اور قلب و جوارح سے افعال کا عمل میں لانا ہے۔ (۲) ایمان تمام کبائر سے اجتناب کرنے کا نام ہے۔ (۳) ایمان اصل میں تمام طاعات کا نام ہے۔ (۴) ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار دل سے یقین کرنے کے لکھے ہیں۔ (۵) ایمان کے معنے قلب اور نیز زبان کی تصدیق ہے۔ (۶) ایمان محض عمل قلبی کا نام ہے۔ (۷) ایمان فقط زبان سے اقرار کا نام ہے (۸) ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اب اسقدر اختلافی معنوں میں کن معنوں پر اطمینان کیا جاوے۔

سوال چہارم۔ اِس جگہ غیب کے معنے درحقیقت مومنین کی صفت لکھی ہے۔ (۲) اشیاء غائبہ پر ایمان لانا۔ (۳) غیب کے معنے امام مہدی علیہ السلام قرار دئے ہیں۔ اب کِسکو صحیح سمجھیں۔

سوال پنجم - اوّل نماز قائم کرنا یہ ہے کہ ارکان کو تعدیل کے ساتھ ادا کرے۔ (۲) اقامت کے معنے لکڑی کی کجی نکالکر اُسکو درست اور سیدھا کرنے کے کہتے ہیں۔ (۳) اقامت صلوٰۃ سے نماز کی پابندی اور مداومت مراد ہے۔ (۴) اقامت صلوٰۃ سب کاموں سے فراغت اور تجرد حاصل کرکے نماز ادا کرنا۔ (۵) اقامت صلوٰۃ صرف نماز کا ادا کرنا ہے۔ (۶) صلوٰۃ کے لغوی معنے دعا کے ہیں۔ (۷) صلوٰۃ کے معنے آگ کے ہیں جو صلے سے مشتق ہے۔ صلوٰۃ کے اصل معنے ملازمت کے ہیں۔ (۹) صلوٰۃ صلے سے بمعنے حالت بیان کرنے کے ہے۔ (۱۰) صلوٰۃ شرع میں افعال مخصوصہ کے مجمو کا نام ہے۔ اب اِن صورتوں میں کِسکو تسلیم کریں۔

سوال ششم - اوّل تو رزق کے معنے کلام عرب میں حصہ اور نصیب کے لکھے ہیں۔ (۲) رزق معنے کسی حیوان کو ایک چیز کے انتقام پر قادر کرنے کے ہیں۔ (۳) اب کِسکو صحیح سمجھیں (۴) رزق عام ہے یعنے حلال وحرام دونوں سے مراد ہے اور دوسری جگہ رزق کے معنے رزق ہے۔

سوال ہفتم - اوّل نفاق کے اصل معنے ہاتھ سے مال نکالنا ہے۔ (۲) جانوروں کی روح نکلنے کو نفقہ کہتے ہیں اور نافقا چوہے کے سوراخ کو اور نفق سرنگ کو کہتے ہیں۔ (۳) انفاق سے مراد مال صدقہ کا خاص کرلینا ہے۔ (۴) ینفقون سے مراد اپنی ذات پر اور اُن لوگوں پر جن کا نفقہ واجب ہے مال صرف کرنا مراد ہے۔ (۶) جہاد میں صرف کرنا اور جہاں صرف کرنا مستحب ہے اُسکو انفاق لکھا ہے۔ ایسے اختلاف میں کسطرح اطمینان ہوسکتا

ہوسکتا ہے۔ یہ تو عام الفاظ کا جھگڑا ہے جہاں مسئلہ نجات پر بحث شروع
ہوتی ہے کے اختلافات کا کچھ حد و حساب ہی نہیں سوائے حیرانی اور پریشانی
کے اسکوئی نتیجہ ہی برآمد نہیں ہوتا۔

الراقم
خاکسار عبدالغفور خاں ساکن کانوڈ ریاست پٹیالہ

محبی فی اللہ میاں عبدالغفور خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ آپکو معلوم ہے کہ تذکرۃ القرآن
۱۱ کا یہ طرز کلام نہیں ہوا کہ کسی شخص یا فرقہ کا نام لیکر اُسپر اعتراض کرے یا کسی ایک
مفسر کو نکتہ چینیوں کا نشانہ بناوے بلکہ اس کا طرز بیان قرآن کے طرز پر یہ ہے
کہ ہر ایک مسئلہ کو عام پیرایہ میں بیان کرے جس سے کسی شخص یا فرقہ کی
دل آزاری نہو اور مطلب بھی صاف صاف بیان ہو جائے اگر آپ اپنے
خط میں بھی اس پیرایہ کو مد نظر رکھکر اسطرح تحریر فرماتے کہ مفسرین نے تمام
الفاظ قرآنی کے معانی بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے یہانتک کہ ایمان
تقویٰ۔ ہدایت۔ غیب۔ اقامت صلوٰۃ اور خیرات کا پتہ بھی نہیں لگتا
چنانچہ بعض نے یہ معنے کئے ہیں اور بعض نے یہ تو بہتر تھا تذکرۃ القرآن کا منشا
یہ بھی نہیں ہے کہ لفظی اور لغوی مباحثہ اُسمیں چھیڑے جائیں تاہم فی زمانہ جو
قرآن مجید کی نسبت طرح طرح کے توہمات اور شکوک تو تعلیم یافتوں کے
دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اُنمیں سے یہ وہم بڑا ہی زبردست ہے کہ قرآن
مجید کے الفاظ نہایت ہی مشکل اور مبہم ہیں اُن سے مبتدی کو کچھ پتہ لگ نہیں سکتا

اسی وہم کی وجہ سے قرآن مجید کا با معنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہوگیا ہے۔
ایسے توہمات کو دور کرنا اور قرآن مجید کو صاف نور کامل ہدایت روشن بیان
اور عام فہم ثابت کرنا تذکرۃ القرآن کا فرض ہے تاکہ وہ خوف اور وہ تنفر رفع
ہو جائے جو قرآن پاک کی طرف سے عام طور پر دلوں میں جانشین ہو چکا ہے
اسلئے ہم آپ کی اصل چٹھی و عبارات زیر بحث کو بہ تمامہ تذکرۃ القرآن میں
جگہ دیکر آپکے سوالات کا جواب دینا شروع کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے جو الفاظ اپنے مضامین کو ظاہر کرنے کے واسطے تجویز فرمائے
اُن سے زیادہ کامل زیادہ آسان زیادہ واضح اور زیادہ بلیغ دوسرے الفاظ
ہو ہی نہیں سکتے اور جس ترتیب پر وہ رکھے گئے ہیں اُس سے بہتر اور کوئی
ترتیب ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ذیل میں ہم الفاظ زیر بحث کی ایک مختصر تفسیر درج
کرتے ہیں جس سے ثابت ہو جاوے گا کہ جسقدر معانی قرآن مجید کے مطابق مفسرین
نے اپنے اپنے اجتہاد سے کئے ہیں وہ سب اپنے اپنے موقعہ پر صحیح و درست
ہیں اُن میں کوئی خلاف یا تضاد نہیں بلکہ ایک حالت کے مدارج ہیں اور
ایک مسئلہ کی تشریح و تفصیل ہیں جس سے ظاہر ہو جاوے گا کہ قرآن مجید
کا کوئی لفظ مبہم یا شکوک یا وہم میں ڈالنے والا نہیں بلکہ صاف نور اور کامل
ہدایت ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ متقیوں کے واسطے ہدایت ہے۔ ہدایت کے
مختلف معنے ہیں اول راستہ بتلا دینا جب کہ آیات ذیل میں۔ واما ثمود
فهديناهم فاستحبوا العمى على الهدى اور جیسے ثمود کو ہدایت کی

مگر اُنھوں نے ہدایت کے مقابلہ پر اندھے پن کو پسند کیا۔ وکل قوم ھاد
ہر ایک قوم کے واسطے ایک ہادی ہے دویم راہ راست پر قائم کردینا جیساکہ
آیات ذیل میں انك لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی
من یشاء تو جس شخص کو چاہے ہدایت نہیں کرتا بلکہ اللہ جسکو چاہے
ہدایت کرتا ہے لیس علیك ھدٰھم تجھپر اُنکی ہدایت کا ذمہ
نہیں ہے کسی مخلوق کے تمام قوائے کو اپنے اپنے کام میں لگا دینا جس سے
وہ اپنے کمال کو پہنچ سکے جیساکہ آیت ذیل میں سبح اسم ربك الا
علی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی۔ اپنے رب
کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا پھر درست کیا اور جس نے تقدیریں
مقرر کیں۔ اِن ہر سہ معنی کے لحاظ سے قرآن مجید متقیوں کے واسطے ہدایت
ہے ابتدائی درجوں میں تو یہ محض راستہ بتلانے کا کام دیتا ہے پھر
جسقدر کوئی انسان اِس کے حکموں کو مانتا سمجھتا اور اُنپر عمل کرتا ہے
اُسیقدر اُس کے قوائے راہ راست پر قائم ہوتے جاتے ہیں آخر کار اسکے
تمام ارادہ شوق جذبات اور عمل عین قرآن کے مطابق ہوجاتے ہیں اور
وہی صراط مستقیم ہے پس ادنے استعداد کے لوگوں پر اِس کا فیضان
تعلیمی طور پر ہوتا ہے دویم درجہ میں خواص الادویہ کے طور پر اسیواسطے اسکا
نام شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ہے سویم درجہ میں تائیدات غیبی تعلیمات
ربانی الہامات اور مکاشفات کے دروازہ کھلتے ہیں جو تمام اندرونی بیدیوں
کو دور کرکے صاف نور میں لیجاتے اور تمام کجرویاں کی بجائے استقامت

پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر یہ تعلیمی اور تاثیری نتائج اُسی انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں جو قرآن کے حکموں کو مانے خدا سے ڈرے تمام گناہوں سے بچے اور نیکیوں کو اختیار کرے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ متقی کے معنی ہے خدا سے ڈرنے والا۔ گناہوں سے بچنے والا۔ اپنے آپ کو ہر قسم کے فساد سے محفوظ رکھنے والا۔ اتقا کا ادنےٰ درجہ ہے کبیرہ گناہوں سے بچنا دوسرا درجہ ہے صغائر سے بھی بچنا اور تیسرا درجہ ہے ہر قسم کی مشکوک باتوں سے بھی بچنا اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہنا۔ پس جسقدر کسیکا اتقا ہوگا اُسیقدر قرآن اُس کو سمجھائے گا اور اُسیقدر نیک اثر اسمیں مترتب کریگا۔ اتقا اور ہدایت میں وہی نسبت ہے جو حیات اور نشوونما میں ہے جو تخم زندہ ہے وہ تو نشوونما پائیگا اور جو مر چکا ہے وہ گل جائیگا قرآنی تعلیم بمنزلہ آب پاشی کے ہے۔ گویا کہ قرآن کی آبپاشی ہدایت سے وہی لوگ نشوونمائی روحانی پا سکتے ہیں جن کے اندر روحانی زندگی ۱۳
باقی ہے چنانچہ قرآن مجید خود فرماتا ہے۔ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا۔ اِس حیات کی کیفیت دوسری آیت میں اِسطرح بیان فرماتا ہے۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ (اے محمد تو اُسی کو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلتا اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا ہے کیسے عام فہم اور بدیہی الثبوت یہ الفاظ ہیں۔ هدى للمتقين۔ متقیوں کے واسطے ہدایت ہے مگر تمام اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب انسانی پر کیسے کامل طور سے ہیں اِنہی الفاظ میں ادنےٰ درجہ کی تعلیم اور اِنہیں میں اعلےٰ درجہ کی تعلیم

کیسی افصح اور ابلغ اور پھر کیسی اسہل طور پر شامل ہے تبھی تو اِس کا نام ذکر اللعالمین اور حکمتہ بالغتہ ہے ۔

ہدایت کے انتہائی فیضانوں اور انسانی کمالات کے اعلےٰ مراتب پر پہنچنے کے واسطے خالی ڈرنا اور گناہوں سے بچنا جیسا کہ ضروری ہیں ویسے ہی نیک اعمال بھی ضروری ہیں اِسلئے تقوے کے ساتھ اعمال کا ذکر ہے ۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
جو غیب پر ایمان لاتے نماز قایم کرتے اور اسمیں سے

يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
جو ہمنے انکو دیا خرچ کرتے جو اُس کلام پر ایمان رکھتے ہیں جو تجھپر اور جو تجھسے پہلے

15

مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
نازل کیا گیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں

ایمان کے معنی ہیں سچ جاننا اور اِس کا تعلق قلب سے جیسا کہ آیات ذیل سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ جو لوگ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اُنمیں سے بعض ایسے ہیں کہ اُن کے دِل ایمان نہیں لائے كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اُنکے دلوں میں ایمان لکھا گیا ۔ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ اور اُس کا دِل ایمان کے ساتھ مطمئن ہے بعض مفسرین ایمان میں اعمال کو بھی شامل کرتے ہیں مگر یہ معنے آیات ذیل کی رو سے غلط ہیں ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے گویا کہ اعمال صالح ایمان سے علیحدہ چیز ہیں

اسیطرح پر صدہا آیات میں ایمان کے ساتھ اعمال صالح کا ذکر ہے[۱]
اگر اعمال صالح ایمان کے اندر شامل ہوں تو بیفائدہ تکرار لازم
آتا ہے جو فصاحت وبلاغت کے خلاف امر ہے [۲] اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے
ساتھ آلودہ نہ کیا۔ گویا کہ ظلم کرنا یا نہ کرنا ایمان سے علیحدہ شے ہے[۳]
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اے
مومنو تم پر مقتولوں کا قصاص لکھا گیا ہے۔ یہاں پر قاتلوں کو مومن کے لفظ
سے پکارا گیا ہے[۴] وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا جو لوگ ایمان
لائے اور ہجرت نہیں کی اگر ایمان میں اعمال صالحہ داخل ہوتے تو ہجرت 14
بھی اُسمیں شامل ہوتی[۵] وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىھُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَا
تِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ اگر مومنوں کے دو گروہ
آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر ایکدوسرے پر بغاوت
کرے تو بغاوت کرنے والے سے لڑو جبتک وہ خدا کے حکم کی طرف
رجوع کرے۔ یہاں پر آپسمیں لڑنے والوں اور بغاوت کرنے والوں کو بھی
مومن شمار کیا گیا ہے۔ جسا یمان کا اقرار محض زبان سے ہو وہ ایمان نہیں
بلکہ نفاق اور دغا بازی ہے جیساکہ قرآن مجید منافقین کی نسبت فرماتا
ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ
بِمُؤْمِنِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بعض لوگ کہتے ہیں

کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ پس آیات قرآنی سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے محض زبان سے اقرار کرنا ایمان نہیں بلکہ نفاق اور دغا بازی ہے اور اعمال صالحہ ایمان سے علیحدہ چیز ہیں۔

غیب میں وہ تمام امور شامل ہیں جو ہمارے حواس ظاہری و باطنی کے ادراک سے باہر ہیں مثلاً ماہیت ذات باریتعالےٰ۔ احوال آخرت وجود ملائکہ۔ بہشت و دوزخ وغیرہ۔ ایسے امور کی نسبت جو کتب آسمانی میں مذکور ہوا اسکو سچ جاننا اور خیالی بحثوں سے بچنا انسان پر واجب ہے
17 کیونکہ جو باتیں ہمارے ادراک سے دور ہیں اُن میں جھگڑے کرنا احاطۂ انسانی سے باہر قدم مارنا ہے جس کا نتیجہ سوائے پیچ در پیچ حیرانیوں اور بے معنی فسادات کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اُن سے منکر ہونا بھی تمام دینی اصلاحوں اور ترقیوں کو روکتا ہے۔ ایک طرف غیبی باتوں میں بحثیں اُٹھانے سے لاکھوں سوفسطائی اور دھریہ بنگئے دوسری طرف کروڑوں اشخاص اُن کے انکار سے کافر مرتد اور زندیق بنگئے۔ زمانۂ حال کے حکیم اور فلاسفر اُن مسائل میں بحث نہیں کرتے جو انسانی ادراک سے باہر ہیں بلکہ ایسی باتوں کو ایمانیات میں داخل کر لیتے ہیں اُن کی تمام ترقیات بنیادیات کا یہی ایک راز ہے جسکو فلاسفروں نے ہزارہا سال کی طول طویل بحثوں کے بعد آج معلوم کیا ہے مگر قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے بتلا دیا تھا۔ الغرض

ایمان بالغیب تمام فسادوں اور اختلافوں کا علاج اور تمام دانائی و حکمت کی بنیاد ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

ہر ایک ایمان جو ابتدا میں کمزور ہوتا ہے رفتہ رفتہ زور پکڑ کر عملی طاقت پکڑتا جاتا اور اتقا و اعمالِ صالح کو خوب ترقی دیتا ہے اور سچا مومن اپنے کمالِ عبودیت و خشیت اور حسنِ اخلاق سے ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں سچے مومن کی علامات ظاہر فرمائی گئی ہیں

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ۶۵

پس قسم ہے تیرے رب کی وہ نہیں مومن ہوتے جب تک تجھ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ ٹھہرا دیں پھر تیرے فیصلہ کے خلاف اُن کے دلوں میں کچھ تنگی نہ ہو بلکہ ہر طرح سے تسلیم ہی تسلیم کریں۔

۱۰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ۲

مومن تو وہی ہیں جنکے دل ذکر الٰہی کے وقت دہل جاتے ہیں اور جب اُنکو اُس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں اُن کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ۳ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۴

جو صلوٰۃ قایم کرتے اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں اُنکے واسطے اُن کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت اور عزت والا رزق

ایمان ایک قلبی عمل ہے جو تمام ترقیاتِ روحانی کی بنیاد اور تمام اختلافاتِ دینی کا علاج ہے اس کے بعد دوسرے عمل کا ذکر ہے وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ۔ اور نماز قایم کرتے ہیں یعنی اپنی نمازوں کو تمام ارکان کی پابندی اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے الفاظ

اِس عمل کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ
یُحَافِظُوْنَ ۲۳ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ
ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۲۳ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت
کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَائِمُوْنَ ۲۳ جو لوگ اپنی نمازوں
پر مداومت کرتے ہیں۔ وَھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۲۳ اور وہ اپنی نماز
میں خشوع کرتے ہیں۔ صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں دعا۔ آگ پر لکڑی کو سینک کر
سیدھا کرنا۔ داخل ہونا۔ سرین ہلانا۔ شرع میں صلوٰۃ اُس خاص عبادت کا
نام ہے جو معروف ہے اقامت کے لغوی معنی ہیں سیدھا کرنا کھڑا کرنا کسی کام
کو پوری توجہ اور شوق کے ساتھ کرنا پس اقامت صلوٰۃ کے معنی ہوئے نماز
مشروعہ کو پوری توجہ اور شوق کے ساتھ ہمیشہ ادا کرتے رہنا اِس کے بعد ۱۹
تیسرے عمل کا ذکر ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۱ اور ہمارے دئے
ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں مثلاً کسب حلال میں سے اپنی اور اپنے
آل و عیال کی پرورش کرتے والدین اور قرابتیوں سے سلوک کرتے زکوٰۃ
اور صدقات دیتے اور خیرات کرتے ہیں۔ مِنْ تبعیض کے لئے ہے
جس سے یہ مراد ہے کہ کل خرچ کر دینا ضروری نہیں ورنہ لَا تُسْرِفُوْا کے مخالف
ہو جائیگا۔ اگر کوئی علم یا فن آتا ہے اُس سے اوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔
انفاق کا بڑا درجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو عزیز ترین سے ہے اُسکو بھی نیک
راستہ میں جائز طور پر خرچ کرنے سے دریغ نکریں مثلاً جسم دماغ اور جان جیسا کہ
قرآن مجید فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۴ تم نیکی

کو کبھی نہیں پہونچ سکتے جبتک اپنی عزیز چیزوں میں سے خرچ نکرو۔

پس ثابت ہو گیا کہ تمام آیات ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ہ کیسی صاف اور کیسی واضح اور کیسے ابلغ نظام پر واقعہ ہیں کوئی شک وشبہ کی ان میں گنجائش نہیں اب رہی مسئلہ نجات کی بحث سے پہلے ہم اسکو بتمامہ اصل ترجمہ تفسیر کبیر سے نقل کرتے ہیں پھر آخر میں دکھلائینگے کہ تمام آیات قرآنی جو نجات کے مسئلہ پر تخالف یا تضاد معلوم ہوتی ہیں وہ باہم کیسی موافق اور مطابق ہیں۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
بلکہ جس نے برائی کمائی اور اس کی خطا نے اس کو گھیر لیا پس وہ لوگ

۸۰ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ہ
دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

صاحب کشاف نے بیان کیا ہے کہ بلیٰ۔ سے اس چیز کا اثبات ہے کہ جو حرف نفی کے بعد مذکور ہو چکی ہے یعنی لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ یعنی یہ ہوئے کہ بلکہ تمکو ہمیشہ کے لئے آگ چھوئے گی بدلیل قولہ تعالےٰ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جاننا چاہئے کہ سَيِّئَةً ہر گناہ کو کہہ سکتے ہیں اسواسطے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرماتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ اور چونکہ یہ گمان ہو سکتا تھا کہ ہر گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اسبات میں یکساں ہے کہ اس کا مرتکب ابدالآباد دوزخ میں رہے گا اسواسطے خدا تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ خلود کا استحقاق جب ہوگا کہ جب ہر طرف سے گناہ انسان کو گھیرے یہ بات ظاہر ہے کہ احاطہ کی حقیقت میں جسم کی طرف کر سکتے ہیں

• جو دوسرے جسم کو محیط ہو جیسے شہرپناہ شہر کو یا پیالہ پانی کو محیط ہوتا ہے اور گناہ کے احاطہ کرنے میں حقیقت میں احاطہ نہیں ہوتا کیونکہ گناہ مجسم چیز نہیں ہے پس اسواسطے ہم سَیِّئَۃً سے گناہ کبیرہ مراد لیتے ہیں بدو وجہ۔(۱) محیط چیز کا یہ قاعدہ ہوتا ہے وہ دوسری چیز کو یعنی محاط کو چھپا لیتی ہے اور گناہ کبیرہ بھی ثواب طاعات گھیر لینے کی وجہ سے گویا اُن کو چھپا لیتا ہے پس بدیں جہت اِن میں مشابہت پائی جاتی ہے (۲) گناہ کبیرہ جب عبادات کے ثواب گھیر لیتا ہے تو گویا اِن عبادات پر غالب آجاتا ہے جسطرح دشمن کا لشکر کسی شخص کو گھیر کر اُس کے اوپر غالب آجاتا ہے اور اِس شخص کی خلاصی نہیں ہو سکتی پس گویا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے بلکہ جس شخص نے گناہ کبیرہ کیا اور اُس کے
۲۱ گناہ کبیرہ نے اِسکی عبادتوں کو گھیر لیا اور مغلوب کر لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اگر کوئی اعتراض کرے یہ آیت یہودیوں کے حق میں وارد ہوئی ہے تو اِس کا یہ جواب ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے سبب کے خاص ہونے کا اعتبار نہیں ہوتا تو اِسی دلیل سے معتزلہ نے استدلال کیا ہے کہ اہل کبائر کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا اور جاننا چاہئے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اُس کا ذکر کر دینا یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ اہل قبلہ کا اسبات میں اختلاف ہے کہ اصحاب کبائر کے لئے وعید ثابت ہے یا نہیں بعض نے وعید ثابت کی ہے اور وہ دو فریق ہیں بعض نے وعید موبد ثابت کی ہے۔ جمہور معتزلہ اور خوارج کا قول یہی ہے اور بعض نے وعید منقطع کو ثابت کیا ہے یہ بشر المریسی اور خالدی کا قول ہے اور بعض اِن کے حق میں وعید نہیں ثابت

کرتے اور یہ قول شاذ ہے لوگ اسکو مقاتل بن سلیمان مفسر کی طرف نسبت
کرتے ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اِسبات کا ہمکو یقین ہے کہ خدا تعالےٰ ضرور
بعض گناہوں کو اور بعض گنہگاروں کو بخشیگا مگر اِس بات کی ہم تفصیل نہیں کر سکتے
کہ کسکو بخشیگا اور کس کو نہ بخشیگا اور اِس بات کا یقین کرتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ
اِن میں سے کسی کو ایک مُدّت تک عذاب دیگا تو ابد الآباد اِسکو عذاب
نہ دیگا بلکہ اِن کے عذاب کو منقطع کردے گا اکثر صحابہ اور تابعین اور اہل سُنت
والجماعۃ اور اکثر امامیہ کا قول یہی ہے اور یہ بحث دو مسئلوں پر مشتمل ہے (۱)
اسبات کا یقین کرنا کہ اُن کے لئے وعید ثابت ہے (۲) یہ بات کہ اگر وعید
اُن کے لئے ثابت ہو تو آیا دوام کے طور پر ہے یا نہیں (مسئلہ اوّل) وعید
کے بیان میں اور پیشتر ہم معتزلہ کے دلائل اِس کے متعلق ذکر کرتے ہیں اُس کے ۴۲
بعد فرقہ مرجیہ خالصہ کے اِس کے بعد اہل سنت والجماعۃ کے ذکر کریں گے انشاءاللہ
تعالےٰ۔ واضح ہو کہ معتزلہ نے عمومات ... پر اپنے قول کا مدار رکھا ہے
کہ جو اسباب میں وارد ہیں اور یہ عمومات دو قسم کے ہیں بعض بصیغہ مَن وارد
ہوئے ہیں یعنی شرط کے طور پر اور بعض بصیغہ جمع پہلی قسم کی چند آیتیں ہیں۔(۱)
آیت المواریث میں خدائے تعالےٰ فرماتا ہے تلک حدود اللہ الی
قولہ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا
فیہا یعنی جو کوئی اللہ کی اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اِس کے
حدود سے آگے بڑھے خدائے تعالےٰ اِسکو دوزخ میں داخل کرے گا اور ہمیشہ
وہ شخص دوزخ میں رہے گا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص صلوٰۃ اور صوم اور

حج اور زکوٰۃ اور جہاد کا تارک ہے اور شرابخواری اور زنا کرنے اور بیگناہ کے
قتل کا مرتکب ہے تو وہ حدود الٰہی سے آگے بڑھنے والا ہے پس ضرور ہے
کہ وہ اہل عذاب سے ہو اسواسطے کہ اصول فقہ کے اندر یہہ بات ثابت ہوچکی
ہے کہ حرف من شرط کے مقام پر عموم کا مفید ہوا کرتا ہے اور جبکہ مخالف نے
اسکو کافر کے اوپر محمول کیا اور مومن گنہگار کے اوپر محمول نہیں کیا تو اس کا یہ قول
خلاف دلیل ہوا اور علاوہ بریں بدو وجہ مخالف کا قول باطل ہوتا ہے (۱)
خدا تعالےٰ نے مواریث کے متعلق اپنے حدود بیان فرما کر اُن لوگوں کو جو
اُن حدود کی پابندی کریں ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اُن لوگوں کے لئے
۲۳ جو اِن حدود کی پابندی نہ کریں وعید فرمائی ہے اور جو شخص کہ خدا و رسول پر
ایمان لائے تو وہ اِن حدود کی بلاشبہہ پابندی کرنے والا ہوگا بخلاف
اِس شخص کے کہ اِسکی ربوبیت کا مُنکر اور اِس کے انبیا اور اِس کے احکام کا
مکذب ہو پس اسکو اِن حدود کی طرف رغبت دلانا زیادہ ضروری ہے بہ
نسبت اُس شخص کے کہ جو خدا و رسول پر ایمان لایا جسکی ذات سے یہ بات
بعید ہے کہ حدود الٰہی کی پابندی نکرے اور جبکہ ابتدائی آیت سے مومن
مراد ہوا تو آخر آیت سے بھی وہی مراد ہوگا۔ (۲) خدا تعالےٰ فرماتا ہے
تلک حدود اللہ اور اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ اِس سے حدود مذکورہ مراد ہیں
پھر خدا تعالےٰ نے اُنکی پابندی پر وعدہ کو اور نافرمانی پر مترتب فرمایا ہے
پس سیاق آیت کا مقتضی یہہ ہے کہ انہیں حدود مین نافرمانی کرنے کے ساتھ
وعید متعلق ہے نہ یہ کہ اُن کے ساتھ دوسری حدود بھی شامل کیجائیں اسی واسطے

اِن حدود سے تعدّی کرنے میں اہل ایمان کو زجر ثابت ہوگا اور اگر اُس سے
اہل ایمان مراد ہوں تو اُنکو زجر نہیں ہوسکتا اور جبکہ ثابت ہوگیا کہ اِس وعید
سے سب لوگ مراد ہیں خواہ مومن ہوں یا کافر تو اِن لوگوں کا قول باطل ہوگیا
جو کافر کے ساتھ وعید کو خاص بتلاتے ہیں اور اگر کوئی اعتراض کرے کہ و
یتعدّ حدودہ جمع مضاف ہے اور جمع مضاف تمھارے نزدیک
عموم کے مفید ہوتی ہے جیسے کوئی کہے ضَرَبتُ عُبَیدِی تو اُس سے
تمام غلاموں کا مارنا مراد ہوتا ہے اور جب یہ بات ثابت ہوگئی تو معلوم
ہوا کہ یہ آیت اُس شخص کے ساتھ خاص ہے کہ جو تمام حدود الہی میں تعدی
کرے اور وہ کافر ہے نہ مومن تو اِس کا یہ جواب ہے کہ از روئے لفظ اگرچہ تمھارا
قول ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چند قرینے اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ۴
تمام حدود میں تعدی کرنا مراد نہیں ہے (۱) ویتعدّ حدودہ سے پہلے
خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک حدود اللہ پس دونوں جگہ پر حدود سے
وہی حدود مذکورہ مراد ہونگے۔ (۲) اہل اسلام کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمانونکو
بھی اِس آیت سے حدود الہی میں نافرمانی کرنے سے زجر اور مخالفت کرنا مقصود
ہے اور اگر تمھارا قول صحیح ہو تو صرف کافروں کے لئے ممانعت ثابت ہو مومنین
کے لئے ممانعت نہ ثابت ہو (۳) اگر حدود سے تمام حدود مراد ہوں تو اِس پہ
وعید کے مرتب فرمانے کا کوئی نتیجہ نہ نکلیگا اِسواسطے کہ کوئی شخص تمام حدود الہی
میں تعدی نہیں کرسکتا اِسواسطے کہ بیشتر حدود ایسے ہیں کہ تعدی کے اندر جمع
نہیں ہوسکتے یعنی اِن میں تضاد ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص ایک حالت میں مذہب

ثنویت اور نصرانیت کا معتقد نہیں ہو ملتا اور دنیا میں کوئی شخص ایسا نہ
پایا جاتا کہ جس نے کوئی گناہ نہ چھوڑا ہو (۴) جو شخص مومن کو قصداً قتل کر ڈالے
اس کے حق میں خدا تعالے نے فرمایا ہے وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا یعنے جو شخص مومن کو قصداً خون کر ڈالے اس کی جزا جہنم
ہے ہمیشہ اس میں رہے گا اس آیت سے ثابت نہیں ہے کہ قتل مومن
کی جزا خلود فی النار ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اسکو یہ جزا دیجائیگی لقولہ تعالٰی
مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ یعنی جو کوئی برا کام کریگا اس کا بدلہ پائیگا۔ (۵) خدا تعالٰی
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ
الْأَدْبَارَ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ
فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
یعنے اے ایمان والو جب تم کافروں سے لڑائی کے لئے ٹھہر جاؤ تو انکی طرف
پیٹھ مت پھیرو اور جو اس روز ان کی طرف پیٹھ پھیرے گا بجز اس شخص کے
جو لڑائی کے لئے داؤ کرے یا اپنے گروہ میں ملنے کے آتے پس اس نے خدا کے
غصہ کی طرف رجوع کیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم بری بازگشت ہے (۶)
خدا تعالٰے فرماتا ہے فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ یعنی جو ذرہ بھر
نیکی کریگا اسے دیکھ لیگا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھ لیگا۔ (۷) خدا تعالٰے
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ یعنی اے
ایمان والو اپنے مالوں کو باطل طور پر مت کھاؤ اور اسکے کچھ بعد فرماتا ہے وَمَن
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا یعنی جو شخص سرکشی

اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اُسکو دوزخ میں پہونچائینگے (۸) خدا تعالےٰ
ارشاد فرماتا ہے اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ
فیها ولا یحیٰی ومن یاته مؤمنا قد عمل الصالحات فاولئك لهم الدر
جات العلٰی یعنی تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس
مجرم بنکر آئے گا تو اُس کے لئے جہنم ہے نہ اُس میں مریگا اور نہ زندہ رہے گا اور
جو مومن ہوکر اُس کے پاس آئیگا اچھے کام کرکے تو اِن لوگوں کے لئے بلند درجے
ہیں اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کافر اور فاسق عذاب دائمی کے مستحق ہیں
جطرح کہ مومن مطیع ثواب کا مستحق ہے (۹) خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَقَدْ خَابَ
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا یعنی نامراد ہوگیا وہ شخص جس نے ظلم اختیار کیا اِس سے معلوم
ہوتا ہے کہ جو شخص نماز روزہ کرتا ہوا ور ظالم ہو تو وہ بھی اِس وعید میں داخل ہے۔
(۱۰) معاصی کا بیان فرماکے خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
يَلْقَ اَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا
یعنی جو ایسا کریگا گناہ سے ملیگا اور قیامت کے روز اسکو بڑھا کر عذاب دیا جائیگا
اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اِس میں رہے گا۔ اِس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فاسق
اور کافر کا حال ایک ہی ہے یعنی دونوں ہمیشہ دوزخ میں رہینگے بجز اِس کے
جو اپنے فسق سے توبہ کریں یا کفر کو چھوڑ کر ایمان اختیار کریں (۱۱) ارشاد ہوتا ہے
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ الآیۃ جو شخص نیکی لائیگا تو اُس کے لئے اُس سے بہتر ملیگی اور
وہ لوگ اس روز پریشانی سے امن میں ہونگے اور جو بُرائی کرے گا تو اُن کا یہ

جال ہوگا الا آخر اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جسطرح تمام عبادتوں پر خدا تعالیٰ
کا وعدہ ہے اسی طرح تمام گناہوں پر اسکی وعید متعلق ہے (۱۲) فاما من طغی
وآثر الحیات الدنیا فان الجحیم ھی الماوٰی یعنی جو شخص سرکشی کرے
اور حیات دُنیاوی کو اختیار کرے تو دوزخ اُس کا ٹھکانا ہے (۱۳) ومن یعص
اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم یعنی جو شخص خدا و رسُول کی نافرمانی کرے اسکے
لئے دوزخ کی آگ ہے اور اس آیت میں کافر اور فاسق کی کچھ تفصیل نہیں ہے
(۱۴) یہی آیت جسکی ہم تفسیر کر رہے ہیں بلیٰ من کسب سیئۃ و احاطت
بہ خطیئتہ الایۃ پس خدا تعالیٰ نے آیت کے شروع میں سے فرقہ مرجیہ کا قول
بیان فرمایا ہے یعنی وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پھر خدا تعالے ۲۷
اُن کے قول کو رد فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے بلیٰ من کسب سیئۃ و
احاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ھم فیہا خالدون پس
یہ وہ آیات ہیں جن سے معتزلہ اور خوارج نے اپنے قول پر استدلال کیا ہے اسواسطے
کہ ان سب آیات میں حرفِ مَن شرط کے موقع پر موجود ہے اور اس بات کو چند
وجوہ ثابت کیا ہے کہ ہر لفظ عموم کا مفید ہوتا ہے (۱) اگر حرف من عموم کے لئے
موضوع نہ ہوتا تو دو احتمال تھے خصوص کے لئے موضوع ہوتا یا عموم الو خصوص کے
اندر مشترک ہوتا اور یہ دونوں باتیں باطل ہیں پس ثابت ہوا کہ عموم کے لئے موضوع
ہے پہلے امر کے باطل ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اگر خصوص کے لئے موضوع ہو تو لازم
آتا ہے کہ جب متکلم اس قسم کا کلام بولے تو ہر شخص کو جس سے وہ شرط عمل میں آئے
جزا دینا خوب نہ ہو اسواسطے کہ اس تقدیر پر وہ جزا اُس شرط کے اوپر مرتب نہ ہوگی

حالانکہ سب جانتے ہیں کہ جو شخص یہ بات کہے مَن دَخَلَ دَارِی اَکرَمتُہٗ
یعنی جو کوئی میرے گھر آئیگا اُسکی میں تعظیم کرونگا تو اس متکلم کو چاہیئے کہ تمام
والوں کی تعظیم کرے پس معلوم ہوا کہ یہ لفظ خصوص کے لئے نہیں ہے اور مشترک
بھی نہیں ہو سکتا بدو وجہ ایک تو یہ کہ اشتراک اصل کے خلاف ہے دوسری
یہ کہ اگر مشترک ہو تو جب تک متکلم سے تمام احکامات کا استفسار نہ کیا جائے
جزاء کی شرط پر مرتب ہونیکی کیفیت نہیں معلوم ہو سکتی مثلاً اگر کوئی کہے
داری اکرمتہ تو اس سے کہنا چاہیئے تیری مراد مردوں سے ہے یا عو
سے اور جب وہ کہے مردوں سے مراد ہے تو دریافت کرنا چاہیئے عرب
مراد ہے یا عجم سے اور جب کہے عرب سے مراد ہے تو دریافت کرنا چاہیئے
سے مراد ہے یا عجم سے اور جب کہے عرب سے مراد ہے تو کہنا چاہیئے ۲۸
سے مراد ہے یا مضر سے وھلم جرا یہانتک کہ تمام احتمالات اس سے
دریافت کرنے چاہئیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل لسان اس بات کو پسند
نہیں کرتے پس ثابت ہو گیا کہ قول بالاشتراک باطل ہے (۲) جب کوئی
شخص کہے مَن دَخَلَ دَارِی اَکرَمتُہٗ تو ہر ذی عقل کا استثناء اس سے صحیح
ہوگا اور استثناء سے وہی چیز خارج ہوتی ہے جسکا داخل ہونا قبل از استثناء
ضروری ہوتا ہے اسواسطے کہ استثناء متصل میں مستثنیٰ منہ کے تحت میں
مستثنیٰ کا دخول صحیح ہونا ضروری ہے اب باقی رہی یہ بات کہ صحیح ہونیکے ساتھ
داخل ہونے کا اعتبار ضروری ہو یا ضروری نہ ہو تو ان دونوں میں سے پہلا احتمال
بچند وجوہ باطل ہے (۱) اگر یہ بات صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جماعت فقہاء

کا نام انگریزی۔ اُردو۔ فارسی۔ عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے۔ جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اُسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا ہو یا فارسی۔ یا عربی۔ یا انگریزی میں۔ اِسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کرسکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال۔ اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کرسکتے ہو۔ ہر مرض کے علاج میں۔ انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اِسکی مدد سے۔ شہر و دیہات میں علاج بلا دِقت ہو سکے۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایّام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اِس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی جامع اور مفید۔ اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانۂ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد عہ کُل قیمت ہر سہ جلد عنہ۔ کمپانڈروں۔ طالبعلموں۔ اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں۔ ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے۔

۵- رسالہ اعضائے مخصوص۔ اِسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک۔ سوزاک و جریان۔ نامردی طراتِ جلق۔ عقر۔ سُرعتِ انزال۔ احتلام۔ عسرت الطمث۔ اسقاط وغیرہ کا علاج۔ جماع کے قواعد اور آداب۔ اور بہت سے ضروری مضامین لُغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں۔ نیز تمام ادویہ جو ان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اِسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸/

۶- مفید النّساء والصبیان۔ اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں۔ اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کررہے ہیں قیمت سہر

۷- تشخیص الامراض۔ اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لُغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف۔ اسباب۔ کیفیت۔ علامات۔ امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں۔ طب۔ جراحی۔ امراض قابلہ۔ امراض العین۔ امراض النسواں۔ امراض الصبیان۔ امراض المسنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں رہا۔ تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے۔ یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اِس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اِس قدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کیجاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے عہ/

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار
چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا
کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی [illegible]
فی صفحہ ششماہی انیس روپیہ اور فی سال [illegible] روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو
صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ
اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن [illegible] ماشہ
فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار۔
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے
اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اُجرت اشتہار درخواست
کیساتھ آنی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں مینیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں مینجر
تذکرۃ القران۔ مقام تراوڑی
ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی ادا ہونی چاہیے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد ۲ - نمبر ۹ | ماہ ستمبر سنہ ۱۹

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اول - قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شائع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم - قرآن کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بنا کر ہمدردی - اور رواداری کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسوما کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی - بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۹ صفحہ ۱۲ مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحثے ہیں

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت - (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت - اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ۲ عہ-

۲- **مفتاح القرآن** - اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑہسکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اِسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑہسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں - پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اِسکو ضرور پڑھیں - پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں - ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے - تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں - کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہوجائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاء اللہ تعالیٰ-

۳- **مفتاح العرب** - اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے - کہ میزان - منشعب - صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر - ہدایت النحو - کافیہ - شرح ملاں اور مراح الارواح - وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا - جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں - وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی -

۴- **مفید عام - عرف معین الحکیم** - یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

۵۳۵

تذکرۃ القرآن

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

جلد ۲ نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

{سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ۸}

زیداً کے اندر جمیں جمع منکر سے استثنا ہے اور جاءنی الفقراء الا زیداً کے اندر جنہیں جمع معرف سے استثناء ہے کچھ فرق نہوا اسواسطے کہ دونوں کلاموں کے اندر زید کا داخل ہونا صحیح ہے اور دونوں میں فرق بالبداہتہ معلوم ہے

(۲) جب عدد سے استثناء نکیا جاتا تو اِس چیز کا داخل ہونا مستثنےٰ عنہ میں ضروری ہوتا پس ثابت ہوا کہ تمام مقامات میں استثنیٰ کا یہی فائدہ ہو اِسواسطے کہ کسی اہل لُغت نے اُس استثناء میں جو عدد پر داخل ہوا اور اِس میں کہ عدد پہ داخل نہ ہو کچھ فرق نہیں کیا پس ثابت ہوا کہ استثناء میں وہی چیز خارج کیجاتی

کہ اگر استثنار نہ ہوتو اُس چیز کا داخل ہونا واجب ہووے اور اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ حرف مَن شرط کے مقام پر عموم کے لئے آتا ہے۔ (۳) جب یہ آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی تحقیق تم اور وہ چیز کہ جسکو تُم سوائے خدا کے پوجتے ہو جہنم کا جھونک ہے تو ابن زبعری نے کہا میں محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے بحث کرونگا اور حضور کے نزدیک آکر اُس نے کہا اے محمدؐ کیا فرشتوں کی پرستش نہیں کیگئی کیا حضرت عیسےٰ ابن مریم کو لوگوں نے نہیں پوجا پس اُس نے بھی عموم لفظ سے استدلال کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے کلام کو رد نہیں کیا پس ثابت ہوا کہ حرف مَن عموم پر دلالت کرتا ہے (قسم دوم) معتزلہ کے دلائل میں سے یہ ہے کہ جمع معرّف باللام کے صیغہ سے وہ اِس میں استدلال کرتے ہیں اور یہ صیغہ کئی آیات میں وارد ہوا ہے (۱) وان الفجار لفی جحیم یعنی فاجر لوگ دوزخ میں ہونگے۔ جاننا چاہئے قاضی اور جبائی اور ابو الحسن کا قول ہے کہ یہ صیغہ عموم کا مفید ہوتا ہے اور ابو ہاشم کا قول ہے کہ عموم کا مفید نہیں ہوتا اور ہم کہتے ہیں اسبات کا ثبوت کئی طرح پر ہوسکتا ہے کہ یہ صیغہ عموم کا مفید ہوتا ہے (۱) جب انصار نے امامت کی درخواست کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اِس حدیث سے استدلال کیا۔ الائمہ من قریش اور انصار نے اِس حجت کو تسلیم کیا اگر جمع معرف باللام الجنس استغراق پر دلالت نکرتی تو یہ حجت صحیح نہ ہوتی اِسواسطے کہ بعض الائمہ من قریش اسبات کے منافی نہیں ہے کہ دوسری قوم سے بھی کوئی امام ہو

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے مانعین زکوٰۃ
کے ساتھ قتال کرنے کا قصد کیا تو حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ یعنی مجھ کو لوگوں سے قتال کرنے کا حکم ہے جبتک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نہ کہیں پس حضرت عمر رضؓ نے عموم لفظ سے استدلال کیا اور حضرت ابو بکر رضؓ
یا کسی اور اصحابی نے یہ نہیں فرمایا کہ اِس سے یہ فائدہ نہیں حاصل ہوتا بلکہ
استثنار کی کیطرف رجوع کیا اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اِلَّا بحقها اور زکوٰۃ بھی اِس کے حق میں سے ہے (۱) اِس جمع کی تاکید ایسی چیز
سے ہوتی ہے پس ضرور ہوا کہ جمع معرف باللام استغراق کے مفید ہوا اور تاکید
ہونے کا ثبوت اِس آیت سے ہوتا ہے فسجد الملائکة کلهم اجمعون
اور بعد تاکید کے جمع معرف باللام کو استغراق کے لئے مقتضی ہونا متفق علیہ ہے
اور موکد کا اصل میں استغراق کے لئے ہونا اِسواسطے ضروری ہے کہ یہ الفاظ تاکید
کے ہیں اور تاکید کے معنے یہ ہیں کہ جو ایک حکم اصل میں ثابت تھا۔ پس اگر
اصل میں استغراق نہ ہوتا اور اِن الفاظ کی وجہ سے حاصل ہوا کرتا تو اِن الفاظ سے
حکم اصلی کی تقویت نہ ہوتی اور ایک حکم جدید پیدا ہوتا اور یہ الفاظ اِس مجمل
کا بیان ہوتے نہ تاکید نہ ہوتے اور جبکہ یہ الفاظ بالاتفاق تاکید کے لئے آتے ہیں
تو معلوم ہوا کہ اصل متبوع کے اندر استغراق پایا جاتا ہے (۳) اِسم کے اوپر
جب الف لام داخل ہوتا ہے تو اہل لغت سے منقول ہے کہ وہ اِسم معرفہ
ہو جاتا ہے پس ضرور ہے کہ الف لام سے ایسی چیز مراد ہو جسکی وجہ سے اِسم

جسم کی تعیین ہو جائے اور یہ تعیین جمع کے اندر اسوقت ہو سکتی ہے کہ اِس
سے تمام افراد مراد ہوں اِسواسطے کہ تمام اِفراد کا علم بالاجمال مخاطب کو ہوتا ہے
اور اگر تمام مراد نہوں بلکہ بعض ہوں تو معرفت اور تعیین نہیں ہو سکتی اِسواسطے
کہ بعض افراد بعض سے اولیٰ نہیں ہوتی پس وہ بعض مجہول ہو گئے اگر کوئی اعتراض
کرے جبکہ اِس سے اِس جنس کی ایک خاص جماعت مراد لیجائے تو اُس جنس
کی معرفت باینطور ہو سکتی ہے اِس کا یہ جواب ہے کہ اِس تقدیر پر الف لام کا
فائدہ کیا ہوگا یہ بات بغیر الف لام کے بھی موجود ہوتی ہے اِسواسطے کہ اگر کسی
شخص نے کہا رایتُ رجالاً تو اِسمیں جنس کی تمیز یعنے رجال کی غیر رجال سے
امتیاز اِسمیں بھی حاصل ہو گئی پس ثابت ہوا کہ اِس کے علاوہ بھی الف کا کچھ فائدہ
ہوتا ہے اور وہ فائدہ بجز استغراق کے اور نہیں ہے (۴) جمع معرف باللام
سے ایک فرد کا استثنار صحیح ہوتا ہے خواہ کوئی فرد ہو اور اِس سے ثابت ہوتا
ہے کہ جمع معرف باللام عموم کے مفید ہوتی ہے (۵) جمع معرف باللام کے
اندر نکرہ سے زیادہ کثرت کے معنے پائے جاتے ہیں اسواسطے کہ جمع منکر سے
جمع معرف کا استثنار کرنا صحیح ہوتا ہے اور اِس کے برعکس صحیح نہیں ہوتا
یعنے رایتُ رجالاً من الرجال کہہ سکتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ مستثنیٰ
کی نسبت مستثنےٰ منہ میں بکثرت ہوتی ہے پس تقریر مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جمع
معرف کا مفہوم یا تو کل افراد ہونگے یا بعض بعض کا ہونا باطل ہے اِسواسطے کہ کل
کے علاوہ جتنے عدد ہوتے ہیں سبکا استثنار کرنا جمع معرف سے صحیح ہوتا ہے
اور یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ مستثنےٰ منہ میں مستثنیٰ کی نسبت بکثرت پائی جاتی

ہے پس ثابت ہوا کہ جمع معرف باللام استغراق کے مفید ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب
اور ابو ہاشم کے طریقہ کے موافق یعنی یہ کہ جمع معرف باللام عموم کے مفید نہیں
ہوتی ہے پس اِس آیت سے بدو وجہ استدلال ہو سکتا ہے (۱) جب کسی وصف
پر ایک حکم مترتب ہو تو اِس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ وصف اِس حکم کی علت
ہے پس وان الفجار لفی جحیم کا مقتضیٰ یہ ہے کہ فجور دخول دوزخ کے لئے
علت ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا تو حکم عام ہونا لازم ہو گیا اِسواسطے کہ اِسکی
علت عام ہے اور یہی مدعا تھا اور اِس باب میں طریقہ تیسرا بھی ہے جسکو نحویوں
نے بیان کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ ان الفجار میں الف لام تعریف نہیں ہے
بلکہ الذی کے معنی میں ہے اور اِس کا ثبوت بدو وجہ ہوتا ہے (۱) اِس کے
جواب میں حرف فا آتا ہے جیسے اِس آیت کے اندر والسارق والسارقۃ ۵
فاقطعوا ایدیھما۔ یا جس طرح کوئی کہے الذی یلقانی فلہٗ درھم یعنی
جو مجھے ملاقات کرے اُس کے لئے درہم ہے (۲) جس کے اوپر الف لام داخل
ہوتا ہے فعل کا عطف کرنا اُس کے اوپر درست ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے ان المصدقین والمصدقات واقرضوا اللہ قرضاً حسناً پس
اگر ان المصدقین بمعنے ان الذین اصدقوا کے نہوتا تو اُس کے اوپر واقرضوا
کا عطف صحیح نہوتا اور جبکہ یہہ عطف موجود ہے تو ثابت ہو گیا کہ ان الفجار لفی
جحیم کے معنی یہ ہوئے ان الذین فجروا فھم فی الجحیم اور یہ عموم کا مفید
ہے (۲) یہ آیت ہے جس سے اِس امر کے اوپر استدلال کیا گیا ہے یوم نحشر
المتقین الی الرحمٰن وفداً ونسوق المجرمین الی جھنم وردا یعنی جس روز کہ

ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف سوار کر کے جمع کریں گے اور مجرموں کو جہنم کی طرف
پیاسا ہانکیں گے۔ پس اس آیت کے اندر المجرمین کا لفظ جمع معرف باللام ہے
(۳) ونذر الظالمین فیہا جثیا یعنی ظالموں کو ہم اس میں اوندھا چھوڑ
دینگے (۴) ولو یواخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علی ظہرہا من دابۃ
ولکن یوخرھم اگر خدا تعالےٰ لوگوں کو بسبب ان کے ظلم کے پکڑے تو زمین
کی پشت کے اوپر کوئی چلتا ہوا جانور نہ چھوڑے مگر ان کو تاخیر دیتا ہے اس آیت
کے اندر بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ ان کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے اور
اس کا صدق اسبات پر موقوف ہے کہ ایک روز خدا تعالےٰ انکو عذاب
دیوے (قسم سوم) عمومات میں سے وہ جمع کے صیغے ہیں جو الذی کے کلمہ 6
کے ساتھ معرف ہیں وہ یہہ ہیں (۱) وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا
علی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ یعنی خرابی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے کہ جب
لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں (۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ
الیتٰمٰی ظُلْمًا انما یاکلون فی بطونھم نارًا وسیصلون سعیرًا
یعنی جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں کے اندر
آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب دوزخ میں جائینگے (۳) اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰھُمُ الملئکۃ ظالمی انفسھم الآیۃ یعنی جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے
ہیں اور وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے
کہتے ہیں الخ پس اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ جو شخص
ہجرت کو ترک کرے اور رسول کی نصرت نکرے اسکی یہ سزا ہے اگرچہ وہ

شخص خدا اور رسولؐ کا اقرار کرتا ہو (۴) وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّئَاتِ جَزَآءُ
سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ یعنی جن لوگوں نے بُرائیاں کمائی ہیں تو
بُرائی کا بدلہ اِسی کی مثل ہے اور اُن کے اوپر ذلت چھائیگی۔ اِس آیت کے
اندر خدا تعالےٰ نے کافر اور غیر کافر کے اندر فرق نہیں فرمایا (۵) وَالَّذِیْنَ
یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی جو لوگ
چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اُسکو خرچ نہیں کرتے (۶)
وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ
قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ یعنی اُن لوگون کی توبہ نہیں ہے جو بُرائیاں کرتے رہتے
ہیں یہانتک کہ جب اُنمیں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اب میں نے
توبہ کرلی۔ پس اگر خالق اہل وعید اور اہل عذاب نہ ہوتا تو اس قول کے کیا
معنے ہوتے بلکہ اسکو توبہ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی (۷) اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ
یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا
یعنی جو لوگ خُدا سے اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین کے اندر
فساد مچاتے ہیں اُنکی جزا یہی ہے کہ اُنکو قتل کردیا جاوے یا سُولی دیجاوے۔
(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا
خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی جو لوگ خُدا کے عہد اور اپنی قسموں سے ثمن
قلیل کو مول لیتے ہیں یہ لوگ ایسے ہیں کہ آخرت مین اُن کے لئے حصّہ نہیں
ہے (قسم چہارم) عمومات میں سے کل کا لفظ ہے جیساکہ اِس آیت کے
اندر موجود ہے وَلَوْ اَنَّ لِکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِہٖ یعنی

اگر ہر نفس ظالمہ کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ ہو تو اپنے بدلے میں دیڈالے پس اِس آیت کے اندر اللہ پاک نے ظاہر فرمایا کہ ظلم کرنے والوں کو اُن کے ظلم کی یہ سزا دیجائیگی (قسم پنجم) اِس کے ثبوت کی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو کچھ وعیدات فرمائی ہیں سب خدا تعالےٰ پوری فرمائیگا اور اِس کا ثبوت اِس آیت سے ہوتا ہے لَا تَخْتَصِمُوا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یعنی میرے پاس جھگڑا مت کرو میں پیشتر تمہارے پاس وعید بھیج چکا میرے پاس بات میں فرق نہیں آتا اور میں بندوں پر ظالم نہیں ہوں اور اِس آیت سے بدو وجہ استدلال ہوتا ہے (۱) خدا تعالےٰ نے اُن کے عذر دور کرنے کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ تمہارے پاس وعید پہنچ چکی تھی تو یہ مقصود ہوا کہ وعید کے آجانیکے بعد کسیکو عذر باقی نہیں رہا اور کسیکو اُس کے عذاب سے رہائی نہیں ہوسکتی۔ (۲) مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس عذاب کے اوپر وعید کے الفاظ دلالت کرتے ہیں خدا تعالےٰ ویسا ہی ظاہر فرمائیگا یہ تمام وہ عمومات قرآنی ہے جن سے اُن لوگوں نے اپنے مدعا پر استدلال کیا ہے اور عمومات حدیث بھی کثرت سے ہیں جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں۔

(قسم اوّل) وہ احادیث جن کے اندر لفظ مَنْ سے عموم کے معنے پائے جاتے ہیں (۱) وقاص بن ربیعہ نے مسور بن شدادؓ سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ بِاَخِیْہِ اَکْلَۃً اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ نَارِ جَہَنَّمَ الحدیث یعنی جو شخص اپنے بھائی کا ایک خوراک کھانا کھائیگا

خداتعالےٰ نے اُس کو دوزخ کی آگ سے کھلائے گا اور جو اپنے بھائی کا ایک
جوڑا پہننے کا لیگا خدا تعالےٰ اسکو آتشِ دوزخ کے کپڑے پہنائے گا اور جو شخص
ایک جگہ بھی دکھا دے یا نام کے لئے کھڑا ہوگا خدا تعالےٰ اسکو اُسکی جزا دیگا
اور یہ حدیث فاسق کے حق میں نص ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ ذَالِسَانَيْنِ وَكَانَ ذَا وَجْهَيْنِ كَانَ فِي النَّارِ ذَا
لِسَانَيْنِ وَذَا وَجْهَيْنِ یعنی جو شخص دو زبان اور دو منھ کا آدمی ہوگا دوزخ میں
بھی وہ دو زبان اور دو منھ کا ہوگا۔ اور اِس حدیث کے اندر رسولِ خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کافر یا غیر کافر کی کچھ تفصیل بیان نہیں فرمائی (۳) سعید بن زید
9 کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنْ
اَرْضٍ الحدیث یعنی ظلم سے کسی کی ایک بالشت بھر زمین لیگا قیامت کے
روز اُس کے گلے میں ساتوں زمینیں طوق کر کے ڈالدی جائینگی (۴) حضرت
انس رضؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ
النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
السُّوْءَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ
یعنی مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں اور مسلم وہ شخص ہے جسکی
زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہتے ہوں اور مہاجر وہ ہے جو بدی کو
چھوڑ دے قسم اِس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت میں وہ
بندہ داخل نہوگا جو اپنے ہمسایہ کو اپنے ظلم سے امن میں نہ رکھے اِس حدیث
سے فاسق ظالم کے لئے وعید ثابت ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ نا مسلم ہے

نہ مومن جیسا کہ معتزلہ قائل ہیں کہ کفر اور اسلام کے درمیان میں واسطہ ثابت کرتے ہیں (۵) ثوبان رضی اللہ عنہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپنے مَنْ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَرِیْئًا مِنْ ثَلَاثَۃٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ الْکِبْرُ وَالْغُلُوْلُ وَالدَّیْنُ یعنی جو شخص قیامت کے روز تین باتوں سے پاک ہو کر آئیگا جنت میں داخل ہوگا تکبر اور فریب اور قرض اور اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے اندر یہ تین باتیں ہونگی وہ داخل جنت نہوگا اور نہ اِس کلام کے کچھ معنے ہونگے اور دین سے یہ مراد ہے کہ جو شخص گنہگار مر جائے اور توبہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور توبہ نکی ہو (۶) ابن عمر رضہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا وَلَمْ یَتُبْ مِنْھَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ یعنی ہر نشہ اور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئیگا اور اِس سے توبہ نکریگا تو آخرت میں اُسکو نہ پیئیگا اور یہہ حدیث فاسق کی وعید کے حق میں اور اسبات سے کہ وہ اہل خلود سے ہے صریح ہے اِسواسطے کہ جب آخرت میں اُسکو پیئیگا تو اُسکا حاصل یہی ہے کہ جنت میں نہ داخل ہوگا اسواسطے کہ جنت میں وہ چیزیں ہیں کہ جنکی دل خواہش کرتا ہے اور آنکھوں کو اُن سے لذت حاصل ہوتی ہے (۷) حضرت ام سلمی رضہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا قَطَعْتُ لَہٗ قِطْعَۃً مِنَ النَّارِ یعنی تمہاری مثل ایک بشر ہوں اور ایسا ہوتا ہے کہ تم میرے پاس کوئی جھگڑا لاتے ہو

اور ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت اپنی دلیل صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے اور جس کے لئے میں اُس کے بھائی کے حق کا حکم دیدوں تو میں نے اِس کے لئے دوزخ کا ٹکڑا کاٹ کر دیدیا (۸) ثابت بن ضحاکؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من حلف بملۃٍ سوائے الاسلام کاذباً متعمداً فھو کما قال ومن قتل نفسہٗ بشئٍ یُعذّب بہٖ فی نار جھنّم یعنی جو شخص سوا اسلام کے کسی دوسرے ملت کی قصداً جھوٹی قسم کھائے گا یعنی مثلاً کہے اگر میں نے ایسا کیا۔ تو میں نصرانی ہوں یا یہودی ہوں ۔ تو وہ ویسا ہی ہوگا اور جو شخص کسی چیز سے اپنی جان کو قتل کر ڈالے آتش دوزخ میں اُسی چیز سے اُسکو عذاب دیا جائیگا (۹) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارہ میں فرمایا ہے من حافظ علیھا کانت لہٗ نوراً وبرھاناً الحدیث یعنی جو شخص نماز کی پابندی کرے گا وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو اسکی پابندی نہ کرے گا اُس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات نہ ثواب اور وہ شخص قیامت کے روز قارون اور ہامان اور فرعون اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا اور یہ حدیث اسبات میں نص ہے نماز کے چھوڑنے سے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اور وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (۱۰) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من لقی اللہ مدمن خمر لقیہ کعابد وثن یعنی جو شخص شراب کا عادی ہوکر خدا سے ملیگا الوہیت پرست

کی مانند ہو کر ملیگا اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ اِس سے عمل کا حبط کرنا مُراد
ہے (۱۱) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کسی ہتھیار سے اپنی جان کو قتل کرے گا تو اُس کا ہتھیار اُس کے
ہاتھ میں ہوگا اپنے پیٹ میں اُسکو مارتا ہوگا اور ہمیشہ کے لئے آتش دوزخ میں
گرے گا اور جو شخص کسی پہاڑ سے قصداً گر کر اپنی جان کو ہلاک کر دے تو ابدالآباد
تک آتش دوزخ میں گرتا رہے گا (۱۲) ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ایسے ہیں کہ خدا تعالےٰ اُن سے
کلام نکریگا اور نہ قیامت کے روز اُنکی طرف دیکھے گا اور نہ اُنکو پاک کرے گا اور
انکے لئے عذاب الیم ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہیں وہ تو ۱۲
نامراد اور ٹوٹے میں ہو گئے آپ نے فرمایا نیچے کو ازار کرنیوالا اور احسان جتانیوالا
اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے سودے کو بیچنے والا اور نیچے ازار کرنیوالے سے مقصود
یہ ہے کہ جو تکبر سے تہ بند کو گھسیٹتا ہوا چلے اور ظاہر ہے کہ جس سے خدا تعالےٰ
کلام نہ فرمائیگا اور رحم نکرے گا اور اُسکے لئے عذاب الیم ہوگا تو وہ شخص اہل دوزخ
سے ہوگا اور فاسق کے حق میں اِس کا وارد ہونا اِس باب میں نص ہے (۱۳)
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص ایسا علم سیکھے جو ابتغاء لوجہ اللہ سیکھا جاتا ہے اور وہ شخص دنیا کا اسباب
کمانے کے لئے سیکھے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور جو
شخص جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا تو اِسمیں شک نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں ہوگا۔
اِسواسطے کہ بندہ دو حال سے خالی نہ ہوگا جنت میں ہوگا یا دوزخ میں (۱۴) حضرت

ابو ہریرہ رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص علم کو چھپائے قیامت کے روز اسکو آگ کی لگام دیجائیگی (۱۵)
حضرت ابن مسعود رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
تو خدا تعالے سے ملتے وقت خدا تعالے اسپر غصہ ہوگا اسواسطے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیہ اور
یہ حدیث وعید کے حق میں اور نیز اسباب کے حق میں نص ہے کہ جس طرح
یہ آیت کفار کے حق میں وارد ہوئی ہے اسی طرح فساق کے حق میں وارد ہوئی
ہے (۱۶) ابو امامہ رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ ۱۳
علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کا مال ناحق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
تو خدا تعالے نے اسکے اوپر جنت کو حرام کردیگا اور دوزخ واجب کردیگا کسی نے
عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ درخت اراک کی
شاخ ہو (۱۷) سعید بن جبیر رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابن
عباس رض کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپکی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور
اس نے کہا میں ایک ایسا شخص ہوں کہ ان تصاویر پر میری بسر اوقات ہے
حضرت ابن عباس رض نے فرمایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اسکو خدا تعالے عذاب دیگا
یہانتک کہ وہ اس کے اندر جان ڈالے اور جان نہ ڈال سکیگا۔ اور جو شخص ان
لوگوں کی بات پر کان لگائے کہ جو اس سے بھاگتے ہیں اس کے کانوں میں تانبا

پگلا کر ڈالا جائیگا اور جو شخص لوگوں سے کوئی خواب بنا کر بیان کرے کہ میں نے
یہ خواب دیکھی ہے اور درحقیقت نہ دیکھی نہ ہو تو اُسکو حکم دیا جائیگا کہ دو جَو کے
اندر گرہ لگائے (۱۸) معقل بن یسارؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کوئی بندہ ایسا نہیں
جسکو خدا تعالےٰ ایک رعیت کا حاکم بنائے اور وہ اپنی رعیت پر ظلم کرتا
ہوا مر جائے مگر خدا تعالےٰ اُس کے اوپر جنّت کو حرام کر دے گا (۱۹) جب
حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے قضاء کے بارہ میں گفتگو کی اور حضرت
عثمانؓ اُنکو قاضی بنانا چاہتے تھے تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو قاضی اِس قسم کا ہو کہ ۱۴
جہل سے حکم دے تو وہ اہل دوزخ سے ہے اور جو قاضی ظلم کا حکم دے وہ بھی
دوزخی ہے (۲۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مُسلمان
مسلمان ہو جانیکے بعد کسی کو اپنا باپ بتلائے اور وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اِس کا
باپ نہیں ہے تو بتلانے والے کے اوپر جنّت حرام ہے (۲۱) حسنؒ نے
ابی بکرہ سے روایت کی ہے جو شخص کسی نفس کو قتل کر ڈالے جس سے
عہد ہو چکا ہو تو وہ جنّت کی خوشبو نہ سونگھیگا اور جب قتل کفّار کا حال یہ ہے
تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے اولادِ رسول کو قتل کر ڈالا (۲۲) ابو سعید
خدریؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص دُنیا میں حریر کو پہنیگا آخرت میں اُسکو نہ پہنے گا اور جب آخرت میں
نہ پہنا تو اِس کا حاصل یہی ہوا کہ جنت میں نہ جائیگا لقولہ تعالیٰ فیہا حریر ۔

الا النفس (قسم دوم) وہ احادیث ہیں جن کے اندر سن کا حکم نہیں ہے
اور وہ بھی کثرت کے ساتھ ہیں (۱) حضرت نافع سے کہ جو حضرت رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جنت میں مسکین متکبر داخل نہوگا اور نہ بوڑھا ناکار اور نہ وہ شخص
کہ جو خدا پر اپنے اعمال کا احسان جتاوے اور ظاہر ہے کہ جب یہ لوگ جنت
میں نہ داخل ہونگے تو دوزخ میں داخل ہونگے (۲) حضرت ابوہریرہؓ سے
مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص جنت
میں داخل ہونگے شہید اور وہ غلام جو اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اچھی
15 طرح سے اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہ صاحب عفت جو اپنی جان
کو روک کر رکھے اور تین شخص دوزخ میں داخل ہونگے حاکم ظالم اور وہ دولتمند
جو خدا کا حق ادا نہیں کرتا اور وہ محتاج کو جو تکبر کرتا ہے (۳) حضرت ابوہریرہؓ
سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا
تعالے نے رحم کو پیدا کیا اور جب پیدا کرکے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہوگیا اور عرض
کیا یہ قطع سے پناہ مانگنے کی جگہ ہے یعنی میں اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی
مجھکو قطع کرے خدا تعالے نے فرمایا اچھا کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے
کہ جو تجھکو جوڑے میں اس سے جوڑوں اور جو تجھکو قطع کرے میں اسکو قطع کروں
رحم نے عرض کیا ہاں یعنی میں راضی ہوں خدا تعالے نے فرمایا پس یہ بات
اسیطرح ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا دل چاہے تو اس
آیت کو پڑھ دیکھو فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا

ارحامکم اولئک الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمیٰ ابصارهم اگر تم
حاکم ہوئے ہو کیا اُس کے قریب ہو جاؤ گے کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے
رحموں کو قطع کرو یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انپر لعنت کی ہے اور
اُس نے اُن کو بہرہ کر دیا اور اُنکی آنکھوں کو اندھا بنا دیا اور یہ قاطع رحم کی وعید
میں اور آیت کی تفسیر میں نص ہے اور عبد الرحمن بن عوف کی حدیث
میں ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رحمان ہوں — رحم کو میں نے پیدا
کیا اور اپنے نام سے اِس کا نام بنایا پس جو اُس سے جوڑے گا میں بھی اس
سے جوڑوں گا اور جو اُسکو قطع کرے گا میں اِس سے قطع کرونگا اور ابو بکرہ
کی حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی گناہ کے
سبب سے میں اِس بات کا خوف نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ اِس گناہ والے
کے لئے دُنیا میں عذاب بھیجدے اور آخرت میں اِس کے لئے جُدا عذاب
ہو جسقدر میں ظلم اور قطع رحم سے خوف کرتا ہوں (۴) معاذ بن جبلؓ سے
مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض حاضرین سے فرمایا بندوں
کے اوپر خدا تعالیٰ کا حق کیا ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول
۱۱۹ خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حق ہے کہ اِسکی عبادت کریں اور اِس کے
ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ نے فرمایا بھلا بندوں کا حق اگر وہ ایسا
کریں خدا تعالیٰ کے اوپر کیا ہے لوگوں نے عرض کیا خدا اور اُس کا رسول
خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حق ہے کہ اُنکو بخشدے اور عذاب نکرے
اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایک چیز شرط کے اوپر موقوف ہوتی ہے تو شرط

نکے نہ پائے جانے سے وہ چیز معدوم ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ جب
بندے اُسکی عبادت نکریں گے تو اُنکو نہ بخشیگا (۵) ابوبکرہؓ سے مروی
ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولِ خدا صلعم نے جب دو مسلمان تلواروں سے
آپس میں لڑیں اور ایک شخص دوسرے کو قتل کرڈالے تو قاتل اور مقتول دونوں
دوزخ میں جائینگے ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ قاتل تو جائیگا مگر مقتول
کے جانیکی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے صاحب کے قتل پر حریص تھا۔
مسلم نے اِس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۶) حضرت ام سلمیٰؓ سے
مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے
اور چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا
ہے (۷) حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری ۱۸
جان ہے کہ اہل بیت سے کوئی شخص بغض نکرے گا مگر خدا تعالےٰ اسکو
دوزخ میں داخل کریگا اور جب بغض کرنے والے دوزخ کے مستحق ہیں تو
قتل کرنے والے بطریق اولیٰ مستحق ہونگے (۸) حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث
میں ہے کہ خیبر کے سال میں ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ نکلے یہانتک
کہ وادی القرا میں پہونچے پس اُس حال میں کہ ایک شخص رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حفاظت کررہا تھا ایک تیر اُس کے آ کر لگا اور اُس تیر نے اُسکو
قتل کرڈالا لوگوں نے کہا اِس کے لئے جنت کی شہادت ہے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے حنین کے دن جو ایک شملہ اُس نے غنیمت میں سے لے لیا تھا اور اسکے حصّہ میں نہیں تھا وہ شملہ اس کے اوپر آگ ہوکر بھڑک رہا ہے جب لوگوں نے یہ حال سُنا ایک تسمہ یا دو تسمے لیکر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا یہ دوزخ کا تسمہ ہے یا ~~دوزخ کے~~ دوزخ کے دو تسمے فرمائے (۹) ابو بردہ نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے دائم الخمر اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنیوالا (۱۰) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے پاس مال ہو اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر خدا تعالےٰ قیامت کے روز اُسکے اوپر آتش دوزخ کے پتھر جمع کرکے اس کی پیشانی اور پشت کو اُن پتھروں سے داغ دے گا جبتک کہ اپنے بندوں میں فیصلہ نکرے اُس روز میں کہ جسکی مقدار تمھارے حساب سے پچاس ہزار برس کی ہوگی یہ معتزلہ کے تمام استدلالات تھے جو اُنھوں نے عمومات قرآن اور احادیث سے قائم کئے ہیں اب ہم اہل سنت کے جوابات کا بیان کرتے ہیں پس واضح ہو کہ اہل سنت نے معتزلہ کے دلائل کا بچند وجوہ جواب دیا ہے (۱) ہم تسلیم نہیں کرتے کہ شرط کے مقام پر من عموم کے لئے آتا ہے اور نہ تسلیم کرتے ہیں کہ جمع معرف باللام عموم کے لئے آتی ہے اور اس کا ثبوت کئی طرح پر ہوتا ہے (۱) ان دونوں لفظ پر کل اور بعض کا کلمہ داخل ہو سکتا ہے پس کہہ سکتے ہیں کل من دخل داری اکرمتہ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں بعض من دخل داری اکرمتہ اور کہہ سکتے ہیں کل الناس کذا و بعض الناس کذا

اور اگر من شرطیہ استغراق کا مفید ہوتا تو لفظ کل کے اِس کے اوپر داخل
کرنے سے تکرار لازم آتی اور لفظ بعض کے داخل کرنے میں اجتماع نقیضین
ہو جاتا اور جمع معرّف باللّام کا حال بھی یہی ہے پس ثابت ہوا کہ یہ لفظ عموم
کے مفید نہیں ہوتے (۲) یہ الفاظ کتاب اللہ میں وارد ہوئے ہیں اور کہیں
اُن سے استغراق مراد ہے اور کہیں بعض افراد مراد ہیں اِسواسطے کہ اکثر عمومات
قرآن کے مخصوص ہیں اور مجاز یا اشتراک کا قائل ہونا اصل کے خلاف ہے
اور بالضرور یہ کہنا پڑے گا یہ الفاظ ایسے معنے کے لئے موضوع ہیں جو عموم اور
خصوص کے اندر قدر مشترک ہیں یعنی اُسپر محمول کرنا چاہئے کہ اِن الفاظ سے اکثر 19
افراد کا فائدہ ہوتا ہے اور اِس بات کی تفصیل نہ ہونی چاہئے کہ استغراق کے
مفید ہوتے ہیں یا نہیں (۳) اگر یہ الفاظ قطعی طور پر عموم کے مفید ہوتے تو اُنکے
اوپر تاکید کے الفاظ کا داخل کرنا محال ہوتا اِسواسطے کہ تحصیل حاصل کی محال ہوتی
ہے اور جبکہ اُن کے اوپر تاکید کے الفاظ بخوبی داخل ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ الفاظ
ہرگز عموم کے مفید نہیں ہوتے۔ پھر اگر ہم تسلیم بھی کریں کہ یہ الفاظ عموم کے مفید
ہوتے ہیں تو اِس کے اندر دو احتمال ہیں یا تو قطعی طور پر عموم کے مفید ہونگے
یا ظنی طور پر قطعی طور پر عموم کا مفید ہونا باطل ہے اِسواسطے کہ اسبات میں کچھ کلام
نہیں ہے کہ اکثر کو بھی بسا اوقات کل کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں جیسے وَأُوتِيَتْ
مِن كُلِّ شَيْءٍ کے اندر موجود ہے کہ وہ عورت درحقیقت تمام چیزوں کی مالک
نہیں اور سب کچھ اُس کے پاس نہیں تھا پس ثابت ہوا کہ اگر یہ الفاظ عموم کے
مفید بھی ہوں تو ظنی طور پر مفید ہوتے ہیں اور یہ مسئلہ مسائل ظنیہ سے نہیں ہے لہٰذا

اِن عموماتِ سے استدلال کرنا اِس کے اندر صحیح ہوگا اگر تسلیم کیا جائے کہ قطعی طور پر یہ الفاظ عموم کے مفید ہوتے ہیں تو اسبات کا شرط کرنا ضروری ہے کہ کوئی مخصص نہ پایا جائے اِسواسطے کہ بالاتفاق عام کی تخصیص کا احتمال ہوتا ہے پھر یہ بات تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ اُن کے لئے کوئی مخصص نہیں پایا جاتا زیادہ سے زیادہ اتنا کہہ سکتے ہو کہ تلاش کرنے سے کوئی مخصص معلوم نہیں ہوا اور عدم علم سے عدم وجود نہیں ثابت ہوتا اور جبکہ استغراق کا ثابت ہونا مخصصات کے نہ ہونے پر موقوف ہوا اور یہ شرط نامعلوم ہے تو استغراق کی دلالت ایک نامعلوم شرط پر موقوف ہوئی تو ضرور ہوا کہ وہ دلالت نہ پائی جائے اور اِس مُدعا کی تاکید
اِس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۳۰
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ کہ تمھارے قول کے موافق اِس آیت میں تمام کفار کی نسبت عدم ایمان کی خبر دی ہے باوجودیکہ بہت سے کافر مشرف باسلام ہوئے پس معلوم ہوا کہ یا تو یہ صیغہ عموم اور شمول کے لئے موضوع نہیں ہے یا موضوع ہے مگر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی قرینہ پایا جاتا تھا جسکی وجہ سے جانتے تھے کہ خدا تعالےٰ کو اِس عموم سے خصوص مراد ہے پس جو قرینہ اسوقت موجود تھا اِسکی مثل اسوقت بھی موجود ہو سکتا ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ تخصیص کے لئے مخصص کا بیان ہونا ضروری ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جن آیات میں عفو کا بیان ہے وہ اِس کے لئے مخصص ہیں اور ہمارے قول کو ترجیح ہے اِسواسطے کہ آیات عفو بہ نسبت آیات وعید کی خاص ہیں اور آیات وعید عام ہیں اور خاص کو لامحالہ عام کے

اوپر تقدم ہوتا ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ مخصص نہیں پایا جاتا لیکن عمومات
وعید اور عمومات وعد کے مابین تعارض ہے لہذا ان میں ترجیح کی ضرورت ہے
اور وہ ترجیح ہمارے ساتھ بچند وجوہ ہے (۱) وعدہ پورا کرنا اسکی صفت کرم کے
اعتبار سے بہ نسبت وعید کے پورا کرنیکی زیادہ ضروری ہے (۲) بہت سی
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدائتعالےٰ کی رحمت اِس کے غضب پر سابق
اور غالب ہے پس عمومات وعد کا ترجیح دینا اولےٰ ہوا (۳) وعید خدائتعالیٰ
کا حق ہے اور وعد بندے کا حق ہے اور بندہ اپنے حق کے حاصل کرنیکا محتاج
ہے اور خدائتعالیٰ کی ذات غنی ہے چاہے اپنا حق لے چاہے نہ لے اور اگر
یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ کوئی معارض نہیں پایا جاتا تو اُسوقت یہ کہہ سکتے ہیں
۲۱
کہ عمومات کفّار کے حق میں نازل ہوئی ہیں قطعی طور سے اُن پر عموم ثابت نہیں
ہوسکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو مگر خصوصیت سبب کا
اعتبار نہیں ہوتا تو اِس کا یہ جواب کہ بلاشبہ یہی بات ہے مگر جب کہ ہم نے
دیکھا کہ بہت سے الفاظ عامہ اسباب خاصہ کے اندر وارد ہوئے ہیں اور مراد
فقط وہی اسباب خاصہ ہیں تو معلوم ہوا کہ عموم کے لیئے ان الفاظ کا مفید ہونا
قوی نہیں ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ اور جو لوگ کہتے کہ اہل کبائر کو آخرت میں عذاب
نہ ہوگا اُنھوں نے بچند وجوہ استدلال کیا ہے (۱) خدائتعالےٰ فرماتا ہے۔
ان الخزی الیوم والسّوء علی الکافرین یعنی آج کے رسوائی اور بُرائی کافروں
کے اوپر ہوگی اور فرماتا ہے انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب
و تولیٰ۔ یعنی ہمارے پاس وحی بھیجی گئی کہ عذاب اُس شخص کے اوپر ہے جو

جو تکذیب اور سرتابی کرے اِن دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ رسوائی اور عذاب
اور بدی کے معنے کافرین کی ذات میں منحصر ہیں پس ثابت ہوا کہ اِس ماہیت
کا فرد بجز کافرین کے کسی کے اندر نہیں پایا جاتا (۲) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم یعنی کہدے اے میرے بندوں جنہوں
نے اپنی جانوں کے اوپر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا اُمید مت ہو
و بلاشبہہ خدا تعالےٰ سب گناہ بخشدے گا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا
ہے۔ اِس آیت کے اندر خدا تعالےٰ نے حکم دیدیا کہ ہم سب گناہ بخشدینگے اور
توبہ یا عدم توبہ کا کچھ ذکر نہیں فرمایا اور اِس سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ
تمام گناہوں کو معاف کردے گا (۳) خدا تعالےٰ فرماتا ہے وان ربک لذو
مغفرۃ للناس علی ظلمھم یعنی تیرا پروردگار بخشش والا ہے لوگوں کے لئے اُن ۳۲
کے ظلم پر۔ اور علیٰ کا کلمہ زمانۂ حال کا مفید ہوتا ہے جیسے کوئی کہے رأیت الملک
علی اکلہ سوا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ میں نے بادشاہ کو کھانا کھاتے وقت دیکھا
پس اِسی طرح یہاں بھی ضروری ہے کہ اُن کے ظلم کے اندر مشغول ہوتے وقت
خدا تعالےٰ اُنکو بخشدے اور ظاہر ہے کہ ظلم کرتے وقت اُن سے توبہ کا
پایا جانا محال ہے پس معلوم ہوا کہ بدون توبہ کے اُنکی مغفرت ہوجائیگی اور
اِس آیت کا مقتضی تو یہ ہے کہ کافر کی بھی مغفرت ہوجائے اِسواسطے کہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے اِنّ الشرک لظلم عظیم یعنی شرک بڑا ظلم ہے مگر اِس کے اوپر عمل کافر
کے حق میں ترک کیا گیا پس باقی لوگوں کے اعتبار سے اس کے اوپر عمل برابر

زنا اور فرق یہہ ہے کہ کفر کا درجہ معصیت کی نسبت بہت زیادہ ہے (۴)
خدا تعالے فرماتا ہے فانذرتکم نارا تلظی الآیۃ یعنی مین نے تمکو ڈرایا جلتی
ہوئی آگ سے جس مین وہی شخص پہنچیگا جو شقی ہے جس نے تکذیب کی
اور روگرداں ہوا اور ہر آگ جلنے والی ہوتی ہے پس گویا کہ خدا تعالے کا
فرمانا ہوا کہ آگ مین وہی جائے گا جو تکذیب کرنے والا اور روگرداں ہوا اور
کوئی نہ جائیگا (۵) خدا تعالے فرماتا ہے کلما القی فیہا فوج سالہم خزنتہا
الم یاتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا مانزل اللہ من شئ ۲۲۳
ان انتم الا فی ضلال کبیر الآیۃ یعنی ہرگاہ دوزخ کے اندر ایک دل ڈالا جائیگا
دوزخ کے داروغہ اُس سے کہینگے کیا تمہارے پاس ڈرانیوالا نہیں آیا تھا
وہ کہینگے ہاں آیا تھا سو ہمنے اسکی تکذیب کی اور ہمنے کہا خدا تعالے نے
کوئی چیز نہیں اُتاری ہے اور تم تو بڑے گمراہی کے اندر ہو۔ اِس آیت سے
بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جتنے لوگ دوزخ مین جائینگے۔ سب کے سب تکذیب
کرنے والے ہونگے۔ اگر کوئی کہے یہ آیت کفار کے حق میں خاص ہے جیسا کہ
اُس کے ماقبل سے معلوم ہوتا ہے وللذین کفروا بربہم عذاب جہنم
وبئس المصیر اذا القوا فیہا سمعوا لہا شہیقا وہی تفور تکاد تمیز من الغیظ
یعنی جن لوگوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا اُن کے لئے جہنم کا عذاب
ہے اور جہنم بُری بازگشت ہے جب وہ اُس کے اندر ڈالے جائینگے تو اُسکی
چیخ سنینگے اور وہ جوش مارتی ہوگی قریب ہوگی کہ غصہ کے مارے اِس کے جوڑ
بند الگ ہو جائیں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض کفار کے حق میں وارد

ہے یعنی وہ کفار جنکا یہ قول ہوگا بلیٰ قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل
اللہ من شیٔ اور یہ تمام کفار کا قول نہ ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے
ماقبل کی آئت اس بات کی مانع نہیں ہوسکتی کہ اس کے مابعد کی آئت
سے عموم مراد نہو اور یہ بات کہنا کہ یہ قول تمام کفار کا نہیں ہے غیر مسلم ہے
اسواسطے کہ یہود ونصاریٰ بھی کہتے تھے کہ خدا تعالے نے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر کچھ نہیں اُتارا ہے اور جب ایسا ہوا تو انکے اوپر یہ بات صادق
آگئی کہ وہ کہتے تھے ما انزل اللہ من شیٔ (۶) خدا تعالے فرماتا ہے وھل نجازی
الا الکفور یعنی ہم بدلہ ندینگے مگر بڑے ناشکر کو اور کفور جو اس آئت کے اندر
واقع ہوا ہے مبالغہ کا صیغہ ہے لہذا اُس سے کافر مراد ہوگا۔(۷) جبکہ خدا تعالے
نے لوگوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ لوگ جن کے منہ روشن اور سفید
ہونگے اور وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہونگے تو اُس کے بعد بیان فرمایا فاما الذین ۲۸
اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم جن لوگوں کے منہ سیاہ ہونگے اُن سے
کہا جائیگا کیا تمنے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا پس ثابت ہوا کہ سیاہ منہ بجز کفار
کے دوسروں کے نہوں گے (۸) جبکہ خدا تعالے نے لوگوں کی تین قسمیں بیان
فرمائیں ایک سابقون دوسرے اصحاب المیمنۃ تیسرے اصحاب المشئمۃ
اس کے بعد بیان فرمایا کہ سابقون اور اصحاب المیمنہ جنت کے اندر ہونگے
اور اصحاب المشئمہ دوزخ میں جائینگے پھر بیان فرمایا کہ یہ تیسرے لوگ کافر
ہونگے یعنی وکانوا یقولون ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون یعنی وہ کہتے
ہیں کہ جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے کیا ہم پھر اُٹھائے جائینگے (۹)

صاحب کبیرہ کو آخرت میں رسوا نہ کیا جائیگا

اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا ضرور رسوا کیا جائیگا پس
ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور اسبات کا ثبوت کہ
صاحب کبیرہ کے مومن ہونے کا بیان والذین یومنون بالغیب کی
تفسیر میں بیان کر چکے ہیں اور مومن کے رسوا نہ ہونیکا ثبوت بچند وجوہ ہوتا ہے
(۱) خدا تعالے فرماتا ہے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ یعنی
کہ خدا نبی کو اور اُن لوگوں کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کریگا (۲)
اِنّ الخزی الیوم والسوء علی الکافرین یعنی اُس روز رسوائی اور بُرائی کافروں
پر ہوگی (۳) الّذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبہم الی قولہ
ولا تخزنا یوم القیامۃ اُس کے بعد خدا تعالے فرماتا ہے فاستجاب لہم ربہم ۲۵
اور یہ بات ظاہر ہے کہ انّ الّذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً ویتفکرون
فی خلق السّمٰوات والارض کے اندر تمام لوگ داخل ہیں جنمیں یہ صفات
پائے جائیں خواہ عاصی ہوں یا زانی یا شارب الخمر پس جبکہ خدا تعالے نے
اُن سے یہ حکایت فرمائی کہ اُنھوں نے خدا تعالے سے اِس بات کی دعا کی
ہے کہ قیامت کے روز ہمکو رسوا نہ کرنا پھر بیان فرمایا کہ خدا تعالے نے اُنکی یہ
دعا قبول فرمائی پس معلوم ہوا کہ خدا تعالے اُنکو رسوا نہ کرے گا اور اِس سے
ثابت ہوگیا کہ عصاۃ اہل قبلہ کو خدا تعالے رسوا نہ کرے گا اور یہ بات کہ جو
شخص دوزخ میں جائیگا وہ رُسوا ہوگا اِس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔ ربنا
انّک من تدخل النّار فقد اخزیتہ۔ یعنی اسے ہمارے پروردگار جسکو

تو دوزخ میں داخل کرے اسکو تو نے رسوا کر دیا پس ان دونوں مقدمہ کے
مجموعہ سے ثابت ہو گیا کہ صاحب کبیرہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا (۱۰) بہت سے
آیات عامہ وعدے کے اندر وارد ہوئے ہیں جیسے یہ آیت ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو لوگ اس چیز پر ایمان لاتے ہیں
کہ جو تیری طرف اُتاری گئی ہے اور اس چیز پر جو تیرے پہلے اُتاری گئی اور آخرت
پر وہ یقین رکھتے ہیں وہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور
وہی کامیاب ہونیوالے ہیں پس خدا تعالے نے ہر مومن کے لئے فلاحیت
کا حکم دیا ہے اور دوسری آیت میں ہے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا
وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی تحقیق جو لوگ ۲۶
ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صائبین جو اللہ پر اور
یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اچھا کام کیا تو انکے لئے ان کے پروردگار
کے پاس انکا اجر ہے اور انکو کچھ خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے پس
وعملاً صالحًا نکرہ اسبات میں واقع ہوا ہے لہذا ایک عمل کا کرنا بھی اس کے
لئے کافی ہے اور ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ یَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ پس جو کوئی اچھے کام کرے مرد ہو
یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور اس قسم کی
آیات بہت سی ہیں اور ہمنے اس بارہ میں ایک جداگانہ رسالہ لکھا ہے جسکو

اُن آیتوں کا دیکھنا مقصود ہو اِس رسالہ کو مطالعہ کرے اِن سب دلائل کا۔
جواب یہ ہے کہ یہ سب آیات عمومات وعید کی معارض ہیں اور ہر ایک
آیات کی تفسیر میں جو جو کلام ہیں وہ انشاءاللہ اپنے موقع پر آئیگا اہل سُنت والجماعۃ
کا مذہب یہ ہے کہ بعض گنہگاروں کو بخشیگا اور بعض کا حال معلوم نہیں ہے اور
اُنہوں نے قرآن کی بہت سی آیتوں سے استدلال کیا ہے (حجت اوّل)
وہ آیات ہیں جو خدا تعالٰے کے غفور الرحیم ہونے پر دلالت کرتی ہیں مثلاً۔
وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات ویعلم ما یفعلون
یعنی وہ ایسا ہے کہ جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو
معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسکو جانتا ہے اور دوسری یہ آیت ہے
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر یعنی
جو تمکو مصیبت پہونچی تو اِن اعمال کی وجہ سے ہے کہ جو تمھارے ہاتوں نے
۲۷ کمائے اور بہت سے اعمال بد کو بخشدیتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے ومن آیاتہ
الجوار فی البحر کالاعلام الی قولہ او یوبقھن بما کسبوا ویعفوا عن کثیر نیز اُمت
کا اجماع ہے کہ خدا تعالٰے اپنے بندوں کو بخشیگا اور اسبات پر بھی اجماع
ہے کہ خدا تعالٰے کا ایک نام عفو ہے پس ہم کہتے ہیں کہ عفو سے یا تو تحقیر
عذاب سے عذاب کا ساقط کرنا مراد ہو یا اِن لوگوں سے عذاب کے مستحق
نہیں ہیں دوسرا احتمال باطل ہے اسواسطے کہ جو شخص عذاب کا مستحق نہ ہو
اسکا عذاب نہ دینا امر قبیح ہے اور جو شخص ایسا فعل چھوڑدے یہہ نہیں کہہ سکتے
کہ اُس نے فلاں شخص کو معاف کردیا اسواسطے کہ اگر کوئی کسی پر ظلم نکرے تو اُسکو

معاف کرنیوالا نہیں کہہ سکتے معاف کرنا اُسیوقت کہینگے جب اسکو ضرر پہنچانیکا
حق ہو اور پھر ضرر نہ پہنچائے اِسیواسطے خدائتعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَنْ تَعْفُوْا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی یہ بات کہ معاف کرو و پرہیزگاری کے بہت قریب
ہے اور فرماتا ہے وَھُوَالَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ
یعنی وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو بخشتا
ہے پس اگر تائب سے عذاب ساقط کرنیکا نام عفو ہوتا تو اسمیں تکرار بلا فائدہ
لازم آتی پس معلوم ہوا کہ عفو اِس شخص سے عذاب ساقط کرنیکا نام ہے جس کے
عذاب دینے کا حق حاصل ہو (حجت دوم) وہ آیات ہیں جن کے اندر خدائے
تعالےٰ کے غافر اور غفور اور غفار ہونیکا بیان ہے جیسے غَافِرِ الذَّنْبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ اور رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَۃِ اور اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ اور
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اور مغفرت اِس شخص سے عذاب کے ساقط کرنیکا
نام نہیں ہے جو عذاب کا مستحق نہو پس ضرور ہوا کہ مغفرت اِس شخص سے عذاب ۲۸
ساقط کرنیکا نام ہو جس کے عذاب دینے کا حق حاصل ہو اور احتمال اوّل اسواسطے
باطل ہے کہ خدائتعالےٰ مغفرت کی صفت بندوں پر احسان ظاہر کرنیکے لئے
بیان فرماتا ہے پس اگر پہلے معنے صحیح ہوں تو یہ بات نہیں ثابت ہوگی اسواسطے
کہ قبیح کے ترک کرنے میں احسان نہ ثابت ہوگا بلکہ یہ احسان اپنی ذات پر ہوگا
کیونکہ اگر اسکو ترک کردیتا تو مذمت اور ملامت کا مستحق ہوکر درجہ الوہیت سے
خارج ہو جاتا پس اِس امر قبیح کا ترک کرنا بندوں پر احسان نہیں ہو سکتا اور
جب یہ باطل ہوگیا تو دوسرے معنے پر مغفرت کا محمول کرنا ضروری ہوا

اشتہار

(تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم ۶ ۲)　　　　(قیمت ۲)

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب تفسیر ہے جس قادر کریم نے ہمکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب صرف نحو میں تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کردکھایا کہ قرآن مجید کی برابر مسلمانوں کے واسطے آسان کتاب اور زبانوں میں تو کیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر کریم نے ہمکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے ایک تفسیر القرآن تالیف کرنے کی ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی چنانچہ پارۂ الم کی تفسیر معہ تفسیر سورہ فاتحہ تیار ہو چکی ہے اِس تفسیر میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں :-

اوّل - یہ کہ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے کی گئی ہے :-

دوم - یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص زمانہ یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جس کے نمونے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت مل سکتے ہیں :-

سوم - یہ کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام پر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مستفیض ہو سکتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغ اور لیاقتوں کا آدمی اُنھیں الفاظ سے لا انتہا مدارج کی باتیں اخذ کر سکتا ہے جیساکہ یہ معمولی انسان کے لئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلےٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے :-

چہارم - نمونہ مشتہرہ کے مطابق ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ درج کی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مسلسل باترجمہ ساتھ رہے :-

پنجم - ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الٰہی میں اصل مادہ کے اندر مقصود ہیں وہ اُردو ترجمہ سے زایل نہ ہو جاویں

ششم - تمام اختلافی مسایل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسی عمدہ طریق پر کی گئی

ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نہ ہے بشرطیکہ وہ طالب حق راست باز اور مخلص بندہ خدا ہو۔

ہفتم۔ ہر ایک سورت کی آیت کے ساتھ سلسلہ وار نمبر دئیے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج کے وقت آسانی رہے۔

ہشتم۔ اس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اس سے باہر بھی نہ رہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم دستی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے۔

نہم۔ تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ اور قوانین قدرت اور تاریخ و جغرافیہ کی رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسکی آیات محکمات سے لغو ثابت کردیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی طریق پر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات ایسی نہیں جسپر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہو سکے۔

دہم۔ تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفۂ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دل خود بخود تسلیم نہ کر سکے اور جس کے ذریعہ سے لا انتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیات کا سلسلہ جاری نہ ہو سکے اور کوئی بات ایسی نہیں جسپر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل و رحم کو توڑنا پڑے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

چنانچہ نمونہ کے طور پر دو صفحہ تفسیر القرآن کے شایع کئے جاتے ہیں ناظرین خود غور فرمالیں کُل قیمت اِس تفسیر کی تین روپیہ ۳ ہو گی۔ سورۃ الحمد و پارہ الٓمٓ کی تفسیر جو تیار ہو چکی ہے اسکی علیحدہ قیمت ۱۰ رہے۔

جو صاحب پہلے سے کُل تفسیر کی درخواست بھیجینگے جسقدر حصہ تیار ہوتے جاویں گے اُسیقدر اُن کی خدمت میں بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال ہوتے رہیں گے۔ پیشگی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں صرف ایک درخواست بخدمت مینجر صاحب مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال ارسال فرماویں۔

يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتِىَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾ وَٱتَّقُوا۟

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تمہر نازل کیں ف۱ اور یہ بھی کہ تمکو جہانوں پر فضیلت دی ف۲

يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ

اُس دِن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اُس کی طرف سے شفاعت قبول کیجاویگی ف۳ اور نہ اُسکی طرف سے

يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ نَجَّيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ ﴿٤٩﴾

معاوضہ لیا جاویگا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچیگی اور { اسوقت کو یاد کرو } جب ہمنے آل فرعون سے تمکو نجات دی جو تمکو بری تکلیفیں پہنچاتے

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٥٠﴾

تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اُس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بلائے عظیم تھی ف۴

ف۱ بنی اسرائیلوں پر رب العالمین کی طرف سے جو خاص خاص فضل ہوئے اُنمیں سے چند یہ ہیں اوّل یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے اُن کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور بجائے اُس کے اُنکو مُلک کی حکومت عطا کی دوم۔ یہ کہ اُن میں انبیا علیہم السلام اور بادشاہ کثرت سے ہوئے سوئم۔ یہ کہ اُنپر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوتے رہے چہارم فرعون کی غلامی سے آزاد کرکے مُلک کا وارث بنایا جنگل میں اُنپر ابر کا سایہ کیا من و سلویٰ اوتارا اور پتھر سے پانی کے چشمہ نکالے ان تمام احسانات کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔

ف۲ آیا کہ بنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کے واسطے دی گئی تھی یا خاص زمانوں میں تمام افراد کو دیگئی تھی یا بعض بعض کو اسکی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے۔ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَءَاتَىٰكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ۵ وَلَقَدِ ٱخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ۴۴ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ ہوتے رہے اور اُسوقت کے لوگوں پر خاص فضیلت علم میں تھی لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَجَعَلَ مِنْهُمُ ٱلْقِرَدَةَ وَٱلْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ ٱلطَّٰغُوتَ ۶ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی۔ بندر۔ سُور۔ اور بندۂ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے جو بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہوئی تھی

ف۳ یعنی تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تورات کی شہادتیں کہ جو اُن کے متعلق ہیں عمداً تلبیس یا اخفا کرتے۔ لوگوں کو تورات پر چلنے اور پوری سطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہوکر بیخبر لوگوں سے پہلے خود کافر بنتے ہو۔ میری ہزار در ہزار نعمتوں کو فراموش کرکے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے مخالف بنتے ہو۔ ایسی صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا

اور (یاد کرو) جبکہ ہمنے دریا کو تمہارے سبب سے الگ الگ حصوں میں کر دیا پس تمکو نجات دی اور قوم فرعون کو ہمنے غرق کیا اور یہ سب کچھ تمہاری نظروں کے سامنے ہوا ف۱ اور (وہ وقت بھی یاد کرو)

مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

جب ہم موسیٰ سے چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم انکے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) ف۲ بنالیا اور تم ظلم کرنیوالے تھے ف۳ پھر ہمنے اس کے بعد تمکو معاف

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

کر دیا تاکہ تم شکر گذار ہو اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان ف۴ عطا کی تاکہ تم ہدایت پاؤ

نفس کے کام آئیگا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی۔

ف۲ متعلق صفحہ ماسبق (بلائے بمعنی ابتلا جو کبھی مصائب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ جیساکہ قرآن فرماتا ہے وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ بلائے مصائب سے تین مقصود ہوتے ہیں اوّل فساق وفجار متکبر وجبار اور دنیا دار لوگوں میں ان کے غرور شرک سرکشی اور غفلت کو دور کرنا دوم عام مومنوں کو غفلت لا پروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا سوم کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص وفا صبر ثبات رضا اور شکر کے مدارج کو بڑھانا۔ بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم اور بدکاری میں بڑھتے اور مومن خدا پرست لوگ عبادت محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً دینی تغافل میں سست پڑجاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے مصیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت میں بلائے انعامات۔ عموماً بلائے مصیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت انسان شکستہ دل ہو کر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا روتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں کا مقر ہو کر توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو مصیبت دور رہتی ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ

ف۱۔ یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت او نبوت ہے کہ جسطرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون جیسا زبردست بادشاہ مع اپنی قوم کے غرق ہوا اسیطرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اگر میری مخالفت پر تلے رہے محمدؐ کو بے سرو سامان مت سمجھو۔ اس کی مدد پر خدا اسکا تدبیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمدؐ کے سامنے تمام گردن کشان عرب کا خاتمہ ہوگیا۔

ف۲۔ غرق فرعون کے بعد جب موسیٰؑ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین کے عہد و پیمان حاصل کرتے رہے۔ اپنے بھائی ہارون کو ان کی اصلاح اور انتظام کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیل نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے ان زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنا دی اس میں

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اِسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اِسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دِقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اِس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانۂ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ہے کُل قیمت ہر سہ جلد عہ - کمپانڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالۂ اعضائے مخصوص - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی طراوت جلق - عقر - سُرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لُغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام اودے جوان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اِسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۳ر

۷ - تشخیص الامراض - اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لُغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر اِک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنے نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے کہ یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل گنجینہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار
چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا
کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰
فی صفحہ ششماہی انیس روپیہ اور فی سال ۳۵ روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو
صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اُردو یا انگریزی وغیرہ
اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ
فی عدد چار پیسہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار۔
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اُسکی کسر سے ۸ روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے
اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اُجرت اشتہار درخواست
کیساتھ آنی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں مینجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں مینجر

تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

اِس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہیئے

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد ۲ - نمبر ۱ | ماہ ربیع سنہ ۱۹

{ یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے }

اوّل۔ قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم۔ قرآن کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی۔ اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم۔ یا کسی شخص کی دل آزاری نکرنا۔ بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی۔ بے دینی۔ اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ممالک پنجاب طبع شد + کتبہ محمد ماجد علی دہلوی

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سندرواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۰۰ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب غریب بحثیں ہیں

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح بسر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کابل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ۸ آنے

۲- مفتاح القرآن۔ اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچ ہزار لفظوں اور ایک لاکھ سو لاکھ صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اِسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہوجائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

۳- مفتاح العرب۔ اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے۔ کہ میزان۔ منشعب۔ صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری۔ نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملاں اور مراح الارواح۔ وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا۔ جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں۔ وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی۔

۴- مفید عام۔ عرف معین الحکیم۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے جو ہر مرض اور دوا

جلد ۲ نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا

اللہ کے راستہ میں اون لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نکرو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جہاں کہیں اونکو پاؤ اونکو قتل کرو

ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ

اور جہاں سے اونہوں نے تمکو نکال دیا ہے تم بھی اونہیں نکالدو کیونکہ فتنہ

أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پیدا کرنا جنگ کی نسبت سخت تر ہے اور مسجد حرم کے قریب اون سے نہ لڑو جب تک

حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ

وہ تم سے وہاں پر لڑائی نہ کریں پس اگر وہ تم سے جنگ چھیڑیں تم بھی اونسے جنگ کرو۔ یہی کافروں کی

جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

جزا ہے پس اگر وہ باز رہیں تو بیشک اللہ غفور اور رحیم ہے

ان آیات مین اوس افراط وتفریط کی اصلاح مقصود ہے جو تورات اور
انجیل مین انتقام الٰہی کے متعلق مندرج ہے۔ انبیائے بنی اسرائیل کے
جہاد تو ایسے غضبناک ہین کہ اون کے حالات پڑھکر روح کانپتی ہے
مکانوں کا ڈھانا شہرون کا جلا دینا۔ مواشی کو ہلاک کرنا باغوں اور سبز
درختوں کو آگ لگانا عام قتل کرنا۔ سرون مین میخ گاڑنا۔ آرون اور
کلہاڑوں سے چروانا۔ تیرا ون مین جلوانا کنواریوں کو سپاہیوں کے واسطے
رکہنا۔ حاملہ عورتون کے پیٹ پہاڑنا۔ معصوم بچوں بوڑہے مرد عورتوں
اور مریضوں کو بلا امتیاز قتل کرنا عہد عتیق سے ثابت ہے بلکہ طیش اور
غضب کی حالت مین قبروں سے ہڈیان تک نکلوا کر جلا دینا مذکور ہے
چنانچہ مقامات ذیل کا ملاحظہ کرو۔ پیدائش ۳۴/۲۵ اعداد ۳۱/۷-۹-۱۰-۱۵ اعداد
۲۱/۳۴-۳۵ اعداد ۳۵/۱۶ سے ۲۱ تک اعداد ۳۵/۴۸ استثنا ۳/۴ استثنا ۱۲/۲ سے تک
استثنا ۲۰/۱۰ و ۱۳ ۷/۲ سے ۶ تک اعداد ۲۱ و ۱۶ و ۳۱
یشوع ۵/۱۴ و ۶/۲۴ و ۶/۲۴ ـ ۷/۱۵ و ۲۵ ۸/۲۴ و ۲۹ و ۱۰/۴۰ قاضی ۴/۲۱ و
۵/۲۴ و ۲۵ و ۹/۴۹ و ۸/۱۶ ۲ سموئیل ۱۲/۳۱ ۱ تاریخ ۲۰/۳ ۲ سلاطین ۱۱/۱۰ و
۱۵/۱۶ و ۲۳/۱۶ ذیل مین نمونہ کے طور پر ان مقامات مین سے محض چند آیات
درج کی جاتی ہین۔ اعداد ۳۱/۷ و ۹ و ۱۵ اونہوں نے مدیانوں سے لڑائی کی
جیسا خداوند نے موسیٰ سے فرمایا تھا اور سارے مردوں کو قتل کیا۔
آوی اور رقم اور صور اور حور اور ربع کو جو مدیانوں کے پانچ

بادشاہ تھے جاں سے مارا اونکی عورتون اور بچوں کو اسیر کیا مواشی
اور مال و اسباب کو لوٹا شہرون اور قلعون کو پہونک دیا موسیٰ اوسپر
اسلئے غصہ ہوا کہ عورتوں کو کیوں جیتا رکہا استثنا ۱۲/۲۰۳ و ۱۴ اونکے
بتوں کو توڑ ڈالیو۔ گھنے باغوں مین آگ لگائیو اونکے معبودوں
کی کہدی ہوی مورتوں کو چکنا چور کیجیو استثنا ۲۰/۱۰ و ۱۳ جزیہ لینا۔ لوٹ
مارنا اور خوبصورت عورتوں کو پسند کرنا یشوع ۵/۱۴ الہی فرشتہ یشوع
کا لشکر ہوکر آیا تب اوس یشوع نے تمام لوگوں کو جو شہر مین تھے کیا مرد
کیا عورت کیا جوان کیا بوڑھا کیا بیل کیا بھیڑ اور گدھا سبکو بیک لخت
ہلاک کیا تہ تیغ کیا حرم کیا ۶/۲۱ و ۲۴ سب کو پہونک دیا مگر سونا اور روپا ۳
یشوع ۷/۲۵ و ۸/۲۹ و ۲۴ و ۱۰/۲۰ سنگسار کرکے جلانا اور پہر اوسپر پتہرون
کا تودہ لگانا۔ قتل عام کرنا پادشاہوں کو پہانسی ویکر پتہراو کرنا۔ پادشاہ سونکو
فنا کرنا۔ بلکہ حسب الحکم خداوندی کوئی ذی روح باقی نہ رکہا۔ ایک پادشاہ
بہاگ کر یاعیل کے خیمہ مین آیا اوسنے فریب سے اوسکے سر مین مینخ گاڑ دی قاضی
۵/۳۰ دو دو کنواریوں کو سپاہیوں کے لئے رکہا ۲ سموئیل ۱۲/۳۱ و اودونے
ربہ کے پادشاہ کا تاج اوتار اپنے سر پر رکہا لوگوں کو آرون اور کلہاڑوں
اور لوہے کے دائولی گاڑیوں کے نیچے کیا اور اینٹوں کے جلتے پزاوے
مین جلا دیا ۲ سلاطین ۱۵/۱۶ و ۲۳ مناخم نے تمام حاملہ عورتوں کے
پیٹ پہاڑ ڈالے۔ قبروں سے ہڈیاں نکلوا کے الہی حکم سے جلوائین
استثنا ۷/۲ جب خداوند تیرا خدا سات قوموں کو تیرے حوالے

کرے اونہیں مار یو حرم کیجیو۔ اون سے عہد نہ کریو اونپر رحم نہ کریو الغرض
اس قسم کے غضبناک آتشین احکام توراۃ مین بکثرت ہین جو اس زمانہ اور
اقوام کے حالات کے لحاظ سے عین عدل و انصاف ہوں گے ہم انبیا
علیہم السلام پر بے انصافی اور ظلم کی بد ظنی نہین کرسکتے اور ممکن ہے کہ انہین
سے بہت سے احکام بے اصل بھی ہون قران مجید نے صاف طور پر حکم فرمایا
لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ اسلام بھی جبر نہین
ہے ہدایت اور گمراہی مین کھلا فرق ہوگیا اس حکم کے مطابق حضرت محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے خلفاے برحق کا یہہ عمل رہا کہ جب کسی طرف
کو ضرورتاً اندفاع مخالفین کے لئے لشکر روانہ کرتے تو سردار لشکر کو یہہ نصیحت فرماتے ۴
کہ ملک مفتوح کی عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نقصان نہ پہنچانا خانقاہون
اور عبادتگاہوں اور خانقاہ نشینوں کو خراب نہ کرنا۔ کھیتوں کو مت جلانا
پھلدار درختوں کو مت کاٹنا جو عہد کریو اسپر قائم رہنا ۔
انبیاے بنی اسرائیل کے حالات مین بسقدر تشدد اور غضب انتہا درجہ کو
پہنچا ہوا ہے اوسیقدر مسیح ؑ کے حالات مین نرمی اور حلم حد انسانی سے
تجاوز کئے ہوئے ہین چنانچہ وہ فرماتے ہین کہ جو کوئی تجھے ایک گال پر تمانچہ
مارے دوسرا گال بھی پھیر دے اور اگر ایک کوس بیگار مین پکڑ لیجاے تو دو
کوس چلا جا۔ اگر کوئی تیرا انگرکھا لے تو اوسے دیدے۔ یہہ تمام احکام
مصالحت ملکی و قومی و اخلاقی اور دینی کے ایسے مخالف ہین کہ اون کے
مطابق نہ کبھی عمل ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ دونوں کے ساتھ نیکی کرنا ظالم کو

ظلم پر حوصلہ دینا ایسا ہی برا ہے جیسا کہ نیکون کے ساتھہ بدی کرنا
اور راستبازون پر ظلم کرنا۔ نہ یہہ عقل سلیم کا ہی تقاضاے ہو سکتا
ہے نہ تجربہ انسانی کا اور نہ کسی قانون مستقل کا۔ ہان ممکن ہے کہ
خاص قوم مسیح علیہ السلام کے لئے ایک خاص وقت مین یہہ قوانین مفید
ہوں اس لئے قران مجید جو تمام تعلیموں کا کمال اور تمام باطل کا
نیست کرنے والا ہے ہر ایک امر مین میانہ روی رحم عدل اور مصلحت حکیمانہ
کو مدنظر رکھکر محل انتقام پر انتقام کی تعلیم دیتا ہے محل انصاف پر انصاف
کی اور محل رحم پر رحم کی ایک طرف تو عام طور پر حکم فرما دیا کہ دین مین
۵ زبردستی کا کوئی کام نہین دوسری طرف جبکہ دنیا کے بدکار سرکش لوگ
خواہ نخواہ مخالفت اور خونریزی پر آمادہ ہون اور ایذا رسانی و جنگجوئی
سے باز نہ آوین اوسوقت کے واسطے اجازت ہے و جو لوگ تم سے
لڑین تم بھی اللہ کے رستہ (یعنی جان و ایمان کی حمایت) مین اونسے
لڑو اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسیطرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہین کرتا
اور اپنے قاتلوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے اونہوں نے تمکو
نکالا ہے تم بھی اونکو وہاں سے نکال دو کیونکہ فساد کا برپا رہنا خونریزی
سے بڑھکر ہے اور ادب والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے قریب اونسے
مت لڑو جب تک وہ تمسے اوسکے اندر لڑائی نہ چھیڑین پس اگر وہ تم کو
قتل کرین تو تم بھی اونکو قتل کرو ایسے کافرون کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہین
(تو تم بھی باز رہو) پس بتحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہان تک اونسے لڑو

کہ ملک مین فساد نہ رہے اور الله کے واسطے دین ہو جاوے (یعنی دین
مین زبردستی موقوف ہو کر آزادی حاصل ہو جاے) پس اگر فساد سے باز آجاوین
تو اونون پر کسی طرح کی زیادتی نہ کرنی چاہیے کیونکہ) زیادتی تو ظالمون کے
سواے کسی پر جائز نہین حرمت والے مہینوں کا بدلہ حرمت والے مہینہ
اور تمام ادب والی چیزوں مین اوسے کا بدلہ جو تمپر کسی قسم کی زیادتی کرے
تو جیسی زیادتی اوسنے تمپر کی ویسی ہی زیادتی تم بھی اوسپر کرو اور الله سے
ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ الله اونہین کا ساتھی ہے جو متقی ہین ۔ ۲ ۔ ۱۹۰ سے ۱۹۴ تک
ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو اونہین لوگوں کے قتل
کرنے کی اجازت ہے جو انکو قتل کرتے رہے اور جنھونے انکو گھروں سے نکال کر ۶
جلاوطن کر دیا اور پھر بھی جنگ کے منصوبوں سے باز نہ آے مگر اجازت جنگ کے
ساتھہ حد اعتدال پر قایم رہنے اور زیادتی سے بچنے کا باربار حکم ہے ۔
خانہ کعبہ کے قریب یا کسی حرمت والے مہینہ مین اگر وہ خود قتال کا ابتدا نہ
کرین تو مسلمانوں کو باز رہنے کا حکم ہے اور اس قتال کی حد بھی قرار دی
ہے کہ فتنہ بند ہو کر عام آزادی حاصل ہو جائے جو جس دین مین چاہے
رہے کوئی زبردستی نہ کی جاوے ۔ یہان قتال میں بھی باربار حکم ہے کہ
اگر وہ باز رہین تو تم بھی خداے غفور و رحیم کی طرح باز رہو پھر باربار یہہ تاکید
ہے کہ جسقدر زیادتی وہ تمپر کر چکے ہین اوسیقدر زیادتی کی تمکو اجازت ہے
زیادہ کی نہین ۔ انتقامی حرکات مین باربار حد انصاف کو قایم رکھنے خدا سے
ڈرنے اور معاندین کے باز رہنے پر معاف کرنے کی تاکید ہے ۔ پس ان احکام

ہین نہ تو انبیاے بنی اسرائیل والے آتش فشان غضب اور تشدد کی اجازت
ہے نہ مسیح علیہ السلام والے بے معنی حلم اور نرمی کی۔ خود انجیل شریف سے ثابت ہے
کہ یہہ احکام ایک خاص وقت اور ایک خاص قوم کے واسطے تھے کیونکہ
آئیندہ کے واسطے وہ فرماتے ہین جب مین آونگا دنیا کی ساری قومین چھائی
جاینگی "متی ۲۴" کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون
کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق سزا دیگا۔ بعضے ابھی
موت کا مزہ نہ چکھینگے "متی ۱۶/۲۷" چنانچہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ظہور سے جو تمام انبیاے سابقین کے کمالات کا مجموعہ ہین اور جنکا آنا
7 تمام انبیا علیہم اسلام کے آنے کے برابر ہے ایسا ہی ظہور پذیر ہوا۔
بودھ۔ اور آرین اور جینیون مین انجیل سے کہین بڑھکر خیالی رحم کی تعلیم
ہے یہان تک کہ جینی مت کے بعض لوگ پکانا جایز نہین سمجھتے کہ اس سے بہت
سے جانور ہلاک ہوتے ہین پاؤن میں جوتا ڈالکر نہین چلتے کہ بہت سے
جانور روندے جاتے ہین۔ منہہ کھلا نہین رکھتے کہ ہوا کے ساتھہ جانور منہہ کے
اندر نہ جائین بچھو سانپ۔ جون اور مچھڑی تک کا مارنا گوارا نہین کرتے۔
نہانے سے بھی پرہیز کرتے ہین کہ اسمین بہت سے چھوٹے حیوانات کا خون ہوتا
ہے۔ مگر کہانتک کوئی انسان اس خیالی رحم پر عمل کر سکتا ہے۔ منہہ کو بند کریگا
تو سانس کے ساتھہ حیوانات ہلاک ہون گے سانس ہی بند کریگا تو خود مریگا۔ اگر
تمام دنیا کھانا پکانا اور پانی پینا اور ہوا مین دم لینا چھوڑ دے جیسا کہ ان اصولون کا
منشا ہے تو کیا نتیجہ ہو۔ مسیحی اصولون کے ہی تمام دنیا پابند ہو جائے تو کیا حال ہو

ان تصورات کو جانے دو یہی دیکھو کہ کیا تمام قومین ان اصولون کے کبھی پورے طور
پر پابند ہوی یا ہو سکتی ہین یا ہو سکین گی کیا یہہ اصول انسانی حالات اور
عقول کے مطابق تمام پولیس اور فوج یک لخت موقوف کر دینی چاہیئے تمام توپ
بندوقین اور باروت وگولا اور تمام سامان حرب یک قلم دنیا سے معدوم
کر دینے چاہیئین تمام قوانین تعزیری یک لخت جلا دینے چاہیئین مگر ایسا نہ
کبھی ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے ۔حسن معاملت صبر عفو اور رحم کی تعلیم جو قران
مین ہے وہ حکیمانہ اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے ۔ اسکے مطابق تمام
دانشمندون کا عمل رہا اور رہیگا ؛

٨ ناسمجھہ اور افترا پسند لوگون نے اسلام پر یہہ بہتان شایع کیا ہے کہ قران مجید
نے زبردستی مسلمان بنانے کی تعلیم دی ہے اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا
ہے کہ آیات قرانی کے روسے ثابت کر دین کہ یہہ بہتان کیسا لغو اور
باطل ہے ؛

(١) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اسلام مین جبر نہین
ہے ۔ ہدایت اور گمراہی مین کھلا فرق ہوگیا ہے ۔

(٢) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۔ اعراب نے کہا ہم ایمان لائے (اے محمد
تو انسے) کہدے کہ تم ایمان نہین لائے مگر یہہ کہو کہ ہم فرمانبردار ہو گئے کیونکہ
ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہین ہوا ۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ
ایمان کا تعلق قلب سے ہے زبان کے کہنے سے کچھہ نہین ہوتا پس زبردستی

ایسے کوئی مومن ہوسکتا ہے اگر جان یا مال کے نقصان سے کوئی شخص باز
سے ایمان کا اقرار کرے اور دلمین اوسکے ایمان نہو تو یہہ نفاق مین داخل ہے
منافقین کی نسبت حکم ہے اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّار
منافق جہنم کے ۔

(۳) وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ جو چاہے مومن ہو جاے
اور جو چاہے کافر رہے ۔

(۴) اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔ کیا تو (اے محمد)
لوگون کو مومن بننے پر مجبور کرتا ہے (نہین)

(۵) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ۹
ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ اور اگر مشرکین مین سے
کوئی شخص تجھسے پناہ چاہے اوسے پناہ دے کہ وہ خدا کا کلام سن لے پھر اوسکو
اوسکے امن کی جگہہ پہنچا دے اسلئے کہ وہ لوگ بے علم ہین ۔

(۶) اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ تو محض نصیحت کرنے والا ہے
تو انپر کوئی داروغہ نہین ہے ۔ ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے
کہ دین مین زبردستی جائز نہین اور نہ وہ ایمان جسکا اقرار کوئی انسان مجبور
ہوکر کرے ۔

(۷) وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اگر کوئی پھر جاتا ہے
پھرے ہمنے تمکو اونکا نگہبان بناکر نہین بھیجا کسی کام کا ہے بلکہ نفاق مین
داخل ہے جسکی سزا جہنم ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام محض سمجھانا

اور نصیحت کا اسے نکس شرم کی زبردستی کرنا پھر یہہ کیسا شرمناک جھوٹ ہے

جو مخالفین نے اسلام پر باندھا ہے کہ اسلام مین زبردستی جائز ہے یا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ خدا اپنی مخلوق پر رحم فرماوے۔ نادانون کو تو جھوٹ سے شرم نہین ہوتی مگر دانایون کو تو ایسے سفید جھوٹ سے شرم کرنی چاہئے۔ پھر زبردستی مسلمان کرنے کی ایک دلیل پیش کی گئی ہے کہ جو مسلمان نہین ہوتا اوس سے جزیہ لیا جاتا ہے حالانکہ یہہ رقم خفیف جو لاکہہ روپیہ پر تین روپیہ اور کچہہ آنے ہوتی ہے رعایا غیر اسلام سے اونکی جان و مال کی حفاظت مین بطور ٹیکس کے لیجاتی اور مسلمان مالدارون کو زکوۃ کے طریق پر لاکہہ روپیہ مین سے ڈھائی ہزار روپیہ ادا کرنے پڑتے ہین علاوہ برین لڑائی ١٠
کے وقت سامان جنگ دینا پڑتا ہے مگر غیر مذہب والے اس امداد سے بری رہتے ہین۔ اب مسلمان رعایا سے پر جو مذہبی ٹیکس لگتا ہے اوسکا مقابلہ کرو مسلمان پر تو ایک لاکہہ روپیہ مین سے ڈھائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا لازم ہے۔ غیر مسلمان ذمی پر ایک لاکہہ روپیہ مین سے محض تین روپیہ اور کچہہ آنے ہین۔ دنیاوی اغراض کے لحاظ سے مالدار لوگون کو مسلمان ہونے مین کسقدر نقصان رہتا ہے۔ اس لحاظ سے جزیہ مسلمان نہونے کا موید ہے نہ کہ مسلمان ہونے کا۔ جو دنیا پرست انسان ہے وہ کیون تین روپیہ کی جگہہ ڈھائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا گوارہ کرسکتا ہے۔ ہان خالص ایمان جو چاہئے سو کرا دے اور اوسنے مال کو کیا جانون تک کو راہ خدا مین نثار کرا یا غیر مسلمان

جو نا بلد اور نہوں وہ صرف دو آنے کے بیسہ دیکر ہر طرح سے آزاد اور اپنی
اپنے جان و مال کی حفاظت کی طرف سے مطمئین ہو جاتے تھے یہہ ٹیکس تو سیول لیوین
سے بھی کئی درجہ کم ہے یہہ جائے کہ ایک گورنمنٹ کا ٹیکس مفتوح قوم پر سمجھ
کیسا شرمناک جھوٹ ہے جو یہہ کہا جاتا ہے کہ جزیہ مین مسلمان کرنے
کے واسطے ایک زبردستی تھی۔ ہاں اگر بعض شاہان اسلام نے خونریزیان
کی اور مغلوب قومون پر جور و ستم کئے او سے اسلام پر کیا الزام یہہ انکی
ذاتی معاملات ہین جنکی سزا وہ خود بھگتینگے۔ وہ بھی تو مسلمانون مین ہی سے تہے
جنہون نے عمر کو عثمان کو علی کو حسین کو ذبح کر ڈالا اور کعبہ کو جلا دیا تہا
۱۳۰ اونکے کردار سے اسلام کو کیا تعلق ہے۔ اسمین بھی شک نہین کہ دنیا پر
مسلمانون نے ظالم بادشاہون کے خوشامد سے ظالمانہ مسئلہ بھی بہت سے گھڑ
دئے تھے جنسے بد ذات متکبر اور ظالم پیشہ سلاطین کو مذہب کی بنا ولی آڑ مین
خونریزیون کے موقعے ملے مگر قران مجید حالات و احادیث رسول صلعم اور حالات
خلفاے راشدین اون ظالمانہ افتراون سے مطلقا پاک صاف ہین کہ کے
بدکار متکبر مشرک اور نا اہل لوگون نے خداے واحد کی حقیقی پرستش اور سچی تعلیم
کی مخالفت مین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے مخلصین تابعین کو جانی اور مالی
نقصانات دس سال تک برابر پہنچائے ہر طرح سے اونکو ذلیل اور تنگ کیا گیا
جب اونکے صدق و وفا اور خلوص مین کوئی کمی نہوئی بلکہ جسقدر مخالفت بڑہتی
گئی اوسیقدر وہ ثابت قدمی اور جان نثاری دکہاتے گئے یہانتک کہ مشرکین مکہ
اونکے قتل کے درپے ہوگئے اور تجاویز و تدابیر کرنے لگے اسیر تر اشتے سلمان تو

اپنے گھرون اور مال ومتاع کو چھوڑکر توکل بخدا مکہ سے چل نکلے اور حبش مین جاکر
پناہ گزین ہوے۔ کچھہ عرصہ کے بعد خود آنحضرت صلعم اور اونکے مخلص اصحاب
کو بھی مکہ چھوڑکر مدینہ جانا پڑا۔ بچارے مسلمانون کی بیخطا مظلومیت کہ دس سال تک
ہر طرح پر ستائے گئے بہت سے مارے پیٹے گئے۔ ایکدفعہ اثناے نماز مین
سجدہ کے وقت آنحضرت صلعم کے سر پر خون اور گوبر کا لتھڑا ہوا اونٹنی کا بچہ
دان ڈالا گیا۔ ایک موقعہ پر غلام زید سخت زخمی ہوے۔ ابوجہل نے عمار کے
مان سمیہ کو محض مسلمان ہونے کے جرم پر اسطرح ستایا کہ شرمگاہ مین برچھا مارکر
اوسکو ہلاک کردیا۔ بعض صحابہ کو دہوپ مین گرم پتھرون کے نیچے دبایا گیا۔
ان مصائب جانکاہ کے بعد جو بچارے مظلوم افریقہ کے اجنبی ملک اور مدینہ ۱۲
منورہ مین پناہ گزین ہوے وہان بھی اونکو ٹکنے نہ دیا بلکہ اپنی طرف سے تمام
اونکی ایذارسانی اور تذلیل کی تدابیر کرتے رہے مگر مظلوم کا حامی اور ظالم کا
دشمن خدا ہے کہانتک ظالمون کو مہلت ملتی جب مسلمان اپنے خلوص اور
صدق ووفا کے امتحان مین پاس ہوچکے اور ہر طرح کی ذلت ومصیبت مین ثابت
قدمی دکھاچکے تب خدا کے فضل سے انکی جمعیت بڑہنی شروع ہوئی اودھر
کفار مکہ نے ازراہ ظلم وحسد سے غیض وغضب مین مدینہ مین اونکو نیست ونابود
کرنے کا ارادہ کیا اور مسلح فوجون کے ساتھہ چڑھائی شروع کی تب مسلمانون کو
بھی اپنے دین اور جان ومال کی حفاظت کے واسطے اجازت مل گئی
اسطرح صبر اور محمد [illegible] اللہ فامی بنا بر غزوات محمدیہ کا آغاز ہوا جنکا ذکر مختصراً
ہم ذیل مین کرتے ہین۔

اول غزوہ ودان یا ابوا - یہہ لڑائی قریش مکہ سے اونہین مظالم
اور تدابیر قتل کی وجہہ سے قرار پائی جو قریش مکہ مسلمانون کی مخالفت مین
کرتے آتے تھے مگر جنگ نہونے پائی اور بنو ضمرہ نام قوم سے اس شرط پر
صلح ہوی کہ بنو ضمرہ صاحب اسلام سے نہ لڑائی کرین اور نہ اونسے لڑنے والون
کے معاون ہون -

دویم غزوۂ بواط - یہہ جنگ قریش مکہ سے اونکے ظلمون اور تدابیر
قتل کی وجہہ سے شروع ہوی تہی مگر ہوتے ہوتے رہگئی -

سویم غزوۃ العشیرہ یہہ حملہ صرف قریش پر اونکے ظلمون کی وجہہ سے
تہا مگر لڑائی نہوی اور بنو مدلج سے جو کنانہ مین سے تھے شرائط ذیل پر صلح ۱۳
ہوگئی کہ بنو مدلج کی جان و مال کو امن ہوگا اور مصائب کے ہنگام پر اونکی مدد کیجاوے گی
بشرطیکہ اہل اسلام سے نہ لڑین بلکہ متفق رہین -

چہارم غزوہ بدر اولے - اسکی بنا یہہ ہوئی کہ کرز بن جابر الفہری نے
جو رؤسائے مکہ مین سے تہا مدینے پہنچکر مسلمانون کے مویشی لوٹ لیے
آنحضرت صلعم نے اوسکا تعاقب سفوان تک کیا مگر سلامت نکل گیا -

پنجم جنگ بدر - اسمین ایک ہزار قریش نے مسلمانون پر اپنے
پہلے غیظ و غضب کے اشتعال سے جو مسلمانون کا عروج مدینہ مین دیکھکر اور
زیادہ جوش زن ہوگیا تہا چڑہائی کی مقابلہ پر محض تین سو مسلمان روانہ
ہوئے اور خدا کے خاص فضل سے فتحیاب ہوے جیسا کہ قران مجید مین
ارشاد ہے - وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اور تحقیق اللہ

نے تمکو بدر مین نصرت دی اور تم قلیل تھے جب کفار کی نعشین دفن کی گئین تو حضرت
آنحضرت نے عبرت انگیز الفاظ مین یہہ فرمایا۔ نبی کے تم بُرے رشتہ دار تھے
تم نے میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی تمنے مجھے وطن سے نکالا
لوگون نے مجھے جگہہ دی تمنے مجھسے لڑائی کی اور لوگون نے مدد دی۔
ششم غزوۃ الکدر - یہہ حملہ بدر کی لڑائی سے سات روز بعد سلیم اور
غطفان قبیلون پر کیا گیا مگر لڑائی نہوی۔ اسکی بنا وہی قریشی ظلم تھی۔
ھفتم غزوۃ الانمار یا غزوۃ ذی امر - یہہ حملہ نجد کی طرف قریش کے
قبیلہ غطفان پر ہوا مگر لڑائی نہین ہوی۔
۱۴ **ھشتم غزوۃ بحران یا غزوۃ بنی سلیم** - اسمین بھی لڑائی نہوی
قبیلہ غطفان و سلیم مدینے کے مسلمانون پر شبخون مارنے کے واسطے
جمع ہوئے تھے - آنحضرت کو جب اس اجتماع کی خبر ہوئی تو احتیاطاً
خود پیش قدمی کی گروہ لوگ متفرق ہوگئے اسلئے آپنے تعاقب نہ فرمایا۔ غطفانیون
کے حملہ مین ایک یہہ واقعہ ہوا کہ حضرت صلعم کے کپڑے بارش سے بھیگ گئے
تھے آپ اونکو ایک درخت پر لٹکا کر نیچے لیٹ گئے دعثور جو غطفانیون
کا سیرغنہ تھا آنحضرت کو اکیلے لیٹے ہوے دیکھکر تلوار برہنہ سر پر آ پہونچا اور
للکار کر کہنے لگا کہ آج تجھکو مجھسے کون بچائے گا آپنے فرمایا اللہ۔ اس کلمہ
کے رعب سے دعثور دھکا کھا کر گر پڑا تب فوراً آنحضرت نے اوٹھکر تلوار اوٹھالی
اور فرمایا کہ اب تجھکو کون بچاویگا دعثور نے جواب دیا کہ کوئی نہین۔ مگر
آپنے اوسکو معاف کر دیا اور فرمایا کہ مین قتل کرنیکے واسطے نہین آیا ملکہ

رحم کرنے کے واسطے آیا ہون انہی عداوت اور انحضرت کے فوق العادت
رحم کو دیکھکر دعثور مسلمان ہوگیا - اس بڑے فضل خداوندی کی نسبت قرآن مجید
مین ارشاد ہے اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم
عنکم - خدا کی نعمت کو اے مسلمانو یاد کرو جب ایک قوم نے اپنے ہاتھ
تمپر دراز کرنے چاہے پر خدانے اونکے ہاتھوں کو تمسے روکدیا -

نہم غزوۃ السویق - بدر کی شکست کیے بعد باقیماندہ کفار مکہ کو سخت آگ
لگ گئی - ابوسفیان دوسو سوار لیکر مدینہ کو روانہ ہوا اور راہ مین مدینہ
سے ایک منزل پر خیمہ زن ہوا - رات کو سلیم بن مشکم یہودی کے یہان دعوت
اوڑائی اوس یہودی نے مسلمانون کے حالات کی اسکو خبرین دی ۱۵
ابوسفیان نے اپنے ڈیرے پر آکر چند سپاہی بھیجے اونہوں نے مدینہ
کی کہجوروں کو آگ لگادی اور دو آدمیونکو مارڈالا اور مکہ کی راہ لی مسلمانون
نے خبر پاکر قرقرہ الکدر تک تعاقب کیا ابوسفیان کا لشکر اپنے ستو چھوڑکر کے
کو چلتے ہوئے اس غزوہ کا نام غزوہ السویق ستوون والی جنگ بھی ہے

دہم غزوہ اُحد - احد ایک پہاڑ مدینے سے دو ڈہائی میل کے فاصلہ
پر ہے - دشمن مکہ سے چلکر مدینے پہنچے - لڑائی کا سامان جو ابوسفیان شام سے
لایا تہا اور جنگی پیشبندی کے لئے حضرت کو بدر تک سفر کرنا پڑا اسباب
وہی سامان مسلمانون کے مقابلہ پر جمع کیا گیا اس جنگ مین قریش مکہ کے
ساتہ قبیلہ بنی تہامہ اور بنی کنانہ بھی شریک ہوگئے تھے کفار کی مسلح فوج
تین ہزار کے قریب ہوگئی تھی جسمین سات سو زرہ پوش سوار تھے - اونہون نے

بسرداری ابوسفیان مدینے کے شمال مشرق مین ایک خاص مقام اپنا مورچہ
قایم کرلیا اور اسمین اور شہر مدینہ مین حد فاصل صرف کوہ احد کی گھاٹی تھی۔
اس مورچہ سے انہون نے اہل مدینہ کے کھیتوں اور باغون کو تباہ کرنا شروع
کردیا۔ اسپر صحابہ کو بہی غصہ آیا اور آنحضرت سے بکمال اصرار دفاع
کی درخواست کی آپ ہزار آدمیوں کو لیکر مقابلہ کے واسطے مدینے سے
باہر نکلے۔ عبداللہ بن اُبی ایک سردار جو مدینہ مین رہتا تہا اور بظاہر مسلمان
کے ساتھہ تہا اب عین معرکہ جنگ مین اپنے تین سو آدمیون سمیت مسلمانون
سے الگ ہوگیا جس سے مسلمانوں کی جمعیت سات سو رہگئی اس جمعیت مین
16 کل دو گھوڑے تھے مگر مجاہدین کمال شجاعت اور استقلال سے آگے بڑہتے
چلے گئے اور نخلہاے خرما سے گذر کر کوہ احد پر پہنچگئے۔ لشکر اسلام رات بھر
اس پہاڑ کی کھو مین پڑا رہا صبح نماز فجر کے بعد میدان مین آجما۔ آنحضرت نے
کوہ احد کے نیچے نیچے فوج کی صف کو آراستہ کیا اور عبداللہ بن جبیر کو چند
آدمیون سمیت عقب لشکر ایک ٹیلے پر متعین کرکے قطعی حکم دیا کہ جو ہو سو ہو
وہان سے نہ ہلنا۔ مشرکین کو اپنی کثرت پر بڑا گھمنڈ تہا اپنے بتون کو
قلب لشکر مین رکھکر وہ فوراً میدان مین چلے آئے اور اونکے سردارون
کی بیٹیان لڑائی کے گیت گاتی اور ڈھول بجاتی تہین۔ سترا لشکر نے پہلے بڑے
زور شور سے حملہ کیا مگر مسلمانون نے بڑی بہادری سے اونہین پسپا
کردیا حضرت حمزہ لشکر کفار کو پریشان دیکہکر قلب لشکر مین گہس گئے گویا کہ
مسلمانون کی فتح ہوچکی تھی کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھی آنحضرت کے حکم کو

فراموش کرکے بامید مال غنیمت مورچہ چھوڑ نیچے اتر آئے۔ دشمن مورچہ خالی
دیکھہ سوارون کو سمیٹ فوج اسلام کے عقب پر آگرے۔ جنگ عظیم ہوی حضرت
حمزہ اور عبداللہ بن جبیر شہید ہوے۔ حضرت علی۔ حضرت عمر اور حضرت
ابابکر صدیق بھی مجروح ہوے۔ ہندہ زوجہ ابوسفیان نے امیر حمزہ کا جگر
چیر کر چبایا۔ اور مسلمان مقتولون کی گوش و بینی کاٹکر اور انکے ہار بناکر
پہنے اسپر آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کو جو قلق آیا مگر آپ تو رحمت اللعالمین
تھے اوس روز سے لاشون کی پامالی کرنے کی وحشیانہ رسم جو پہلے سے یہودیون
فارسیون۔ رومیوں۔ یونانیون اور نیز عیسایون مین جاری تھی یہانتک
۱۷ کہ سولہوین صدی عیسوی تک زندہ آدمیوں کے اعضاے کاٹ کاٹ کر
اونکو مار ڈالتے تھے۔ مسلمانون مین قطعاً حرام کی گئی۔ اس لڑائی مین گو
مسلمانوں کو صدمہ عظیم پہنچا مگر ایک فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ نبی کی نافرمانی کا
صریح نتیجہ تمام مسلمانون کو معلوم ہوگیا کہ فتح ہو ہوا کر شکست کھانی پڑی اور
منافقون کا نفاق اور یہودیون کا بغض صاف ظاہر ہوگیا۔

یازدہم غزوۂ حمراء الاسد یہہ مقام مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے
جب اہل مکہ مقام احد سے فتحیابی کے بعد آٹھہ دس میل کے فاصلہ پر چلے گئے
تو پھر اونکو خیال آیا کہ جو ہو سو ہو ایکدفعہ مسلمانون کا استیصال پورے طور پر
کر دین اس خبر کو سنکر آنحضرت جو معہ اپنے احباب کے جو احد مین شریک ہوے
تھے مقابلہ کے واسطہ روانہ ہوے ادہر مشرکین حمراء الاسد مین قریش کو
کہہ رہے تھے نہ تمنے محمد کو مارا اور نہ مسلمانون کی جوان عورتون کو اپنے

پیچھے چڑھ لاسے تمنے برا کیا۔ لوٹ جاؤ۔ آپنے پیشترو دو جاسوسون کو بہیجا تہا جنہین
نے اونکو قتل کرڈالا۔ مگر لڑائی نہوئی کیونکہ قریش سیدھے مکہ کیطرف چلے آئے۔

دوازدہم غزوۃ ذات الرقاع یا غزوہ محارب یا غزوہ بنی انماریا

غزوہ بنی ثعلبہ۔ یہہ وہی بنی ثعلبہ ہین جنسے سابق غزوہ بنی غطفان مین
مقابلہ ہوا چاہتا تہا۔ اب کی دفعہ یہہ لوگ پہر جمع ہوئے اور مدینہ پر لوٹ مار
کرنیکا ارادہ کیا آنحضرت اونپر چڑہے اور نخل مقام مین خیمہ لگایا۔ دونون لشکر
آمنے سامنے رہے۔ یہین آپ نے نماز خوف ادا فرمائی۔

سیزدہم غزوہ بدر الموعد۔

احد کے جنگ کے بعد ابوسفیان کہہ گیا
18 تہا کہ آئیندہ سال مین جنگ سخت ہوگا اسلئے غزوہ ذات الرقاع کے بعد
آپنے اوسکے مقابلہ کی طیاری کی مگر ابوسفیان راستہ سے ہی لوٹ گیا۔

چہاردہم غزوہ دومۃ الجندل

یہہ ایک مقام مدینے سے پندرہ
سولہ منزل دومہ ابن اسمعیل کا بنایا ہوا ہے۔ یہان دشمنان اسلام
جمع ہوئے اور مسافرین کو غارت کرنا شروع کردیا اور اونکا قصد تہا کہ مدینہ
پر جا پڑین اسلئے بہ نظر پیشبندی آنحضرت نے وہان کا عزم کیا مگر وہان پہنچنے
پر دشمنون کی جمعیت پراگندہ ہوگئی۔

پانزدہم غزوۃ المریسیع یا غزوہ بنی المصطلق۔

الحرث نام ایک
شخص اپنی تمام قوم اور اون تمام عربون مین جہر اجہر اوسکی تقریر کا اثر ممکن تہا
اور اونہین اسلام کی مخالفت پر برانگیختہ کیا۔ آنحضرت اس خبر کی تحقیق کرکے
مریسیع تک جا پہنچے مخالفین کی طرف سے پہلے تیر چلا تب مسلمانون کیطرف

حملہ کیا گیا۔

شانزدہم غزوہ خندق یا غزوہ احزاب۔ آنحضرت نے اسوقت
پر مسلمانوں کی صلاح سے اپنی فوج کے گرد خندق کھدوا لی تھی۔ عرب کے بہت
سے قبائل اہل اسلام کے استیصال کے لئے جمع ہوئے یہود کی ایک جماعت سلام بن
حقیق نضری و حیی بن اخطب نضری و کنانہ بن ربیع بن ابی حقیق نضری و
ہوذہ بن قیس وائلی و ابو عمار وائلی۔ بنی نضیر اور بنی وائل قبیلے سے بعض
لوگون کو ساتھ لیکر خیبر سے چلکر قریش مکہ کے پاس آئے اور انہین اپنی
کمک و رفاقت کے قوی وعدے دیکر آنحضرت سے لڑنے کو کہا اور
سخت ترغیب دی کہ ایک دفعہ بلکر مسلمانون کا استیصال کر ہی ڈالین 19
قریش نے یہود سے سوال کیا کہ تم اہل کتاب ہو یہہ بتلاؤ کہ ہمارا دین اچھا ہے
یا محمد کا۔ یہود نے باوجود اہل کتاب اور موحد ہونے کے یہی جواب دیا
کہ اے قریش تمہارا دین اوس سے کہین بہتر ہے اور تم اوس سے زیادہ حق
پر ہو چنانچہ قرآن مجید مین ارشاد ہے۔ کیا تو نے اون لوگون کو نہین
دیکھا جنکو کتاب کا حصہ دیا گیا۔ وہ بتون کو اور شیطانون کو مانتے اور
کافرون کو کہتے ہین کہ یہہ مسلمانون سے زیادہ راہ یافتہ ہین۔ یا لوگ
اوس چیز کا حسد کرتے ہین جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے عطا کی بس
تحقیق ہمنے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور نیز ملک عظیم
عطا کیا تھا"

قریش اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور اجتماع عظیم کیا پھر وہ

یہود غطفان و قیس کے پاس آئے اور وہی مضمون پیش کیا اور کہا کہ قریش سب
اس امر مین متفق ہین وہ بہی جمع ہوے۔ قریش اور غطفان نکل کھڑے
ہوے۔ قریش کا سپہ سالار ابو سفیان تہا اور غطفان کا ابن حصین فزاری
غرض دس ہزار فوج جلد استیصال اسلام کا ارادہ مصمم کرکے لشکر خدا کے
مقابلہ پر روانہ ہوے۔ مقابلہ پر مسلمان محض تین ہزار تہے۔ قریش تو
مدینہ کے اوسطرف اترے جسطرف بارشی ندیان بہتی تہی یہود یعنی بنی
کنانہ اہل تہامہ بنو ذرلعیہ۔ بنو نضر غطفان اہل نجد وغیرہ احد کے طرف آکے اتر
مسلمان سلع پہاڑ کے عقب مین اترے خیبر کا ایک یہودی حسی بن
اخطب نام کعب بن اسد قرظی رئیس بنی قریظہ کے پاس آیا جو پہلے آنحضرت ۲۰
سے صلح کا عہد کر چکا تہا مگر حسی بن اخطب کے بہکانے سے وہ پہر شامل ہوگیا
اور نقض عہد کی شناعت سے نہ ڈرا۔ الغرض ایک جم غفیر ہر طرف سے اسلام کی مخالفت
پر کہڑا ہوگیا۔ اوس واقعہ کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے "جب تمپر اوپر
اور نیچے کیطرف سے آپڑے اور جب آنکہین گہبرانے لگین اور دل گلاون
تک پہنچ گئے اور تم اللہ پر کئی قسم کے ظن کرنے لگے اوسوقت مومن ابتلا
مین ڈالے گئے اور سخت زلزلے سے ہلا دے گئے"۔ اور جب منافق لوگ
اور وہ لوگ جنکے دلون مین مرض تہا کہنے لگے کہ ہمنے اللہ اور اوسکے رسول
سے دہوکے کا وعدہ کیا"۔ اس لڑائی مین نوفل بن عبد اللہ کفار کی طرف سے
حملہ آور ہوا اور خندق مین گر کر مرگیا دشمنو نے خون بہا دیکر اوسکی لاش لینی
چاہی مگر نبی اللہ نے مفت دے دی شدت اور غلبۂ مخالفین دیکہکر منافق اور

بے ایمان لوگ علیحدہ ہونے شروع ہوگئے اور کل تین سو آدمی آنحضرت
صلعم کے پاس رہگیا تب خدا کی لشکر مخلصین مومنین کی امداد کے
واسطے آیا۔ ہوا کی تیزی اور سردی نے دشمنوں کے خیمہ اوکھیڑ ڈالا ایسا
رعب اونپر بٹھایا کہ وہ رات کو بھاگ گئے اور کفی اللہ المومنین
القتال کی تصدیق ظاہر ہوی۔ اس جنگ میں غطفان۔ بنو قریظہ۔
بنو نضیر اور اہل خیبر نے ابتداءً مخالفت کی اور استیصال اسلام کے ارادہ سے
قریش کے شامل ہوے اور بعض بد عہد اور عہد شکن ثابت ہوے اسلئے
بعد میں اونکی ساتھ غزوات یا جنگ پیش آے جنکا ذکر علیحدہ آئیگا۔ یہہ
یاد رکھنا چاہیئے کہ یہود کے ساتھ جہاد ہونے کی وجہہ یہہ ابتدائی دشمنی اور
۲۱ عہد شکنی ہے۔

ہفتدہم غزوہ بنو لحیان ۔ اس لڑای کی وجہہ یہہ ہوی کہ
عضل اور قارہ عرب کے دو قبیلے تھے ان لوگوں کے سفیر جنگ احد کے بعد
آنحضرت کے پاس آے اور عرض کیا کہ ہم لوگ مسلمان ہوچکے ہیں ہماری
تعلیم کیواسطے چند واعظین اسلام بھیجدیجئے چنانچہ آنحضرت صلعم نے عاصم
خبیب۔ مرثد۔ زید۔ عبداللہ بن طارق۔ خالد۔ حزم۔ اور معتب کو
روانہ فرمایا۔ یہہ اونکا فریب تھا موقعہ پاکر خبیب اور زید کے سوائے باقی چھہ
سفیروں کو جو بطور واعظین گئے تھے قتل کر ڈالا اور خبیب و زید کو مکے میں
لاکر بیچڈالا۔ ہذیل کا بیٹا لحیان تھا اسلئے ان معاونین قتل کو بنو لحیان
کہتے ہیں۔ اس غداری کے پاداش کے لئے آنحضرت صلعم کو انپر حملہ

کرناپڑا مگر وہ لوگ پہاڑمین بہاگ گئے -

ہشتدہم غزوہ ذوقرد یا غزوہ غابہ - ابوذر اور اوسکا بیٹا آنحضرت صلعم کے بیس اونٹنیون پر محافظ تھے اور ابوذر کی بیوی بھی ساتھ رہتی تھی اونپر عینیہ بن حصن فزاری نے چھاپہ مارا - ابوذر کا بیٹا مارا گیا - ابوذر کی بیوی اور اونٹنیون کو عینیہ لیگیا کئی روز کے بعد ابوذر کی بیوی رسول خدا کی خاص اونٹنی پر سوار ہوکر عینیہ قزاق کی قید سے بہاگ آئی یہی لوگون کے انسداد کے لئے فزاریون پر حملہ کیا گیا اور اونٹنیان واپس لے لی گئین گر باوجود طاقت کے آنحضرت صلعم نے زیادہ تعاقب نہ فرمایا -

نوزدہم غزوہ فتح مکہ - اس عظیم الشان فتحیابی کے جنگ سے پیشتر ٢٢ رسول خدا صلعم نے مکہ معظمہ کی زیارت کا قصد فرمایا تہا جب حدیبیہ مین پہنچے اہل مکہ نے زیارت سے اونکو روکدیا - آپنے فرمایا کہ مین لڑائی کے واسطے نہین آیا ہون - غرض شرائط ذیل پر صلح ہوگئی - اب کے دفعہ مسلمان مدینہ کو واپس جائین اور مکے مین داخل نہون اگر آئندہ سال مسلمان زیارت کعبہ کے واسطے آئین تو کھلے ہتھیارون نہ آوین اور تین دن سے زیادہ نہ ٹہرین اگر کوئی مسلمان بھکر اسلام ہوکر مشرکین مکہ سے ملنا چاہئے تو اوسے اختیار اور آزادی ہے اگر کوئی آدمی مشرکین مین مسلمان ہونا چاہے تو مسلمان اوسے واپس کردین جس قوم کی مرضی ہو اسیوقت مسلمانون کی طرف ہو جاوے یا اہل مکہ کی طرف - اوسکو اختیار ہے - اس شرط کے بعد پیغمبر خدا بدون ادائے رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے آئے - منو بکر نام قبیلہ قریش کی طرف اور خزاعہ اسلامیون

کی طرف ہو گئے - بنو بکر اور خزاعہ مین مدت سے جنگ چلا آتا تھا اسلام
کے نئے شغل سے اونکے جنگ بند ہو گئے تھے جب اہل مکہ واہل اسلام مین
صلح ہو گئی اوسوقت ان جنگجو اقوام کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا - نوفل بن
معاویہ نے جو بنو بکر مین سے ایک نامور سپاہی تہا خزاعہ پر شبخون مارا جبکہ خزاعہ
بے خوف وخطر وتیر نام چشمہ پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملہ سے چونک
اوٹھے اور جنگ شروع ہو گیا - بنو بکر ہٹتے ہٹتے حرم مکہ مین پہنچ گئے -
وہان کفار مکہ نے پہلے اونکی امداد ہتھیارون سے کی جب اندھیرا ہو گیا
بنو بکر کے ساتھ شریک ہو گئے - مکہ والون کی امداد سے بنو بکر قوی تر اور
خزاعہ کمزور ہو گئے - اسلئے بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر مین ۲۳
پناہ گزین ہوے تاہم صبح تک بہت سے خزاعہ مارے گئے اور صبح کے ہوتے
ہی بھاگ گئے پھر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینے کو آنحضرت
صلعم کی خدمت مین بہیجا کہ بنو بکر اور اہل مکہ کی عہد شکنی کا اظہار کرے بعد مین
کفار مکہ کو بھی اپنی عہد شکنی پر افسوس ہوا اور ابو سفیان کو جھوٹی معذرت اور
حیلہ تراشیون کے لئے مدینہ کو روانہ کیا - اوسنے آنحضرت سے کہا کہ مین
حدیبیہ کی صلح مین موجود نہ تہا اسلئے مین چاہتا ہون کہ آپ عہد سابقہ
تجدید کرین اور صلح کی مدت کو بڑھادین - آنحضرت اونکی بدعہدیون کو یا تو
دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ مین بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کے
خبر عمرو بن سالم کے ذریعے پہنچ چکی تھی - آپنے ابو سفیان سے فرمایا کہ کیا تمنے کوئی
عہد شکنی کی ہے جسکی تجدید چاہتے ہو - ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہو -

تب آپنے فرمایا - الحال سابقہ عہد و پیمان کو رہنے دو - آخر ابو سفیان واپس
چلا گیا - ابو سفیان کے جانے کے بعد آنحضرت نے ایک سفیر مکے کو بھیجا اور حسب دستور
ملک و قوانین اخلاق کہلا بھیجا - یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو
یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو
ہمارے تمہارے درمیان ہے اوسے پھیر دو اہل مکہ نے یہہ خیال کر کے
کہ مسلمان ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہین صلح کا عہد پھیر دیا چونکہ اہل مکہ نے عہد کو وفا نہ کیا
بلکہ اوسکو واپس کر دیا اور خزاعہ پر خلاف عہد حملہ آور ہوے اس لئے آپنے
مکہ پر چڑہائی کی اور اس حملہ مین وہ نرمی رحم اور شفقت دکہلائی جسکی نظیر تواریخ
عالم مین ملنی مشکل ہے - فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر مین گہس جاوے اوسے امان
جو کوئی اپنا پہاٹک بند کرے اوسے امان جو کوئی مسجد مین چلا جاوے اوسے ۲۴
امان غرض مکہ فتح ہوا اور کچہہ بہی خونریزی وہان نہوئی مگر کوئی متنفس بہی بجبر
مسلمان نہین کیا گیا جب مکہ فتح ہو گیا تو خبر آئی کہ ہوازن قوم اہل اسلام
سے لڑنے کو اکٹھی ہو گئی ہے اور اونکا سپہ سالار مالک بن عوف نضری تہا

سنہ ۸ غزوہ ہوازن - فتح مکہ کے بعد قوم ہوازن مسلمانون سے
جنگ کرنے پر آمادہ ہوے مسلمان اپنی کثرت کے گھمنڈ مین کسیقدر لاپروا ہو گئے
تھے اسلئے پہلے پہل ہوازن قوم کے تیر اندازون نے اونکا منہ پھیر دیا
مگر اب مسلمانون کے لئے ایام نصرت پہنچ چکے تھے خدا کا فضل شامل حال تہا ابتلا
کا زمانہ گذر چکا تہا اسلئے آخر کار فتحیاب ہوے اور دشمن بہاگ کر وادی
اوطاس مین پہنچے -

بست و یکم غزوہ اوطاس - ہوازن قوم کے لوگ جب اوس وادی مین پہنچے تو اونکا وہان تک تعاقب کیا گیا ۔

بست و دوم غزوہ طایف - ثقیف قوم کے لوگ جب اوطاس سے بہاگ کر قلعہ طایف مین جمع ہوے اوس قلعہ کا اہل اسلام نے محاصرہ کیا۔ جب پناہ گزین گھبرائے آپ نے فرمایا جو کوئی قلعہ سے اوترآے وہ آزاد - اس عہد کے سنتے ہی بہت غلام اوترآے ثقیف سلمان ہو گئے تب اونہون نے یہہ غلام طلب کیے - آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ وہ آزاد ہو چکے نصف آخر رمضان ہی تمام ثقیف مسلمان ہو کر مدینے مین پہنچے اور اسی لڑائی سے کہین کیا بلکہ کل عرب مین کفر کا خاتمہ
۲۸ ہو گیا - ساتہہ ہی کفار قریش کی لڑایون کا خاتمہ ہو گیا - ان تمام لڑائیون مین کسی شخص کو بہ جبر و اکراہ مسلمان نہین کیا گیا - کسی جنگ کی ابتدا بلا وجہہ آنحضرت کی طرف سے نہین ہوئی - کسی فتح اور غلبہ کے بعد انتقامی جوش نہین دکہایا گیا - تہوڑے تہوڑے بہانون سے معافی دی گئی - کسی مریض بوڑہے مرد یا عورت یا بچہ کو جو شریک جنگ نہ تہا تکلیف نہین دی گئی کامل غلبہ کے بعد کوئی زبردستی ظاہر نہین کی گئی ہر موقعہ نصرت و قوت پر شفقت و رحمت کو غالب رکھا جن لوگون نے مسلمانون کو گہرون سے نکالا ہر طرح کی تکالیف اونکو پہنچائی مدتون غیض و غضب کی حالت مین اونکے خون کے پیاسے رہے بار بار ردہو کے رہتے عہد توڑے شبخون مارے ہمیشہ مسلمانون کی بیخ کنی کے درپے رہے

اور بھی تدابیر کرتے رہے کہ اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے جب اونکو مغلوب کیا تو سوا ے انصاف رحم اور معافی کے اور کوئی معاملہ اونکے ساتھہ نہ کیا

لبت وسویم وہ غزوات نبویہ جو عہدشکن خلاف پسند منافق

یہود کے ساتھہ اس وجہہ سے ہوے کہ وہ متواتر مسلمانون کے ساتھہ عہد شکنی کرتے رہے۔ دشمنان مکہ کی سازشوں میں شامل ہوکر اسلام کی بیخ کنی مین ظاہر یا مخفیہ طور پر ساعی رہے آنحضرت صلعم کو مار ڈالنے کی تجاویز کرتے رہے اور ہمیشہ مسلمانوں کو دکھہ دینے اور مار ڈالنے کے موقعہ تلاش کرتے رہے۔ انکا مختصر ذکر فصل الخطاب مصنفہ مولانا مولوی نورالدین بھیروی سے نقل کیا جاتا ہے

۲۶ پس آنحضرت کو واعظ ہونے کے سوا۔ قاضی اور حاکم بننا پڑا۔ اور انسانی فطرت کے لحاظ سے یہ امر نہایت ضروری تہا۔

مدینے کی رونق افروزی کے وقت عرب تین قسم کے لوگ تھے کھلے دشمن جیسے قریش اور اونکے حلیف۔ دوسرے وہ لوگ جنسے عہد پیمان ہوچکے تھے جیسے یہود کے مختلف قبایل۔ تیسرے منافق ظاہر مین اسلام کے ساتھہ اور باطن مین کفار کے دوست۔ عامتہ عرب مین بعض قومین اسلام کی ترقی خواہ تھین جیسے خزاعہ۔ اور بعض دشمن کی فتح کے طالب جیسے بنوبکر۔ اور بعض قومین بالکل خاموش اور حیران تھین۔

آنحضرت نے مدینے مین پہونچتے ہی یہود سے ایک عہد کیا جسکا خلاصہ یہ ہے یہ فرمان محمد رسول اللہ نے تمام مسلمانون کو خواہ وہ قریش ہون خواہ اہل یثرب (مدینے کا پرانا نام ہے) اور سب لوگوں کو چاہے کسی مذہب اور

قوم کے ہون جنھون نے مسلمانون سے صلح اور جنگ کی حالت سب مسلمانون
کے لئے عام ہوگی - اور کسی مسلمان کو یہ اختیار نہوگا کہ اپنے برادران
اسلام کے دشمنون سے صلح یا جنگ کرین - یہود جو ہماری حکومت اسلامیہ
سے تعلق رکھتے ہین تمام ذلتون اور اذیتون سے بچائے جائینگے اور ہماری
امت کے ساتھہ متساوی حقوق اونکو ہماری نصرت اور حمائیت اور حسن سلوک
کے حاصل رہینگے - یہود ان بنی عوف بنی نجار بنی حارث بن جسم بنی غالب
بنی اوس اور سب ساکنان یثرب مسلمانون کے ساتھہ ملکر ایک قوم سمجھے
جائینگے - اور وہ اپنے اعمال مذہبی کو ویسی آزادی کے ساتھہ بجا لائینگے جیسے
۲۰ مسلمان اپنے رسومات دینی کو ادا کرتے ہین -
یہود کی حفاظت اور حمائیت مین جو لوگ ہین یا جو اونسے دوستی رکھتے
ہین اونکو بھی تحفظ اور آزادی حاصل رہیگی - مجرمون کا تعاقب کیا
جائیگا - اور اونکو سزا دیجائیگی یہود مسلمانون کی شرکت یثرب کو سب
دشمنون سے بچانے مین کرینگے - اور تمام وہ لوگ جو فرمان کو قبول
کرینگے یثرب مین محفوظ و مامون رہینگے - مسلمانون اور یہود کے دوست
آشنا کا بھی ویسا ہی اعزاز کیا جاویگا جیسا خود اونکا کیا جاویگا -
سب سچے مسلمان اوس شخص سے بیزار رہین گے جو کسی گناہ یا ظلم نا اتفاقی
یا بغاوت کا مرتکب ہوگا اور کوئی شخص کسی مجرم کی حمائیت نہ کریگا - گو
وہ کیسا ہی عزیز و قریب ہووے -
آئندہ جو تنازعات اِن لوگون مین ہون گے جو اس فرمان کو قبول کرینگے

اونکا فیصلہ خداوند عالم کے حکم کے موافق رسول اللہ فرمائین گے۔
تھوڑے دنون بعد یہود ان بنی نضیر اور بنی قریظہ اور بنی قینقاع
اس معاہدے مین شامل ہوگئے۔ اس فرمان سے وہ قبیح رسم رفع
ہوگئی جو عرب مین رائج تھی کہ مظلوم ظالم سے انتقام لینے مین اپنی ذاتی قوت
یا اپنے اعزہ کی طاقت پر بھروسا کرتا تھا اور یہی اور عدل گستری جنگ
وجدل پر موقوف تھی۔ ابن ہشام صفحہ ٣٤١ اور لائف آف محمدؐ صفحہ ٢٠٧
یہود بڑے قسی القلب تھے۔ چونکہ وہ اعلےٰ درجے کے تعلیم یافتہ بھی تھے
اور عقیل بھی۔ اور فرقہ منافقین سے اونکو اتفاق تھا اور باہمی بھی یہود
مین اتفاق تھا (برخلاف عرب جن مین باہمی سخت نااتفاقی تھی)
لہذا وہ نہائیت خطرناک دشمن اس جمہوری سلطنت کے تھے جو شارع ٢٨
اسلام کے زیر حکومت قایم ہوئی تھی۔

ناتربیت یافتہ قومون مین شاعرون کا وہی مرتبہ ہوتا ہے۔ اور شاعر
وہی اقتدار رکھتے ہین جو اہل اخبار مہذب قوم مین۔ شعرا یہود چونکہ
نہائیت ذی علم اور ذی شعور تھے لہذا اہل مدینہ پر بڑے حاوی تھے۔
اس قوت کو اونہون نے اسمین صرف کیا کہ مسلمانون مین نفاق ڈالنے
لگے اور اونمین اور فریق مخالف مین بغض و عداوت کو ترقی دینے لگے
بلکہ مین کہتا ہون باہم اہل اسلام مین اختلاف و عناد کا بیج بوتے تھے
شاس بن قیس یہودی نے ایکبار دیکھا کہ انصار مسلمان (مدینے کے اصل
باشندے) باہم کمال محبت و اتفاق سے بیٹھے ہین۔ اور خیال کیا کہ یہی گروہ

ترجمہ تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الٓمٓ

اشتہار

تفسیر القرآن بالقرآن

قیمت

یہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب تفسیر ہے جس قادر کریم نے ہمکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب صرف نحو میں تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کردکھایا کہ قرآن مجید کی بہ آیۂ مسلمانوں کے واسطے آسان کتاب اور زبانوں میں تو کیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر کریم نے ہمکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے ایک تفسیر القرآن تالیف کرنے کی ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی چنانچہ پارۂ الٓمٓ کی تفسیر معہ تفسیر سورہ فاتحہ تیار ہوچکی ہے اِس تفسیر میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں :-

اوّل - یہ کہ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے کی گئی ہے :-

دوم - یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص زمانہ یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جس کے نمونے ہر ایک مُلک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت مِل سکتے ہیں :-

سوم - یہ کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مُشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام بر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مُستفیض ہو سکتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغ اور لیاقتوں کا آدمی اُنھیں الفاظ سے لاانتہا مدارج کی باتیں اخذ کر سکتا ہے جیسا کہ یہ معمولی انسان کے لئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلےٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے :-

چہارم - نمونہ مشتہرہ کے مطابق ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ درج کی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مُسلسل باترجمہ ساتھ رہے :-

پنجم - ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الٰہی میں اصل مادہ کے اندر مقصود ہیں وہ اثر دو ترجمے سے زائل ہو جاوینگے

ششم - تمام اختلافی مسایل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسی عمدہ طریق پر کی گئی

ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نہ ہے بشرطیکہ وہ طالب حق راست باز اور مخلص بندۂ خدا ہو۔

ہفتم۔ ہر ایک سورت کی آیت کے ساتھ سلسلہ وار نمبر دیئے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج کے وقت آسانی رہے۔

ہشتم۔ اِس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اُس سے باہر بھی نہ رہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم وسعتی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے۔

نہم۔ تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ اور قوانین قدرت اور تاریخ وجغرافیہ کی رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسکی آیات محکمات سے لغو ثابت کردیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی طریق پر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات ایسی نہیں جسپر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہوسکے۔

دھم۔ تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفۂ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دِل خودبخود تسلیم نہ کرسکے اور جس کے ذریعہ سے لا انتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیات کا سلسلہ جاری نہ ہوسکے اور کوئی بات ایسی نہیں جسپر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل ورحم کو توڑنا پڑے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

چنانچہ نمونہ کے طور پر دو صفحہ تفسیر القرآن کے شایع کئے جاتے ہیں ناظرین خود غور فرمالیں کُل قیمت اِس تفسیر کی تین روپیہ سے کم ہوگی۔ سورۃ الحمد و پارہ الٓمٓ کی تفسیر جو تیار ہوچکی ہے اسکی علیحدہ قیمت ۲ رہے۔

جو صاحب پہلے سے کُل تفسیر کی درخواست بھیجینگے جسقدر حصّہ تیار ہوتے جاویں گے اُسیقدر اُن کی خدمت میں بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال ہوتے رہیں گے۔ پیشگی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں محض ایک درخواست بخدمت منیجر صاحب مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال ارسال فرماویں۔

يٰبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾ وَٱتَّقُوا۟

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تمہیر نازل کیں ف۱ اور یہ بھی کہ تمکو جہانوں پر فضیلت دی ف۲ اور

يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ

اُس دن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اُس کی طرف سے شفاعت قبول کیجاویگی ف۳ اور نہ اُسکی طرف سے

يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ نَجَّيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ

معاوضہ لیا جاویگا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچیگی اور [اسوقت کو یاد کرو] جب ہم نے آل فرعون سے تمکو نجات دی جو تمکو بڑی تکلیفیں دیتے تھے

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اُس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بلائے عظیم تھی ف۴

ف۱ بنی اسرائیلیوں پر رب العالمین کی طرف سے جو خاص خاص فضل ہوئے اُنمیں سے چند یہ ہیں اوّل یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے اُن کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور بجائے اُس کے اُنکو مُلک کی حکومت عطا کی دوم۔ یہ کہ اُن میں انبیاء علیہم السلام اور بادشاہ کثرت سے ہوئے سوئم۔ یہ کہ اُنپر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوتے رہے چہارم فرعون کی غلامی سے آزاد کر کے مُلک کا وارث بنایا جنگل میں اُنپر ابر کا سایہ کیا من وسلویٰ اوتارا اور پتھر سے پانی کے چشمے جاری کئے۔ ان تمام احسانات کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے:۔

ف۲ آیا کہ بنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کے واسطے دی گئی تھی یا خاص زمانوں میں تمام افراد کو دیگئی تھی یا بعض بعض کو اسکی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے۔ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَءَاتَىٰكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ۔ وَلَقَدِ ٱخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ۔ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ رہے اور اُسوقت کے لوگوں پر خاص فضیلت علم میں تھی لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ۔ جَعَلَ مِنْهُمُ ٱلْقِرَدَةَ وَٱلْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ ٱلطَّٰغُوتَ ۔ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی۔ بندر۔ سؤر۔ اور بندۂ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہے

ف۳ یعنی تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تورات کی شہادتوں کو جو اُن کے متعلق ہیں عمداً تلبیس یا اخفا کرتے لوگوں کو تورات پر چلنے اور پیروی مطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہو کر بیخبر لوگوں سے بھی کافر بنتے ہو۔ میری ہزار در ہزار نعمتوں کو فراموش کر کے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے مخالف بنتے ہو۔ ایسی صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا

اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے دریا کو تمہارے سبب الگ الگ حصوں میں کر دیا اس نے تمہیں نجات دی اور قوم فرعون کو ہم نے غرق کیا اور تم دیکھتے تھے ف اور جب ہم نے وعدہ کیا

مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

جب ہم موسیٰ سے چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم اس کے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) ف بنا لیا اور تم ظلم کرنے والے تھے ف پھر ہم نے اس کے بعد تم کو معاف

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

کر دیا تاکہ تم شکر گذار رہو اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت پاؤ

نفس کے کام آئیگا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی۔

ف متعلق صفحہ سابق [بلا ہے بمعنی ابتلا جو کبھی مصایب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ جیساکہ قرآن فرماتا ہے
وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَبَلَوْنٰهُمْ بِالسَّيِّاٰتِ وَالْحَسَنٰتِ بلا مصائب سے تین مقصود ہوتے ہیں
اول فساق و فجار۔ متکبر و جبار اور دنیا دار لوگوں میں ان کے غرور شرک سرکشی اور غفلت کو دور کرنا دوم عام مومنو
غفلت لاپروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا سوم کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص وفا صبر ثبات رضا اور شکر
لے مدارج کو بڑھانا۔ بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم اور بدکاری میں بڑھتے اور مومن خدا
یست لوگ عبادت محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً دینی خدمات
ں سے سست پڑ جاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے معیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت
بلائے انعامات۔ عموماً بلائے معیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ معیبت کے وقت انسان
شکستہ دل ہو کر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا روتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں کا
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو معیبت دور رہتی ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

ف۔ یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت اور ثبوت ہے کہ جسطرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون جیسا
زبردست بادشاہ معہ اپنی قوم کے غرق ہوا اسیطرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اگر میری مخالفت پر تُلے رہے
محمد کو بے سر و سامان مت سمجھو۔ اس کی مدد پر خدائے قدیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمد کے سامنے تمام گردن کشان
عرب کا خاتمہ ہو گیا۔

ف۔ غرق فرعون کے بعد جب موسیٰ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین کے عہد و پیمان
میں مشغول کرتے رہے۔ اپنے بھائی ہارون کو ان کی اصلاح اور انتظام کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیل
نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے اِن زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنا دی اسمیں سے

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھ لو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تا کہ اِسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہو گی اِس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانۂ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ہے کُل قیمت ہر سہ جلد ؎ - کمپاونڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اِسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی طرات جلق - عقر - سُرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام اودیہ جوان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانۂ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اِسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۱۰ر

۷ - تشخیص الامراض - اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر اک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان - امراض المسنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار
چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا
کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰
فی صفحہ ششماہی اُنیس روپیہ اور فی سال [illegible] روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو
صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اُردو یا انگریزی وغیرہ
اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۱۴ ماشہ
فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۴ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار۔
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اُسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے
اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے اُجرت اشتہار درخواست
کیساتھ آنی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں مینجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں مینجر
تذکرہ القران مقام تراوڑی
ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

ماہ نومبر سنہ ۱۹	جلد - نمبر

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اول - قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شائع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم قرآن کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی - اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے انکو رسوما کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ممالک پنجاب طبع شد ✽ کتبہ محمد واجد علی دہلوی

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سال رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعۂ تذکرۃ القرآن ۱۹۰۸ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ صرف ہے

۲- **مفتاح القرآن**۔ اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لفظوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اِسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہوجائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

۳- **مفتاح العرب**۔ اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے۔ کہ میزان۔ منشعب۔ صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری۔ نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملاں اور مراح الارواح۔ وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا۔ جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں۔ وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی۔

۴- **مفید عام۔ عرف معین الحکیم**۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

تذکرة القرآن ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۰ع

جلد ۲ نمبر ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ١

اوس اور خزرج کا ہے جو ہمیشہ جنگ وجدل مین بسر کرتے تھے اب بالکل شیر وشکر ہین - اور اسلام کی پاک تعلیم کی بدولت کمال اتحاد اور اخوت کے ساتھ ملے جلے ہین - اس اتفاق کو دیکھہ شاس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا - اور ایک جوان یہودی سے کہا تو انمین بیٹھہ جا اور باتون باتون مین بعاث[سلہ] کی لڑائی کا قصہ چھیڑ دے اور وہ اشعار پڑھہ سنا جو اوسوقت پڑھے گئے تھے - غرض اوس بدذات نے وہی کرتوت شروع کی - آخر وہ نئے نئے اپنی قدیمی چال پر آگئے اور باہم کہنے لگے آؤ اس معاملے کو نیا کر دکھائین

سلہ باہم اوس اور خزرج کی ایک سخت جنگ ہوئی تھی اور اسمین بکثرت آدمی اور طرفین کے مارے گئے تھے اسکو یوم بعاث کہتے تھا

خلاصہ کلام حرہ نام جگہ مقام جنگ تجویز ہوا - اور ہتھیار لینے کو وہاں سے
چلدے - مصلح عالم خیرخواہ بنی آدم کو خبر ہوگئی - آپ جھٹ پہونچگئے
اور فرمایا اے مسلمانو -

اللہ اللہ یہہ جہالت کے دعوے اور مین تمہارے درمیان ہون اسکے پیچھے
کہ تمکو اللہ تعالی نے اسلام کی طرف ہدایت کی اور اسلام کے ساتہہ تمکو عزت
بخشی اور جہالت کی باتین تمسے کاٹدین اور اسلام کے باعث تمکو کفر سے نکالا اور تمکو
باہم الفت دی -

غرض یہ آرام بخش اور حیات افزا بات سُنکر روپڑے اور باہم گلے ملے اور آپکے
۲ ساتہہ شہر مین چلے آئے - اسوقت یہ حکم نازل ہوا -

اے اہل کتاب مومن کو خدا کی راہ سے کیون روکتے اور اسمین کجروی چاہتے ہو
اور انصار اہل اسلام کو قرآن نے بتایا -

ایمان والو اگر تم اہل کتاب مین سے ایک فریق کے کہے پر چلیگے تو وہ تمکو تمہارے
مومن ہونے کے بعد پلٹا کر کافر بنا دینگے -

بدر کی لڑائی مین چونکہ مسلمانون کی فتح پر ایک طرف قریش مکہ آگ بگولا
ہوگئے تھے اور ایک طرف ان یہود کو غضب آیا - اور ابو عفک نام یہودی
نے آپکے مار ڈالنے پر کوشش کی اور بہت اشعار مین لوگون کو نبی عرب
کے مار ڈالنے کی ترغیب دی اسواسطے وہ مارا گیا - کچھ عداوت سابقہ اور
کچھ اس ابو عفک کا مارا جانا یہود کی خطرناک کارروائیون کا باعث ہوا -

(۱) غزدہ بنی قینقاع یہ صنعت اور حرفت والی قوم تھی - مگر اسکندیہ

سکے یہودون کی طرح شریر و غدار - فاسق و فاجر تھے - ایک روز ایک نوجوان
مسلمان لڑکی اونکے بازار مین گئی اور بضرورت اپنے کاروبار کے ایک یہودی
لوہار کی دوکان پر طوپہنچی - نوجوانان یہود نے حرمت نسوان اور مہمان نوازی
کے اصول کو بالاے طاق رکھا اوس نوجوان عورت کی ہتک حرمت اور
آبرو ریزی چاہی وہان ایک مسلمان راہگیر اوس عورت کا شریک ہوگیا - اور
خوب مار پیٹ ہوئی - جو یہودی شرارت کا بانی تہا مارا گیا - تب یہودیون نے
جمع ہوکر اوس مسلمان کو قتل کر ڈالا - اور فتنہ عظیم برپا ہوا - ادھر مسلمان جوش مین
آگئے اور ہتھیار لے یہودیون پر جا پڑے اور طرفین مین لوگ مارے گئے
۳ جب ہین مصلح عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہان پہنچے فساد کو فرو کیا - اور مسلمانون
کا طیش کم ہوا - اس عاقبت اندیش اور دور بین مصلح نے دیکھا غور کیا کہ
اگر یہی حالت مدینے کی رہی تو انجام اچھا نہو گا - مدینہ باہمی فسادون کا
جنگ گاہ ہی نہ رہیگا بلکہ مخالف فرقون کے لئے بے تردد حملہ آوری کا باعث
ہوگا - یہود خلاف عہدی کر ہی چکے تھے - آنحضرت فوراً یہود کے محلے مین
جا پہنچے اور یہ حکم قرانی اترا -

(۱) اگر تجھکو کسی قوم کی خیانت کا خوف ہو تو اونسے راستی کا معاملہ کر
اللہ خیانت کرنے والون سے محبت نہین کرتا -

اور اسی واسطے آپنے خود تشریف لیجا کر یہود سے فرمایا یا تو مسلمان ہوجاؤ
ابن ہشام یا یہان سے چلدو - یہود نے بڑی سختی سے جواب دیا کہ قریش کو شکست
دے کر ابدرمین نادان نہو وہ فنون جنگ سے ناواقف ہین - اگر ہمسے

تو دیکھے گا لڑنے والے ایسے ہوتے ہین - یہہ کہکر قلعہ بند ہو گئے اور آں حضرت کی حکومت با یہہ عہد سرکش بن گئے اس شریر قوم کا فتنہ فرو کرنا نہایت ضروری تھا - بنابران ان کا محاصرہ کیا گیا پندرہ روز کے بعد قلعہ بند لوگ گھبرا گئے اور یہہ کہکر اتر آئے محمد صاحب جو ہماری نسبت فیصلہ فرمائین وہ فیصلہ ہمین منظور رہے آپنے پہلے سخت سزا تجویز فرمائی مگر آپکا جبلی رحم طبعی خلق اونکے سزا دینے پر غالب آگیا اور عبداللہ بن اُبی نے بھی سفارش کی - اسلئے بنو قینقاع صرف جلاوطن کئے گئے -

(۲) یہود کے ساتھ دوسری لڑائی غزوۂ بنو نضیر -

کعب بن اشرف یہود مین یعنی بنو نضیر مین کا سردار تھا اور بڑا شاعر - برخلاف عہدنامہ بدر کی لڑائی کے بعد قریش مکہ کے پاس پہونچا - اور اونکو شرانگیز دلایا اور وعدہ کیا کہ ہم تمکو مدینے مین امداد دینگے تم اسلام پر حملہ کرو - اور اپنی جادو انگیز تقریر سے قریش کو انتقام پر آمادہ کیا آخر قریش کعب بن اشرف کی اثر بھری تقریرون سے مدینے پر حملہ آور ہوئے مدینے سے تین میل کے فاصلے پر جبل احد کے پاس لڑائی ہوئی - اور نیز کعب بن اشرف نے رسول خدا کے قتل پر منصوبہ باندھا مگر قدرت الٰہی سے وہ راز کھل گیا - اور یہ کعب بن اشرف اپنی ایسی حرکتون سے مارا گیا بنو نضیر کے دلون مین اوس کے قتل کا رنج پیدا ہوا اور اسی پر طرہ ہوا کہ ابو براء نامی عامری آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور دم دلاسا دیکر اپنے ہمراہ رسول خدا کے ستر حواری جو قرآن کے قاری تھے اس عہد پر سا تھ لے گیا

کہ اُنکو ہر طرح امداد دیجائیگی جب اپنے ملک مین پہونچا اور صحابہ کرام نے آنحضرت کا
خط عامر عامری اہل نجد کے رئیس کے پاس بھیجا یا۔ تو عامر نے ایلچی کو مار ڈالا اور
عصیہ اور رعل قبیلون کے لوگون کو اپنا ممد بنا کر ان ستر قاریون محمد رسول اللہ
کے اصحاب پر آپڑا اور مسلمانون کو مار ڈالا صرف دو آدمی بچگئے ایک تو زخمی
تھا اور دوسرا قید کیا گیا۔ اس مقید کا نام عمرو بن امیہ تھا۔ اور اسلئے کہ مضری قوم کا تھا
اسکو عامر ابن طفیل نے اپنی مان کی کسی کفارے مین آزاد کر دیا۔ یہ قیدی عمرو بن امیہ
آزاد ہو کر مدینے کو آتا تھا راستے مین اسے دو عامری مل گئے۔ یہ دونون عامری اگرچہ
اُس قوم کے تھے جنھون نے غداری سے ستر آدمیونکو مع ایلچی مارا تھا۔ مگر یہ دو عامری بخلاف
اپنی قوم کے رسول اللہ کے ہم عہد تھے اور عمرو اس عہد سے ناواقف تھا عمرو نے ٥
موقع پا کر ان دونوں عامریون کو مار ڈالا جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ عمرو بن امیہ
نے اُن دو عامریون کو مار ڈالا ہے جو ہمارے ہم عہد تھے تو آپ نے تجویز کی اِن
دو مقتولون کا خون بہا (بدل قتل) دیا جاوے حسب عہدنامہ مذکورہ سابق یہود کو
بھی اس خون بہا کے چندے مین شریک ہونا نہایت ضرور تہا۔ آپ یہود کے پاس
تشریف لے گئے۔ دونون مقتولین کے وارث بنو نضیر کے دوست تھے اور انھین کو یہ چندہ
دیا جاتا تھا۔ اسلئے آنحضرت کو بنو نضیر کی شرکت کا اس چندے مین منتظر الیقین تھا۔
اور خیال کیا اول تو حسب معاہدہ یہود کو اس چندے مین شریک ہونا ضرور ہے دوم جنکو
روپیہ دیا جاتا ہے وہ اونکے دوست ہین۔

جب آنحضرت یہود ان بنو نضیر کے محلے مین تشریف لے گئے تو اونھون نے
چندہ دینے سے انکار کیا اور اوسوقت ایک لیر بہادر عمرو بن جحاش نام یہودی

سے کہدیا کہ ایک بڑا بھاری پتھر کوٹھے کی چھت پر سے محمد صاحب پر لڑھکا دو ہی
اور اونکا کام تمام کر۔ سلام بن مشکم نے یہود کو بہت روکا اور منع کیا۔ مگر وہ
اس عذر سے باز نہ آئے آخر اوس سچے حافظ حقیقی نے جسے بلغ ما
أنزل إليك من ربك فإن لم تفعل فما بلغت رسالته
واللہ یعصمک من الناس ۔ کہا تھا خبر دے دی۔

زرقانی نے لکھا ہے ایک یہودیہ عورت نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعے
سے جناب کو یہود کی غداری کی اطلاع دے دی اسلئے یہودان بنونضیر کا
محاصرہ کیا گیا۔ آخر چھ دن کے بعد اونہوں نے صلح چاہی مگر عبداللہ بن ابی منافق
نے کچھ اپنی امداد کا ایسا چکما دیا کہ پھر باغی بن بیٹھے اسلئے پھر محاصرہ کیا گیا۔ بہت
ولڑائی کے بعد لاچار ہوکر جلا وطنی پر راضی ہوگئے۔ رسول خدا کو جبر واکراہ سے مسلمان
بنانا منظور ہی نہ تھا۔ اونکو اجازت دے دی۔ مدینے سے چلے جاوین۔ اور مدینے
کو امن و امان کا محل بنایا اور وہ خیبر کو چلے گئے۔

(۳) غزوۂ قریظہ۔ خندق اور احزاب کی لڑائی مین تم دیکھ چکے ہو۔ عرب کے کن
مختلف گروہ اور یہودی اور غطفانی خاص مدینے مین اسلامیون پر چڑھ آئی
حیی ابن اخطب یہودی بنونضیر کی جلاوطنی کے بعد قریش کو تحریص دیتا۔ اور
کنانہ ابوالحقیق کا پوتا غطفانیون کو اکسا لایا اور اونسے وعدہ کیا خیبر کی آمدنی
سے نصف آمدنی مین دونگا اگر مسلمانون پر حملہ آوری کرو۔ سلام بن مشکم اور ابن
ابوالحقیق اور حیی اور کنانہ یہ سب بنونضیر کے مین پوچھے اور کہا ہم تمہارے ساتھ
ہین۔ اگر تم اسلام پر حملہ آوری کرو۔

ان یہودون کی کارستانی اور جادو بیانی قریش کے غیظ وغضب نے ملکر تمام
عرب کو مدینے پر چڑھا لائی - جب یہ مختلف اقوام بغرض استیصال اسلام مدینے
مین پہونچے حیی ابن اخطب یہودی خیبری نضری کعب بن اسد قرظی
(شخص بنو قریظہ کا ہم عہد تہا) کے پاس پونہچا - پہلے تو کعب نے حیی کو گھر مین
گھسنے نہ دیا اور کہا ہمارا اور اسلامیون کا باہم معاہدہ اور اتحاد ہے - اور
بنو قینقاع اور بنو نضیر پر جو کچھ بدعہدی کا وبال آیا اُسے یاد کیا - مگر حیی نے کہا مین
تمام قریش اور عرب کے مختلف قبائل کو مدینے پر چڑھا لایا ہون اور اون تمام اقوام
عرب نے عہد کر لیا ہے کہ جب تک اسلام کا استیصال نہ کر لینگے مدینے سے واپس
نہ جائین گے - کعب نے پہلے پہل بہت ٹالم ٹولا کیا - اور کہا محمد ہمارا راستگو راستی ۷
پسند انسان ہے - اور عہد کا بڑا پکا ہے - ہمکو مناسب نہین اوسکے ساتھ بدعہدی کرین -
مگر آخر دشمنون کی کثرت اور اونکے استقلال کو دیکھ اور حیی کے پھسلانے اور
عداوت اسلام کی قدیم بدعہدی مین آکر باغی بنگیا اور تمام عہدون کو بالائے طاق
رکھکر اوس عبرت بخش عاقبت اندیش عقل کو کھو بیٹھا جو معاملات بنو قینقاع
اور بنو نضیر مین تجربہ کار ہو چکی تھی - اور عین جنگ کے وقت آنحضرت کو ان
یہودون کی بدعہدی کی خبر پونہچی آپنے بہت سے آدمی تحقیق خبر کے لئے
روانہ فرمائے اور کہا ان لوگون کو فہمائش کرو کہ عہد پر قائم رہین مگر یہود نے
درشت جواب دیا - اور کہا رسول اللہ کیا ہین جو ہم اونکی اطاعت کرین -
ہمارا اونکا کوئی عہد نہین - ان تمام آدمیون نے جو یہود کے مقابلے کی خبر
لینے گئے تھے آکر عرض کیا یہود دشمن کے ساتھ ہو گئے - قران بھی اسکی خبر دیتا ہے

اور احزاب کے قصے مین کہتا ہے۔

[۱] اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۔

سیپارہ ۲۱ ۔ رکوع ۱۸ ۔ سورۂ احزاب ۔

جہان یہود کی سزا کا قران نے تذکرہ کیا ہے وہان صاف وجہ سزا کو بیان فرمایا ہے اور اسی صورت مین کہا ہے ۔

[۲] وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا

سیپارہ ۲۱ رکوع ۱۹ سورہ احزاب ۔

آپکے ساتھی گھبرا گئے ادھر تھوڑے سے معدود گروہ پر سارے عرب کی چڑھائی ادہر گھر مین یہود کی بدعہدی پھر یہود مدینے کے طرق اور راستون کی کیفیت سے واقف محاصرین کفار کو غیر محفوظ مقام بتا سکتے تھے ۔ اسلئے بڑا خوف ہوا علاوہ بران منافقون کا فل بہاگنا ۔ اور بکثر دودلون کا عذر بلاؤن پر بلائین لایا ۔ قربان جائیے آلہی عاجز نوازی کے اوسی کے جنود نے ان سب اعداکو

۱؎ جب آئے وہ لوگ اوپر تمہارے اور نیچے تمہارے سے اور جب کج ہوئین آنکھین اور پہونچ گئے دل گلون تک اور تم گمان کرتے تھے اللہ کے ساتھ طرح طرح کے ۔ اوس جگہ ایمان والے آزمائے گئے ۔ اور ہلائے گئے ۔ سیپارہ ہشتم ۱۲

۲؎ اوتار ا اللہ نے اون لوگون کو جنھون نے اہل کتاب سے اونکی مدد کی اونکے قلعون سے اور ڈالا اونکے دلون مین خوف کو ایک گروہ کو تم ہلاک کرتے ہو ۔ اور ایک گروہ کو تم قید کرتے ہو ۔ ۱۲

بھگوڑا بنا یا۔ اور تخمیناً ایک مہینے کے محاصرے پر کفار رعب الٰہی اسا بلون سے بہاگ گئے۔ کیونکہ دس ہزار کی بھیڑ سے ساتھ تین ہزار اسلامیوں مین سے صرف تین سو باقی رہگئے تھے مگر وہی جو سچے مسلماں تھے اجب دشمن خود بخود بھاگ گئے اور آپکو اونکی طرف سے امن ہوا اور اور یہ اندیشہ مٹ گیا تو اہل اسلام کو ایک نیا کھٹکا ہوا کہ بنو قریظہ عہد شکنی کر چکے ہین۔ اگر اونہوں نے مدینے پر شبخون مارا تو ہر ایک اسلام والا قتل ہو جائیگا۔ لہذا مقتضے عاقبت اندیشی نے بتایا تو آپ مقام جنگ سے جہان خود حفاظتی کے لئے آپنے کھائی کھودی تھی مدینے مین تشریف لائے اور قلعجات بنو قریظہ کا محاصرہ کیا۔ دس پندرہ روز محاصرے مین لگ گئے اب قلعہ بند لوگ گھبرائے اللہ تعالیٰ نے اونکے دلون مین رعب ڈالا (وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ) تب یہودیان بنو قریظہ کا رئیس کعب بن اسد قوم مین کھڑا ہوا۔ اور وہ اسپیچ دی جسمین کہا۔ اے قوم تمکو مناسب ہے تین باتون مین سے ایک بات مان لو۔ یا تو اس شخص (محمد) پر ایمان لاؤ تمکو صاف عیان ہو چکا ہے یہ شخص بیشک نبی ہے۔ اور یہ وہی ہے جسکی بابت توریت مین پیشین گوئی اور بشارت ہو چکی ہے تم اور تمہارا مال واسباب اور تمہاری جانین بچ رہینگی۔ قوم نے اسپر انکار کیا تب اوسنے کہا آؤ عورتون اور بچون کو قتل کر ڈالین (اسکی سزا پائی) اور تلوار لیکر مسلمانون پر گر پڑین۔ یہانتک کہ شہید ہو جاوین۔ قوم نے کہا اگر ہم جیت گئے تو بال بچون اور عورتون کے بغیر

سلہ اور ڈالا اونکے دلون مین خوف کریہ آیت سپارہ ۲۰۔ رکوع ۱۹ سورہ احزاب مین ہے

بغیر ہماری زندگی کیونکر ہوئی ہے تب کعب نے کہا آج سبت کی رات ہے۔ محمدؐ بھی جانتے
ہین آج ہم غافل ہین لڑ نہین سکتے۔ اسلئے مسلمان بھی غافل ہونگے تم سست ہین
آو غفلت مین مسلمانون پر حملہ آوری کرین تب قوم نے کہا تجھکو خبر نہین سبت کی
بے حرمتی سے ہمارے بزرگون پر کیسے وبال آئے۔ وہ سور اور بندر بن گئے۔
آخر قوم کے اتفاقات سے یہود نے ایک سفیر جناب رسالتمآب کے حضور مین روانہ کیا
اور کہا ابو لبابہ بن منذر کو ہمارے پاس بھیجے ہم اوس سے صلاح لینگے۔ جب ابو لبابہ
انکی درخواست سے وہان آئے عورتین اور بچے چلائے اور یہود نے کہا کیا تیری
صلاح ہے ہم لوگ محمدؐ کے فیصلے پر دروازہ کھولدین۔ اوسنے کہا بیشک
مگر اشارہ کیا وہ تمکو ذبح کا فتوی دینگے۔ پھر ابو لبابہ پچھتایا اور اپنے آپ کو
مسجد مین جا باندھا جب محاصرے پر مدت گذری اور وہ یہود تنگ ہوئے ہو۔ تو ان کم بخت
لوگون نے کہلا بھیجا ہماری نسبت جو سعد بن معاذ فیصلہ کرے وہ فیصلہ ہمکو منظور ہے۔
بدقسمتون نے رحمۃ للعالمین کو حاکم نہ بنایا بلکہ سعد کے فتوے پر راضی ہوگئے اور
قلعے سے نکل آئے رسول خدا نے سعد بن معاذ کو بلایا اور کہا یہ لوگ تیرے فیصلے
پر ہمارے پاس آئے ہین۔ اس سپاہی کو اس قوم کی بدچلنی اور بدعہدی اور نا
عاقبت اندیشی اور بنو قینقاع اور بنو نضیر سے عبرت نہ پکڑنے پر یہی سوجھی کہ
اس بد ذات قوم کا قصہ تمام کرو۔ اوسنے کہا انکے قابل جنگ لوگ مارے جاوین
اور باقی قید کیے جاوین۔ غرض کئی سو آدمی قریظی مدینے مین لا کر قتل کیا گیا
ماما انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ چاہے کوئی کیسے جرائم اور معاصی کا مرتکب ہو
جب اوس سے کوئی ایسا سلوک کیا جاوے جو ہمارے نزدیک سختی آمیز ہو

تو اسوقت ہمین خواہ مخواہ ایک نفرت اور کراہت معلوم ہوتی ہے اور ہمارے
دل مین رحم - عدل کی جگہہ کو چہین لیتا ہے مگر رحم کے باعث عدل چھوڑنا اور
جرائم کی سزا سے درگذر نا چاہیئے یہود نے دغا دی - بد عہدی کی مین شہر کا
امن کھو دیا - مسلمانوں کی توحید اور موسوی و توریت کی تعظیم کو بت پرست قوم
کے مقابلے مین بھولا دیا - بہرحال مسلمانون کا حکم قریظہ کی نسبت کراسول کے
حکم سے بہت کم تہا جسکے بموجب آئیرلینڈ مین شہر ورڈ ہیڈا کے سب باشندے بلا
فرق تہ تیغ بے دریغ کئے گئے - کارلائل لکہتا ہے سچ ہے شریر کا سو مرتبہ قتل
ہونا بہتر ہے کہ وہ بے گناہون کو اغوا کرے - یہ اسلام کا فعل اسوقت کے مارشل لا سے
بہت نرم تہا اور حضرت داؤد کی سزا سے جسمین اونہون نے جیتے آدمی
جلتے آوون مین جلائے اور پھر ہمیشہ خدا کے مطیع کہلائے نہایت نرم ہے -

(۴) غزوۂ خیبر - غزوۂ احزاب کے بیان مین گذر چکا سلام بن مشکم اور ابن
ابی الحقیق اور حیی اور کنانہ اور ہوذہ اور ابو عمار خیبر سے قریش پاس پہونچے
اور اونکو اور عرب کے مختلف اقوام غطفان اور فزارہ کو مدینے پر چڑھا لائے -
اور پھر ابو رافع سلام بن مشکم جو یہودون کا راس رئیس تھا اپنی ایسی حرکتون سے مارا گیا
اور یہود نے اوسکے جا پر اُسیر بن رزام یہودی کو اپنا امیر بنایا - اور اس نے
امیر بنتے اپنی شرارت کے لئے یہہ تدبیر نکالی - کہ غطفان قبیلے مین پہرون اور اونکو
ہمراہ لے کے اسلامیون پر چڑہائی کرے ابہی فکر مین تہا مصلح عالم کو خبر ہوگئی
آپنے اپنا سفیر بہیجا اسنے جا کر اُس نئے امیر کو فہمائش کی اور ہمراہ لایا - اثنائے راہ
امیر کو پھر ایک خبط سوجہا اور چاہا ان سفیرون کو مار ڈالے اس امر کی اطلاع

پر عبد اللہ انیس نے اسیر کو مار ڈالا غرض اہل خیبر سے یہ معاملات صادر ہوتے رہے علاوہ بریں خیبر والون سے بنو نضیر و بنو قینقاع جا ملے تھے - اونکے شور و فساد کرنے کے خیال سے آپنے خیبر کا عزم کیا - اور وہانکی رجز صاف اسباب اور وجہ جنگ کو ظاہر کرتی ہے -

اِنَّ الأُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا

خیبری اور سب قومین اوسی سازش مین رہتی تھین کہ مسلمانون کی بیخ کنی کرین - اسلام نے اس بات کا تدارک یہ کیا کہ چودہ سو سپاہیون کے ساتھ خیبر چلے تھے - اول اسلام نے صلح کا پیغام بھیجا جب خیبریون نے نہ مانا تب اونپر حملہ کیا خیبر مین یہود کے بہت قلعے تھے اور آہستہ آہستہ وہ سب فتح ہو گئے آخر شہر اقلعہ القموص نام تھا اوسپر لڑائی ہوئی جب وہ فتح ہوا یہود کو شکست کا یقین ہو گیا - تب اونہون نے معافی مانگی - اور اونکی درخواست پر معافی دی گئی مگر اونکی نیک کرداری کی ضمانت رکھ لی دی پرسول جلد ۲ صفحہ ۱۹۳-۱۹۴ جائیداد غیر منقولہ سے کی گئی اور رسومات مذہبی کی نسبت یہود کو آزادی دی گئی چونکہ کوئی باضابطہ ٹیکس اونپر نہ تہا اور سلطنت کے خرچ مین شرکت اونپر فرض تھی آنحضرت نے انکی حفاظت کے معاوضے مین جو اب اونکو حاصل ہوئی ایک محصول بقدر نصف پیداوار اونکی اراضی کے اونپر مقرر کیا اور منقولہ ۱۲

لہ - تحقیق پہلی جماعت نے بغاوت کی ہمپر جبکہ ارادہ کیا فتنہ کا یون ہمارے کا ۱۲

لہ وہ صحرائی قومین اونکے ساتھ متفق نہین اور ہمیشہ اون لوگون کی یہ حالت تھی - لوٹ مار کی جب اونپر سے حملہ ہوا جھکلون مین بہاگ گئے - ۱۲

جائداد جو لڑائی اور محاصرے کے بعد قلعون سے نکلی اور ضبط ہوئی وہ لشکر اسلام
مین سپاہیون کو تقسیم کی گئی نہ پادریون اور اونکے ممد لوگون کی یہ روایت غلط
ہے کہ کنانہ کو خزینون دفاین بتلانے کے لئے عذاب دیا گیا۔

یہان آنحضرت کو زہر دینے کا منصوبہ ہوا۔ اور اس دغاباز قوم نے گوشت مین
زہر ملاکر آپکو کھلانا چاہا۔ اس دعوت مین ایک صحابی اسی زہر سے مر گئے اور
آنحضرت کو زہر کی بڑی تکلیف رہی مگر آپ نے اوس عورت کا جرم معاف کیا
جس نے زہر دیا تھا۔

(۵) غزوہ موتہ۔ آنحضرت نے حارث بن عمیر الازدی کو امیر بصری کے
پاس ایک خط دے کے روانہ کیا۔ جب یہہ قاصد موتہ نام مقام پر پہنچا۔ تو وہان
۱۳ کے حاکم شرجیل غسانی عیسائی نے اس قاصد کو مار ڈالا۔ یہ عیسائی صاحبونکی سنت
اور خاکساری ہی تھا۔ اس واقعہ کی جب مدینہ مین اطلاع ہوئی تو اپنے زید بن حارث کو تین ہزار سپاہ کا افسر بنا کر
سو انکیطرف روانہ کیا۔ اور فرمایا جہان حارث مارا گیا وہان جاؤ۔ اور یہ ارشاد فرمایا۔
مین وصیت کرتا ہون تمکو اللہ کے ساتھ پرہیزگاری کی اور اپنے ساتھی مسلمانون
کے ساتھہ نیکی کرنے کی راہ خدا مین اللہ کے نام سے اوس شخص کے ساتھہ لڑو جسنے
اللہ کے ساتھہ کفر کیا ہے اور بیوفائی اور سرکشی نکرو اور بچے اور عورت اور بڈہے
اور عبادت خانے کے گوشہ نشینون کو نمارو اور باغ کے نزدیک نہ جاؤ اور
درخت نہ کاٹو اور مکانات کو نہ ڈھاؤ ۱۲۔

غرض یہ فوج ظفر موج وہان پہنچی اور موتہ کے لوگ مقابلے کو کھڑے ہوئے
زید سپہ سالار مارا گیا اور اونکی جگہہ عبد اللہ بن رواحہ مقرر ہوا۔ پہر جعفر

بن ابی طالب علیؓ ابن ابی طالب کے بھائی سپہ سالار ہوئے اونکے نصف بدن
مین اسی سے زیادہ زخم تھے اور وہ سب آگے کی جانب - پھر خالد بن ولید
سپہ سالار ہوئے اور یہہ تدبیر کی کہ میمنہ اور میسرہ اور ساقہ اور قدام کو بدل
دیا - دشمن نے سمجھا کہ انکی مدد آگئی ہے - غرض وہان مخالف کو شکست ہوی -

(۶) **غزوہ تبوک** - موتہ کے جنگ مین جسکا بیان نمبر ۵ مین ہوچکا
مخالف ہرقل شاہ روم کے ماتحت تھے - اسلئے عرب کیطرف روم کا خیال بڑھ گیا -
پہلے بھی وہ فتح عرب کے خواہان تھے - اب وہ خواہش دوبالا ہوگئی ہجرت کے نوین
سال شام کے تجار سے خبر ملی - ہرقل ایک لاکھہ سپاہ کے ساتھہ حملہ آوری کی طیاری
کر رہا ہے جب یہہ خبر مدینے مین پہونچی اُندنون بڑی گرمی پڑتی تھی آپنے
جب کوچ کیا اسلئے مین اونٹون کے وجہہ سے پانی میسر ہوتا تہا - ۱۴۸
عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جنگ مین ایک ہزار اونٹ مع ساز وسامان اور
ستر گھوڑے اور دوسو اوقیہ چاندی کے اور ہزار اشرفی کا چندہ دیا جسپر
آپنے فرمایا **لا عثمان ما عمل بعدھا** - اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
اپنا تمام مال دیا - اب چار ہزار درم کا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نصف مال دیا
غرض اس جنگ مین عثمان رضی اللہ عنہ کی امداد نہایت لشکر کو کافی تھی منافقون
نے لوگون کو بہت بہکایا - اہل اخلاص مسلمان جسقدر تھے وہ سب ساتھہ ہولیے
تیس ہزار سپاہ آپکے ساتھہ تھی اور اسمین دس ہزار گھوڑے تھے - غرض آپ
تبوک پہونچے - ایلہ کے رئیس نے ٹیکس منظور کرکے صلح کرلی پھر آپنے خالد بن ولید
کو دومۃ الجندل بھیجا وہان یہود سے لڑائی ہوئی اور اکیدر دکا رئیس اعظم

قید ہوگیا۔ اکیدر جب آنحضرت کے سامنے لایا گیا اوسنے جزیہ منظور کیا اسواسطے رہا کیا گیا اور بدستور رئیس بنایا گیا پھر آنحضرت نے ہرقل کو خط لکھا۔ اور چونکہ بڑا بھاری سفر تبوک کو طے کرنا پڑا۔ اور تبوک مین کھانا چارہ پانی زیادہ نہ تھا اور نیز ہرقل کی خبر کو جاسوس بھیجے گئے تھے اسلئے آپ بیس روز وہان ٹھہرے تبوک نصف راہ شام سے تھا وہان معلوم ہوا ہرقل کو اندرونی مشکلات ایسے آپڑے ہین کہ وہ مدینے کو فوج نہین پہونچا سکتا اسلیے وہانسے واپس تشریف لائے

بشارات محمدیہ از توریت وانجیل

توریت اور انجیل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشین گویان بڑی کثرت سے ہین ذیل مین ہم محض چند ایک نمونے کے طور پہ مختصراً درج کرتے ہین

15 (۱) توریت سفر استثنا ۱۸/۱۸ "مین انکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا" بھائیون سے مراد بنی اسمعیل ہین جنمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے یہہ پیشینگوئی حضرت عیسےٰ پہ منطبق نہین ہوسکتی کیونکہ عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے تھے موسیٰ باپ سے پیدا ہوئے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین زنا کی کوئی سزا نہین ایسا ہی اور جرایم کی سزا کی بابت کوئی تشریح نہین موسیٰ علیہ السلام کی نبوت حکومت وشوکت کے ساتھہ تھی مگر مسیح علیہ السلام ہمیشہ غربت بیکسی اور بے بسی کی حالت مین رہے حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہ السلام کے عہد تک اس بشارت کے بموجب لوگون کو اوس نبی کا انتظار تھا اور یہہ نبی موعود اونمین نہایت مشہور تھا چنانچہ انجیل یوحنا کے اول باب مین ہے کہ لوگون نے یوحنا

یعنے یحیٰی سے پوچھا کیا تو الیاس ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین پہر پوچھا کیا تو مسیح
ہے اوس نے کہا نہین پہر پوچھا کیا تو وہ نبی ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین
پس ثابت ہوا کہ وہ نبی جو یہودیون مین توریت کی پیشین گویون کے مطابق
ایسا مشہور و معروف چلا آتا ہے کہ بجائے نام لینے کے وہ نبی کہدینا کافی ہے
حسب اقوال یوحنا و سوالات یہود یحیٰی نبی الیاس نبی اور مسیح رسول اللہ
کے علاوہ ہے۔ بعض حواریون نے یہود کے مقابلہ مین اس بشارت کا
مصداق حضرت عیسی کو قرار دیا ہے مگر یہہ بات کسی طرح صحیح نہین ہو سکتی
کیونکہ مسیح علیہ السلام فرماتے ہین وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا جو
ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یعنے روح حق جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی دیکہو
انجیل یوحنا ۱۴/۱۶و۱۷ پہر یوحنا ۱۴/۳۰ مین ہے کہ مسیح فرماتے ہین بعد اسکے مین ۱۶
تمسے کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے مجہمین اوسکی کوئی
چیز نہین پہر اعمال ۱/۵ مین مسیح کا قول ہے۔ کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے
بپتسما دیا اور تم تہوڑے ہی دنون کے بعد روح قدس سے بپتسما پاؤگے
پہر قرنتیون ۱۳/۹ مین ہے کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام
یعنے جب کمال اویگا تو ناقص نیست ہوجاویگا پہر مکاشفات ۱۹/۱۶ مین ہے
اور اوسکے لباس اور اوسکی ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ
اور خداوندون کا خداوند۔ الغرض وہ نبی جو بادشاہون والے شان شوکت
اور موسی کیطرح کامل شریعت لیکر آنے والا تہا جو مسیح کے اقوال کے بموجب
اوسکے علاوہ ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہین ہو سکتا

جس طرح موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی قید سے ازاد کیا اوسیطرح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کو غیر قوموں کی حکومت سے ابدتک کیلئے
نجشی جسطرح حضرت موسےؑ کے بعد یوشع بن نون ایک غیر شخص انکا
جانشین ہوا اوسیطرح حضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق جانشین ہوئے
جسطرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل مین سردار ہوئے اوسیطرح
آنحضرت صلعم کے بعد انکی امت مین ہوئے جسطرح موسیٰ علیہ السلام کی شریعت
مین طہارت ۔ نجاست حلت وحرمت قصاص زنا نکاح مہر طلاق
عبادت وغیرہ کے متعلق پورے احکام تہے اوسیطرح شریعت محمدی مین
ہر ایک مسئلہ کے متعلق کامل احکام ہین الغرض آنحضرت صلعم کے حالات اور شریعت
کو موسی علیہ السلام کے حالات اور شریعت سے پوری مماثلت ہے اور قران مجید بہی ۱۷
اس مماثلت کو ظاہر فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا
علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۔ مگر مسیحؑ کے حالات اور
شریعت کو موسیٰ کے حالات اور شریعت سے کوئی بہی مماثلت نہین اور نہ
مسیح نے خود کبہی اس مماثلت کا اظہار فرمایا ۔
(۳) یسعیاہ نبی علیہ السلام کے ساٹہوین باب مین ہے ۔ اوٹہہ روشن ہو کہ تیری
روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجہپر طلوع کیا ہے کہ دیکہہ تاریکی زمین پر چہا
جائیگی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجہپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہپر نمود
ہوگا اور قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری طلوع کے تجلی مین چلینگی
یہہ طلوع خداوندی اس پیشین گوئی کے بعد بجز قوم عرب کے اور کسی پر ابتک

ہنین ہوا اور اسی طلوع خداوندی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد ہوا
تہا جیسا کہ توریت سفر استثنیٰ کے تینتیسوین[۳۳] باب مین ہے جسکے یہہ جملہ ہین اور
اوسنے کہا کہ خداوند سینا سے ایا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی
کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار[۱۰۰۰۰] قدوسیون کے ساتہہ آیا اور اوسکے
داہنے ہاتہہ مین ایک ایسی شریعت اونکے لئے تھی - چنانچہ صحیح بخاری
مطبوعہ مصر و ہند مین لکہا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلعم مکہ معظمہ مین تشریف لائے
فاران کے پہاڑ سے ٹہیک دس ہزار قدوسیون کے ساتہہ جلوہ گر ہوے دیکہو بخاری
مصری النصف ثانی صفحہ ۵ و ہندی صفحہ ۱۴۳ الخ -

۱۹ (۳) پیدائش ۱۷/۲ آپکے فرزند اسمعیل کو برکت دی اللہ تعالیٰ نے پیدائش ۱۸/۱۵
آپکی اولاد کو زمین عرب عطا ہوئی پیدائش ۱۷/۱۶ - آپکا فرزند بادشاہون
اور قومون کا باپ ہوا - پیدائش ۲۷/۱۲ - آپکو برکت دی گئی اور فرزند کی بشارت دیگئی اور آپکو بتایا گیا
کہ وہ عربی ہوگا پیدائش ۱۷/۸،۷،۶ - جب ابراہیم ۹۹ سال کے ہوے خدا نے وعدہ
کیا کہ تجہے نہایت سے زیادہ کرونگا تجہسے قومین پیدا ہونگی اور بادشاہ ہونگے
اور کنعان کی زمین بوراثت دایمی تجکو دونگا -

(۴) استثنا ۱۸/۱۹ - مین ہے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین
وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا چنانچہ تمام
مکہ اصحاب کے گہیر کو دیکہو تمام مخالفون اور اوسکا کہا نہ ماننے والے کا
نام و نشان بہی نہ رہا -

(۵) استثنا ۱۸/۲۰ - مین ہے - لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات

میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مینے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودونکے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ایسا ہی قرآن مجید نے بھی فرمایا کہ اگر محمد بعض باتین ہمپر بناکر کہتا تو ہم اوسکا داہنا ہاتھ پکڑتے اور اوسکی نابکاٹ ڈالتے پھر تم مین کوئی بھی اوسے روکنے والا نہوتا چنانچہ آنحضرت صلعم خدا کے سچے نبی اور خدا کی طرف سے سچے نبی تھے اسواسطے صحیح سالم رہے اگر جھوٹے ہوتے تو قتل کردئے جاتے ؛

(٦) استثنا ١٨ باب ٢١-٢٢ مین ہے اگر تو اپنے دلمین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوندکی کہی ہوئی نہین تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھہ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوندنے نہین کہی بلکہ اوس
۹ نبی نے گستاخی سے کہی تو اوس سے مت ڈر چنانچہ آنحضرت صلعم کی سب پیشینگوئیان پوری ہوئین اور اونکے تمام مخالف تھوڑے عرصہ مین ہلاک ہوے ۔

(٧) یسعیاہ ٢١ باب ١٣ تا ١٧ مین ہے عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا مین تم راتکو کاٹوگے اے ددانیونکے قافلو پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بھاگنے والے کو ملنے نکلو کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہین کیونکہ خداوند نے مجھکو یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کے سے ایک ٹھیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیراندازون کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا

اسی کے مطابق آنحضرت صلعم نے مخالفین مکہ کو فرما دیا تھا کہ میری ہجرت سے ایک سال بعد تمپر عذاب آئیگا چنانچہ اول تو یہہ ہے **مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ** یعنے اللہ اونکو عذاب نہین کریگا جبتک تو انمین ہے اب رہا یہہ سوال کہ مکہ سے چلے جانے کے بعد کسقدر عرصہ مین عذاب آئیگا اوسکا جواب آیت ذیل مین ہے۔ **ویقولون متی هذا الوعد ان کنتم صادقین ۞ قل لکم میعاد یوم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون۔**

اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کی میعاد ایکدن ہے اور نبوت کا ایک دن
٢٠ ایک سال کا ہوتا ہے جبکہ اوسمین صبح شام کی قید نہ لگائی جائے جیسا کہ اندر رو بائیبل کے صفحہ ١٣٣ مین بھی درج ہے۔ پس آیت کے بموجب عذاب کی میعاد مکہ سے چلے جانے کے بعد ایکسال ہوئی اور ایسا ہی وقوع مین آیا ٦٢٢ء مین آنحضرت صلعم نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی اور ٦٢٣ء مین قریش مکہ کو جنگ بدر مین سخت شکست ہوئی جسمین قیدار کے اکثر سردار مارے گئے اسیطرح پر یسعیاہ نبی اور آنحضرت صلعم کی پیشین گوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

(٨) خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اوسکی داہنے ہاتھ مین شریعت ہے ساتھ لشکر ملائکہ کے آیا۔ توریت کتاب پنجم ۳۳/۲ چنانچہ سینا سے موسٰی جیسا بادشاہ صاحب شریعت نکلا سعیر سے جسکے پاس بیت لحم و ناصرہ مین مسیح ظاہر ہوا اور فاران سے جسمین مکہ ہے محمد صلعم کا ظہور ہوا۔
(٩) فاران کے پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اوسکا ارمان گیتی ہوسکے و انہی کمیت

مین شریعت روشن ہے اوسکا لشکر ملائکہ کا لشکر ہے اوسکے سبب سے خدا
جنوب سے آیا اوسکی ستائش سے زمین بہر گئی عربی ترجمون مین یہہ لفظ
ہین **وامتلاء الارض من تحميد احمد** یعنی احمد کی تعریف سے زمین بہر گئی
چنانچہ موافق تو تعریف کرتے ہی ہین پر دشمن بھی آپکو محمد کے نام ہی سے پکارتے
ہین جسکے معنے ہین تعریف کیا گیا۔

(۱) کتاب تسبیحات سلیمان [illegible] مین ہے اوسکا چہرہ مانند لبنان کے
جوان مانند صنوبر کے اوسکا گلا نہایت شیرین اور وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا
ہے یہہ میرا دوست اور میرا محبوب اس مناجات مین حضرت سلیمان نے
اپنے محبوب کی تعریف کرتے کرتے صاف نام محمد بھی بتلا دیا۔ اصل لفظ عبرانی
مین محمدیم ہے ی اور م جمع کی علامت ہین عبرانی زبان مین تعظیماً مفرد نام کو
جمع کر لیا کرتے ہین جیسا کہ الوہ سے الوہیم اور بعل سے بعلیم اردو محاورہ مین
مفرد کیواسطے جمع کی ضمیرین استعمال کر لیتے ہین ایسا ہی محمد کی بجاے عبرانی
زبان مین محمدیم کا لفظ آیا

(۱۱) کتاب یحیی نبی ۲/۷ سب قومون کو ہلا دونگا اور حمد سب قومون کا
آویگا اور اوس گہر کو بزرگی سے بہر دونگا کہا خداوند خلائق نے اصل عبارت مین
لفظ حمدت آیا ہے اسی مادہ سے محمد۔ احمد۔ حامد۔ اور محمود جو آنحضرت
صلعم کے نام ہین مشتق ہین اور کسی نبی کا ایسا نام نہین جو حمدت کی مادہ سے
مشتق ہوا ہو مسیح علیہ السلام نے بہی بشارت دی تھی کہ میرے بعد رسول
آویگا جسکا نام احمد ہے۔

(۱۲) کتاب یسعیاہ نبی باب ۲۱ (ور ۷) ایک جوڑی سوار جون کی دیکھی ایک سوار گدہے کا اور ایک سوار اونٹ کا گدہے کے سوار سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین کیونکہ آپ گدہے پر سوار ہوکر یروشلم مین داخل ہوے تھے اونٹ کے سوار سے مراد حضرت محمد صلعم ہین کیونکہ آپ اونٹ پر سوار ہوکر مکہ مین داخل ہوے تھے اور خر عیسیٰ اور عرب کا اونٹ عام طور پر مشہور ہی ہین۔

(۱۳) انجیل متی ۲۱ (۴۲ ۴۳ ۴۴) وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند سے ہے اور ہماری نظر مین عجیب اسلئے مین تمسے کہتا ہون خدا کی بادشاہت تم سے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے پہل لاوے دیجاویگی جو اس پتہر پر گریگا چور چور ہوجاویگا اور جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا ۲۲
یہہ بشارت آنحضرت صلعم کے سواے کسی دوسرے نبی پر صادق نہین آسکتی یہان معمارون سے مراد بنی اسرائیل ہین جو بنی اسمعیل کو رد کرتے رہے آخرکار بنی اسمعیل مین سے محمد صلعم ایک ایسا نبی پیدا ہوا جو کونہ کا پتہر بنا اور اوسکا اقبال ایسا چمکا کہ جو اسکے مقابلہ پر کہڑا ہوا وہ چور چور ہوا جس سے کہ مشرکین اور یہود عرب اور جسپر وہ گرا اوسے پیس ڈالا مثلاً سلاطین روم و ایران و یونان و شام اور بابل وغیرہ کو۔ بنی اسرائیلیون نے مسیح علیہ السلام کو مارا اور ستایا اور انجیل کی تکذیب کی اور تورات کے خلاف چلے اسلئے اونسے بادشاہت چہین لی گئی اور دوسری قوم بنی اسمعیل کو جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اوسکے پہل لاسے دی گئی یہہ بادشاہت چاہے روحانی ہو چاہے جسمانی معنوا

طرح سے بھی عربی پر ثابت آتی ہے۔

(۱۴) یسعیا ۲۸/۱۳ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وہ چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہووین یہہ تمام باتین صاف صاف قران پر صادق آتی ہین جو کچھ مکہ مین کچھ مدینہ مین کچھ اور مقامات مین اترا جسکی مخالفت مین بنو نضیر جلا وطن ہوے اور بنو قریظہ جیسے شریر مقتول ہوئے یہہ دونون بنی اسرائیلی گروہ تھے یہی حال اور یہودی مخالفون کا ہوا

(۱۵) دانیال ۲/۳۲ تا ۳۵ اوس مورت کا سر خالص سونے کا تہا اوسکا سینہ اور اوسکی
۲۴ بازو چاندی کے اوسکا شکم اور رانین تانبے کی تہین اُس کی ٹانگین لوہے کی
اور اسکے پاؤن کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے۔ اور تو اوسے دیکھتا رہا
یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹے نکالے آپ سے نکلا جو اُسکی
شکل کے پاؤن پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور انہین ٹکڑے ٹکڑے کیا۔
تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے اور
تابستانی کھلیہان کی بھوسے کی مانند ہوئے اور ہوا انہین اُڑا لیگئی یہانتک
کہ انکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور
تمام زمین کو بہر دیا۔ یہہ دانیال علیہ السلام کا خواب ہے جسکی تعبیر توریت کی
رو سے حسب ذیل ہے سونے کا سر بابل کا بادشاہ ہے دانیال ۲/۳۸
چاندی کے بازو فارس اور مادی کی سلطنت ہے دانیال
رانین تانبے کی ایشیا اور یورپ کا بادشاہ سکندر رومی ہے دانیال ۸/۲۱

مانگیں لوہے کی رومی سلطنت ہے جسکو دس سینگ والا بھی کہا ہے جو آخر
دس سلطنتوں میں تقسیم ہوئی جسکی نسبت [illegible] میں ہے کہ وہ ساری زمین کو
نگلے گی زمین سے مراد شام ہے اس رومی سلطنت کے اخیری گیارہویں شاخ
ہرقل [illegible] کی نسبت دانیال ۷ باب ۲۵ میں ہے کہ وہ حق تعالی کی مخالفت میں
باتیں کریگا چنانچہ ہرقل مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتا اور مریم و مسیح کی پرستش
کرتا تھا پھر دانیال ۷ باب ۲۶ میں ہے پھر عدالت بیٹھے گی اور وے اسکی سلطنت
[illegible] لینگے کہ اوسے ہمیشہ کے لیے [illegible] نابود کریں اور تمام آسمان
[illegible] ملکوں کی سلطنت [illegible] اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے
مقدسین [illegible] جائیگی [illegible] اور ساری مملکتیں
اوسکی [illegible] اور فرمانبردار [illegible] ہرقل [illegible] گیارہویں شاخ تھی
[illegible] شام و عرب میں ایک ایسی
[illegible] حق تعالی کی مخالف باتیں کرنیوالا [illegible] محمد صلعم کے عہد میں ایک سال
ابوبکر کے عہد میں دو سال اور عمر فاروق کی خلافت میں چھ مہینے تک باقی رہی
زمین کے سارے ملکوں اور روے زمین کے تمام آسمانوں کے نیچے [illegible]
عمر فاروق کے عہد میں عدالت بیٹھی [illegible] دانیال ۲ باب ۴۴ کے مطابق ایک پتھر
بغیر ایسا کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکال لایا نکلا جو اس شکل کے پاؤں پر جو
لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور انہیں ٹکڑے کیا تب لوہا اور مٹی تانبا اور چاندی
اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے یہانتک کہ انکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اس مورت
کو مارا ایک پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھر دیا یعنی فارس بابل اور روم کی سلطنتیں

لوسکے ہاتہہ سے تباہ ہوئین اور مسیح کی وہ پیشین گوئی بہی پوری ہوئی جو متی ۲۱ باب ۳۳ و ۴۴ و ۴۵ مین ہے کہ باغبان جب بیٹے کو سزا دینگے تب وہ پتہر نکلیگا۔

(۱۶) دانیال ۹ باب ۲۴ سے ظاہر ہے کہ ستر ہفتہ کے بعد شرارت ختم ہوگی اور اوس نبوت پر مہر ہوگی اور اوس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاویگا خطاکاریان اخیر ہونگی اور ابدی راستبازی پیش کیجاویگی حسب بائبل اندرونہ صفحہ ۱۳۴۳ نبوت کا ایک دن ایک سال ہے پس ستر ہفتہ کے ۴۹۰ سال ہوئے ۔ دانیال ۹ باب ۲۵ مین مسیح تک کے مدتون کا ذکر ہے اور یہہ بہی بتایا گیا ہے کہ وہ قتل کیا جائیگا پہر ۹ باب ۲۶ مین مذکور ہے کہ یروشلم غارت کیا جائیگا اور غارت کرنے والے کو ہلالت اور یروشلم کی غارت ابدی نہیں ہوگی اور یہہ بالکل ظاہر ہے کہ مسیح کے بعد یروشلم کا غارت کنندہ سنہ ۹۰ مین مر گیا اب کہ ۴۹۰ مین جمع کیا تو ۵۸۰ ہوئے اور یہی سال پیدائش نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۱۷) ۴۵ زبور ۳ و ۴ مین ہے تو بنی آدم مین سے ازحد حسین ہے اے پہلوان تو جاہ جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے اپنی ران پہ لٹکا امانت وحلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی پہ سوار ہو اور تیرا دہنا ہاتھ تجہے ہیبت ناک کام دکہاویگا چنانچہ کتب سیر و تواریخ سے ان حضرت صلعم کا حسن وجمال امانت حلم اور عدالت بخوبی ثابت ہین ۔ شعرائے عرب نے آپکے حسن اور امانت اور حلم اور عدالت پر بہت کچہہ لکہا ہے یورپ کے مورخین

مثلاً ڈاکٹر وہیٹ جان ڈیون پورٹ ایڈورڈ گبن اور کارلائیل وغیرہ نے
بھی آپکے ان کمالات حسن و امانت و حلم و عدالت کی بابت زبردست شہادتیں
پیش کی ہین آپکی جاہ و جلال اور اقبال مندی کا نقشہ تو خود عرب اسوقت موجود
ہے کہ اجتک آپکے زمانہ کے بعد کوئی مخالف پیدا نہین ہوا تمام موجودہ
مخالفین کا خاتمہ آپکے سامنے ہو گیا عیسائی لوگ جو اس پیشین گوئی کو مسیح علیہ السلام
کی طرف کھینچتے ہین وہ یہہ تو دیکھین کہ اونکی جمال کی نسبت اندرونہ بائیبل
صفحہ ۷۶ مین ہے کہ کرائیسٹ ظاہری خوبی سے معرا تھے جیسے کرشن
دیوکا ے رنگ کے حقیر تھے پہلوانی اور ملک گیری اور اقبال مندی کا
یہہ حال کہ یہود یونکے ہاتہہ سے بھی مار کہاتے اور پیٹتے رہے آپکی گرفتاری اسیری ۲۶
گریہ اور اخفا کا حال سب کو معلوم ہے اور جس جاہ و جلال کے ساتھ اپنی تلوار
حمائل کر کے ران پر لٹکائی اور جیسے ہیبتناک کام آپکے دہنے ہاتھہ نے دکھلائے
وہ بھی روشن ہین -

(۱۹) انجیل یوحنا ۱/۲۰ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا
کہ یوحنا سے پوچھین کہ تو کون ہے اوس نے اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ
مین مسیح نہین ہون تب اونہوں نے اوسے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے
اوس نے کہا مین وہ نہین ہون اونہوں نے کہا آیا تو وہ نبی ہے اوس نے جواب دیا
کہ نہین اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ یہودیوں کو ۳ نبیوں کا انتظار تھا
الیاس ۔ عیسیٰ اور وہ نبی جو ایسا مشہور تھا کہ بجائے نام کے صرف اشارہ ہی
اوس کے تعین کو کافی تھا جیسا کہ مسلمان بھی آپکی نسبت آنحضرت یا رسول اللہ کہتا

کافی سمجھتے ہین اور آپکی کلام کو لفظ حدیث سے سمجھہ جاتے ہین پس اِنبیا منظور
پیغمبر سوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے جسکی نسبت خدانے ابراہیم و اسمٰعیل
کو برکت دی جسکی نسبت خدا تعالےٰ نے موسیٰ سے کہا کہ تیرے بہائیون مین
تجہسا پیغمبر پیدا کرونگا اور جسکی نسبت حضرت سلیمان نے کہا میرا محبوب تعریف
کیا گیا محمد ہے جسکی نسبت یحییٰ نبی نے فرمایا کہ محمد سب قومون کا آویگا اور جسکی
نسبت حضرت عیسیٰؑ نے کہا میرا جانا ضرور ہے تاکہ فارقلیط آوے ۔

(۱۹) مرقس ۱۶/۱۶ جو ایمان نہین لاتا اسپر سزا کا حکم کیا جائیگا چنانچہ مشرکین
مکہ و یہودان بنی نضیر اور بنو قریظہ کا عدول حکمی مین کیا حال ہوا ۔

(۲۰) انجیل مرقس ۱/۹و۸و۷ یوحنا منادی کرتا تہا میرے پیچہے ایک مجہسے زور آور ۲۷
آتا ہے اور مین اس لائق نہین کہ جہک کر اوسکی جوتیون کا تسمہ کہولون
مین نے تمہین پانی سے بپتسما دیا مگر وہ تمہین روح القدس سے بپتسما دیگا
اور انہین دنون ایسا ہوا کہ یسوع نے گلیل کے ناصرت سے آکر یردن مین
یوحنا کے ہاتہہ سے بپتسما پالیا

(۲۱) انجیل متی ۴/۱۷ اوسوقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہہ کہنا شروع کیا
کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ۔

(۲۲) یوحنا ۱۴/۳۰ یسوع فرماتے ہین بعد اسکے مین تمسے کلام نکرونگا اسلئے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجہہ مین اوسکی کوئی چیز نہین ۔

(۲۳) یوحنا ۱۶/۷و۸ یسوع فرماتے ہین لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے
میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس

نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اُسے تمہارے پاس بہیجدونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ
سے راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹہرائیگا۔

(٢٤) یوحنا ١٢ و ١٣ و ١٤ باب ١٦ – یسوع فرماتے ہین میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اسکی تم برداشت
نہین کرسکتے۔ لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی
راہ بتاویگی اِس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آئندہ
کی خبرین دیگی۔ وہ میری بزرگی کریگی۔ اِس لئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی
اور تمہین دکہاویگی۔

(٢٥) قرنتیون۔ ١٣/٩ ۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام پر جب
٣١ کمال آویگا تو ناقص نیست ہو جاویگا۔

(٢٦) مکاشفات ١٩/١١ پہر مین نے آسمان کو کھلا ہوا دیکہا اور دیکھو کہ ایک نقرئی
گھوڑا اور اسکا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا
اور لڑتا ہے۔

(٢٧) مکاشفات ١٩/١٦ ۔ اُس کے لباس اور اسکی ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہون
کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند۔

(٢٨) اعمال ١/٤ و ٥ یسوع نے اونکے ساتھہ ایک جا ہوکے حکم دیا کہ یروشلم سے
باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اس وعدہ کی جسکا ذکر تم مجھہ سے سُن چکے ہو راہ دیکہو۔
کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا تم تھوڑے دنون کے بعد روح قدس سے بپتسمہ
پاؤگے۔ تب اونہون نے جو اکٹھے تہے اس سے پوچھا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت
... [illegible] ... کہا تمہارا کام نہیں

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا
کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا
یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اِسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ
و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے
علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول
اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اِسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دِقت
ہو سکے - ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس
و غمگسار ہوگی اِس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر
درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانۂ سابق و حال
کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ؎ کُل قیمت ہر سہ جلد
؎ - کمپانڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹر
اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اِسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی
طررات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے
قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویۂ
جوان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اِسمیں کامل علاج
ہے قیمت ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا
علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور
زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۲ر

۷ - تشخیص الامراض - اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر
درج کئے جا کر ہر اِک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے
ہیں - طبابت - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان امراض
السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنے نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے
یہ کتاب بمع مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری و یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

[illegible]

تذکرۃ القرآن

جلد ۱ نمبر ۲ | ماہ [illegible] سنہ [illegible]

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اوّل۔ قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شائع کرنا
قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل و اکمل اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا
اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم۔ قرآن کی کاملیت و فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا [illegible]
اور تعصب [illegible] چھپے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سوم۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن مؤلفہ مع مجلد جس میں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے
۱- (۱) دلایل ہستی باری تعالیٰ (۲) صفات باری تعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور نتائج (۳) مسئلہ تقدیر
(۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶)
معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کس طرح پر ہونے چاہییں (۷) اسلامی حفظ صحت - (۸) غفلت کے
خطرناک نتائج اور ان کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت - اُس کے نتائج اور ان طاقتوں کو کامل کرنے کی
خوبیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ [illegible]

۲- مفتاح القرآن - اسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچ ہزار لغتوں اور ایک لاکھ صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشتاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ترجمہ [illegible] ہیں - پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اسکو ضرور پڑھیں - پھر تمام عمر قرآن مجید کی [illegible] کرتے رہیں - ایسی عجیب نعمت کی طرف سے غفلت نہ کریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے - تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر با ترجمہ پڑھایا کریں کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا بن کر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کافور ہو جائینگے اسی قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آ جاتے ہیں [illegible] کی تعلیم میں بھی [illegible] مڈل اور انٹرنس کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشاء اللہ تعالیٰ

۳- مفتاح العرب - اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں [illegible] عرب پر دو مہینہ میں [illegible] حاوی اور مشتاق ہو جاتا ہے کہ میزان - منشعب - صرف میر - نحو میر [illegible] ہدایت النحو - کافیہ - شرح ملا - اصطلاح الاصول - وغیرہ [illegible]
صاحب مفتاح القرآن کے [illegible]
[illegible] کسی دوسری کتاب [illegible]

تذکرۃ القرآن ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء

جلد ۲ نمبر ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ۱۱

ان وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار مین رکھا ہے جانو لیکن جب روح قدس تم پر آویگی تم قوت پاوگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ وسامریہ مین بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے۔

متعصب عیسائیوں نے محض ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت سے ان تمام پیشینگوئیون پر نکتہ چینی کرکے تکذیب کی ہے اونکی تکذیب کی بنا اول تو تعصب ہے جس نے یہود کو اندھا بناکر مسیح کی تکذیب پر آمادہ رکہا تہا جس تمام انبیا اور اولیاے کرام کی موجودہ علما اور عوام سے تکذیب کرائی جس نے یہود ونصارے کو محمد صلعم جیسے عظیم الشان نبی رسول کا مکذب بنائے رکہا جسکی شہادت تمام انبیاے کرام دیتے آئے تہے جس نے تمام اقوام عالم کو قرآن جیسی کامل تعلیم کا مخالف اور دشمن بنائے رکہا ہے ؟ دوسرے اسوقت مسلمانون

اور دیگر اقوام کو مسیح موعود کا مکذب و منکر بنایا کہا ہے دویم اوس تکذیب
کی بنا پیشینگوئیون کی نسبت یہہ غلطی ہے کہ اونمین ابہام یا اجمال دیکہکر
صاف بیانات کے طالب ہوجاتے ہین مگر پیشینگوئیون مین ایسا نہین ہوتا
یہانتک کہ بعض اوقات ملہمین کو اونکے سمجہنے مین دھوکا لگ جاتا ہے دیکہو
خاص یوحنا نبی نے اپنے ایلیا ہونے ہین دھوکا کہایا (یوحنا ۱/۲۱ مگر متی
۱۱/۱۴ اور ۱۷/۱۲ سے ظاہر ہے کہ یوحنا ایلیا تہا کاہنون اور لاویون کو مسیح
اور یوحنا کی نسبت جو پیشینگوئیان تہی سمجہہ مین نہ آئی اس لئیے یوحنا سے پوچہنے کی
ضرورت پڑی (یوحنا ۱/۲۰ و ۲۱ حوارین مسیح جو اہل الہام اور نبی تہے یوحنا کی
نسبت شبہہ مین رہے متی ۱۷/۱۳ - حالانکہ عیسائیون کے نزدیک حواری موسیٰ
سے بہی رتبہ مین بڑہکر ہین تنس برس تک یوحنا جیسا جلیل القدر رسول حضرت
مسیح کو نہ پہچان سکے جیسا کہ متی ۱۱/۲ اور لوقا ۷/۹ سے ظاہر ہے کاہنون
کے رئیس قیافا نے جو یوحنا ۱۱/۵ کے بموجب نبی تہا مسیح کی نسبت قتل اور کفر اور
اہانت کا فتوے دیا (متی ۲۶ باب) سویم بہت سی پیشینگوئیان کتب سابقہ مین درج
ہونے سے بہی رہگئین جیسا کہ متی ۲/۲۳ مین ہے مسیح ناصرت مین رہا تا کہ وہ بشارت
پوری ہو جو انبیاء کہتے آتے تہے کہ وہ ناصری کہلاویگا مگر یہہ پیشینگوئی کسی نبی
کی کتاب مین موجود نہین پیدائش پچاس باب مین یوسف نے حسب خدائی قسم
کا جو ابراہیم اسحق و یعقوب سے ہوی ذکر کیا ہے کسی کتاب مین موجود نہین
چہارم بہت سے انبیاء علیہم السلام کی کتابین بہی اسوقت موجود ہین مثلاً آدم
نوح ابراہیم یعقوب یوسف وغیرہ کے پنجم بعض پیشینگوئیان ایسی مجمل

ہوتی ہین کہ سوائے الہام الہی کے اور کسی طرح اوسکا اصل مقصود سمجھہ مین نہین آسکتا
مثلاً یوحنا نے اشعیا ۴۰/۳ کی نسبت فرمایا کہ مین جنگل مین پکارنے والے کی آواز
ہون کہ خداوند کی راہ صاف کرون جیسا کہ انجیل لوقا و مرقس و یوحنا مین درج ہے
پنجم ناموں کا ترجمہ کردینا سخت دہوکے مین ڈالتا ہے مثلاً سلیمان کی غزل
الغزلات مین لفظ محمدیم موجود ہے دوسری زبانون مین اوسکا ترجمہ کردینے
سے کیسا دہوکا لگا ہے۔ ششم استعارات و تشبیہات و مجازات کو حقیقت
کی طرف لیجانے سے غلطی ہوجاتی ہے۔

چونکہ متعصب عیسائی آنحضرت صلعم کی پیشینگوئیون پر لغو اعتراضات کیا کرتے ہین
حالانکہ مسیح کی نسبت جو پیشینگوئیان ہین اونکی نسبت وہی اعتراض بدرجۂ اولے ۳۰
وارد ہوتے ہین اسلئے اونکی آگاہی اور عبرت کے لئے ہم ذیل مین وہ پیشینگوئیان
درج کرتے ہین جو مسیح کی نسبت کتب سابقہ مین موجود تھی۔

(۱) اشعیا ۷/۱۴ مین ہے۔ اشعیا نے کہا کہ ایک علمہ (جوان یا کنواری)
کو حمل ہوگا اور وہ عمانوئیل نام بیٹا جنیگی پہر اشعیا کے ۳۸ و ۴۰ باب مین ہے
کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام ماہر شالال حاش بز رکہا گیا۔ پہر بھی متی
نے کہدیا کہ یہ بشارت مسیح کے حق مین ہے جو کنواری سے پیدا ہوا متی ۱ آیات ۲۱ تا ۲۳
حالانکہ مسیح کا نام کسی نے عمانوئیل نہین رکہا علمہ کے معنی امثال سلیمان ۳۰ مین
اسکے معنی ایسی جوان کے ہین جو بیاہی ہوئی ہو۔

(۲) میکاہ ۵/۲۔ اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہودا کے ہزارون مین چہوٹا ہے
لیکن تجہہ مین سے ایک شخص جو بنی اسرائیل پر سلطنت کریگا اور اوسکا ہونا

بہت قدیم زمانہ سے مقرر ہوچکا ہے تجھہ مین سے نکلیگا - متی نے ۲/۶ مین
کہا کہ بشارت مسیح کے حق مین ہے حالانکہ مسیح نے سلطنت نہین کی بلکہ یہود
نے اونکے طمانچے مارے ہاتھہ پاؤن چھید دے - کانٹون کا تاج پہنایا لکڑی
پر باندھا - خود لیسے گھبرائے کہ یہہ کہہ اوٹھے ایلی ایلی لما سبقتنانی - پھر روحانی
سلطنت بھی مراد نہین ہوسکتی کیونکہ وہ عام ہے اوسکی خصوصیت بنی اسرائیل
سے کچھہ نہین پھر یرمیاہ ۳۳/۱۷ مین ہے خدا نے فرمایا یواقیم کی نسل سے داود
کی کرسی پر کوئی نہ بیٹھیگا اور حسب متی ۱/۱۴ مسیح یواقیم کی اولاد مین ہے -
(۳) ہوشیع ۱۱/۱ جبکہ اسرائیل بچا تہا اوسکو مین پیار کرتا تہا اور اپنے بیٹے کو
مین نے مصر سے بلایا متی کہتا ہے کہ یہہ مسیح کے حق مین ہے کیونکہ اسرائیل کی نسل
سے ہین مگر یہود مین عورت کیطرف نسل نہین چلتی ہیرود کے مرنے کے
بعد مسیح مصر سے واپس آگئے تھے مگر اسمین مسیح کا کہین نام نہین ۔
اور خروج ۴/۲۲ - سے ظاہر ہے کہ مصر مین بنی اسرائیل جب پست حالت مین تھے
تو اونکو موسی کی معرفت خدا مصر سے لایا - بنی اسرائیل کا بیٹا ہونا ہوشیع ۱۱/۱
رومی ۹/۴ استثنا ۱۱/۲ اور ۳۲/۱۹ سے ثابت ہے نیز ہوشیع کی کتاب
مطبوعہ ۱۸۱۱ء مین لفظ اولاد موجود ہے جسکو ۱۸۴۴ء مین جمع سے مفرد اور
غائب سے متکلم کرلیا گیا -
(۴) یرمیاہ ۳۱/۱۵ رامہ مین دھاڑ مار کر رونے اور نالہ کرنے کی آواز سنائی
دیتی ہے کہ راحیل اپنے بیٹون کے لئے روتی ہے اور تسلی نہین پاتی کیونکہ
وہ نہین ہین - متی نے ۲/۱۷ مین یہہ پیشینگوئی مسیح کی طرف منسوب کی اور

بیان کیا کہ جب مسیح پیدا ہوا تو ہیرودس نے اس شبہہ پر کہ کون بچہ ہے جو عیسی ہوگا بیت لحم اور اوسکی سرحد کے لڑکون کو قتل کرایا مگر اسی آئیت کے ماقبل اور مابعد سے ظاہر ہے کہ یہہ اوس حادثہ کا بیان ہے جو ارمیاہ کے زمانہ مین بخت نصر کے ہاتھہ سے یروسلم پر واقعہ ہوا تہا جسمین ہزارون اسرائیلی قتل اور ہزارون اسیر ہوے اور بابل کیطرف جلاوطن کئے گئے - اونمین اکثر راحیل کی اولاد تھے -

(۵) اشعیا ۹/۱ و ۲ تنگی کی ظلمت جسمین زمین مبتلا ہوی ہے باقی نرہیگی جس طرح اگلے زمانے مین زبولون کی زمین اور نفتالی کی زمین کو حقیر کر کر - آخر اسطرح
دریا کی طرف (اردن و فرات) کے کنارہ جلیل مین بڑے بڑے قبیلے ہونگی ۵
جو قوم کہ اندہیرے مین چلتی ہے نور عظیم دیکھین گی اور موت کے سایہ کی زمین کے رہنے والون پر ایک نور چمکیگا - اشعیا نبی نے یہ بیان کرتے کرتے کہ اب یروسلم مین تکلیف نہ رہیگی یہہ بات فرمائی - مگر متی اسکو بہی مسیح کے حق مین بشارت کہتے ہین کیونکہ جب مسیح نے سنا یحیے گرفتار ہوا تو آپ جلیل کو چلے گئے اور ناصرہ کو چہوڑ کر کفرناحوم مین دریا کے کنارے زبولون اور نفتالی کی حدود مین جا رہے متی ۴/۱۲ تا ۱۵ حالانکہ اشعیا نبی کی کتاب سے یہہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ آپکی بدولت اس ملک مین توحید پہیلی بت پرستی کا استیصال ہوا اور مسیح کی نسبت غلط عقاید کی صحت ہوی -

(۶) ملاکی ۳/۱ - اب مین اپنے رسول کو بہیجونگا - میری راہ کو طیار کریگا اور جس خداوند کی تلاش مین ہو یعنی رسول عہد کے اور اوس سے خوش ہو

یکایک اسی ہیکل مین آجاویگا لشکرونکا خداوند فرماتا ہے کہ اب وہ آتا ہے۔ یہہ بات ملاکی پیغمبر نے بنی اسرائیل کو خداوند عالم کی عدول حکمی پر ملامت کرتے کرنے فرمائی اور یسعیاہ نبی نے بنی اسرائیل کو اور یروشلم کو تسلی دیتے ہوے فرمایا* پکارنے والا پکارتا ہے بیابان مین خداوند کے لئے ایک راہ طیار کرو اور جنگل مین ایک شاہ راہ میرے خدا کے لئے درست کرو یسعیاہ ۴۰ – ۳ مگر متی مرقس اور لوقا ان دونون بشارتون کو مسیح کیطرف منسوب کرتے ہین کیونکہ یوحنا کا اطلاع دینا مسیح کے لئے راہ بنانا ہے اور یوحنا کا کہنا کہ میرے پیچھے اور آتا ہے پکارنے والے کی آواز ہوگی – متی ۳ – مرقس ا – لوقا ۳ – مگر یہود یحییٰ کو نبی نہین مانتے – پر وہ یہہ نہین اونکا صاف طور پر ذکر نہین یحییٰ کی کوئی کتاب موجود نہین – اناجیل کے اقوال زبانی اور آیات ہین جو مسیحؑ سے زمانہ دراز کے بعد مجہول اور قسم در قسم لوگون نے تحریر کین جنمین راویون کا کچھہ پتہ نہین اور نہ اونکے نام درج ہین – عیسائیون کا خیال ہے کہ یہہ کتابین روح القدس کے وسیلہ سے مرقوم ہوئین مگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اسناد کا ہونا ضروری ہے –

اب ناظرین خود غور فرمالین اور خاتم النبیین و مسیح علیہ السلام کی نسبت جو پیشینگوییان کتب سابقہ مین موجود ہین اونکا موازنہ کرلین کہ کثرت و وضاحت اور صفائی کے لحاظ سے کونسی بڑہکر اور ان نبیون کے حالات سے کونسی زیادہ مطابق و مناسب ہین –

مگر افسوس کہ ضد اور ہٹ دہرمی ایسی بلا ہے کہ عیسائی لوگ آنحضرت صلعم کی

کی پیشینگوئیون پر طرح طرح سے نعوجرح کرتے مگر مسیح کی پیشینگوئیون
پر کچھہ بھی لحاظ نہین کرتے - بیربیا ہے مین ایک قابل غور بحث ہے " قیدار ہین
جاکر خوب سوچو اور دیکھو ایسی بات کہین ہوئی جیسی یہہ بات ہے کیا کسی قوم نے
اپنی آنکھون کو جو حقیقت مین خدا نہین بدل ڈالا " قیدار اسمعیل کے بیٹے
ہی جو حجاز مین آباد ہوے - حجاز میں جیسی خالص توحید ہمیشہ کے واسطے
قایم ہوئی حقیقت مین کہین نہین ہوئی یہہ پیشینگوئی بڑی قابل غور ہے
یہودیون نے عزیر کو خدا بنایا عیسائیون نے مسیح کو - ایک فرقہ مریم علیہا السلام
کی پرستش کرتا رہا - سری رامچندر جیسے صدمہ رسیدہ پادشاہ خدا کے
اور اوتار قرار دیے گئے - سری کرشن جی جو ایک تیر کے صدمہ سے دنیا سے ۷
کوچ کر گئے پرمیشر سمجھے گئے - اگنی وایو اور سورج وغیرہ عناصر کی ہندوستان
مین پرستش ہوتی رہی - گرو نانک صاحب جو عشق الہی مین مست اور اوسی
کی حمد مین سرشار تھے حاجت روا اور پرمیشر اور اوتار مانے گئے تاریخ قیدار
سے ملک حجاز سے ایسی زور کی توحید شروع ہوئی اور ہمیشہ کے واسطے
کہ اجتک غیر خدا کی عبادت کا نام و نشان نہین جہان اللہ کو معبود کہا جاتا
ہے ساتھہ ہی محمد کو اوسکا بندہ اور رسول کہا جاتا ہے - کسی فرقہ اسلامی نے آجتک
محمد صلعم اور انبیا کی طرح خدا نہین بنائے گئے -

متذکرہ بالا عبارات پر مجموعی نظر ڈالنے سے بشارات
محمدی کا مسئلہ بہت صاف معلوم ہوتا ہے نہین ہے چند ایک جو علمائے عیسائیان نے

شبہات وارد کئے ہین مزید صفائی کیلئے ذیل مین اونکا بیان کیا جاتا ہے

دیکہو میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے وہ قومون مین عدالت جاری کریگا (۲) وہ بازارون مین نہ چلائیگا - (۴) اوسکا زوال ہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے (۵) خداوند یون فرماتا ہے الخ (۶) کہ تو اندہون کی آنکہین کہولے اور قیدیون کو قید سے نکالے (۸) مین یہوا میرا نام ہے اپنی شوکت غیر کو نہ دونگا جو ستائش میرے لئے ہوتی ہے مین وہ کہدی ہوی مورتون کے لئے ہونے نہ دونگا (۱۱) بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے دیہات (عرب اور مکہ و متصلہ دیہات) اپنی آواز بلند کرینگے پہاڑون کی چوٹیون سے للکارینگے (حج مین صفا و مروہ پر للکار کر تکبیر پڑہتے ہین اور جہاد مین اللہ اکبر پکارا جاتا ہے) وہ خداوند کا جلال ظاہر کرینگے خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو جوش مین لائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا - یسعیا ۴۲ -

یوحنا $\frac{16}{12}$ - مین ہے میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اوسے برداشت نہین کرسکتے لاکن جب وہ روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئےکہ وہ اپنی نہ کہیگی لاکن جو کچہہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آئندہ کی خبرین دیگی پہر $\frac{15}{26}$ - مین ہے لاکن فارقلیط روح القدس وہ جسے مین باپ کی طرف سے بہیجونگا خوش عقیدہ عیسائی یہہ خیال کر بیٹھے ہین کہ یہہ پنتیکاست

مسیح یا حواریون کے حق مین نہیہ یہہ خیال بوجوہات ذیل غلط ہے -
(۱) مسیح حواریون کو فرماتے ہین مینے یہہ باتین تم سے اسلئے کہین کہ تم
ٹھوکر نہ کہاو دیکہو یوحنا ۱۶/۱ - (۲) وہ روح میرے لئے گواہی دے گی
اور تم بھی گواہی دیتے ہو یوحنا ۱۵/۲۶ گویا کہ اوس روح کی گواہی حواریون کی
گواہی سے علیحدہ ہے (۳) یوحنا ۱۶/۷ - مین ہے مسیح نے فرمایا میرا جانا بہتر
ہے مین جاؤن تو وہ آوے - پس صاف ظاہر ہے کہ وہ روح القدس نہ
مسیح مین نہ حواری (۴) یوحنا ۱۶/۸ مین ہے وہ سزا دیگی - مگر مسیح اور حواریون
والی روح نے مخالفین کو کوی سزا نہین دی (۵) یوحنا ۱۶/۱۲ مین ہے مجھے بہت
کچھہ کہنا ہے پر اب تم اوسکی برداشت نہین کرسکتے وہ روح جسکی بشارت ہے ۹
سب کچھہ بتائیگی مگر حواریون والی روح نے تعلیمات مسیح سے کوئی زیادہ
بات نہین بتلای (۶) یوحنا ۱۶/۱۳ مین ہے وہ اپنی نہ کہیگی مگر حواریون نے
خاصکر پولوس نے بہت کچھہ اپنا کہا پھر مسیح اور حواریون کو چھوڑکر عیسائیون
نے روح حق سے مراد اقنوم ثالث لی ہے یہہ اونکا دعوی بے دلیل ہے
انجیل مین روح بمعنی واعظ آیا ہے جیسا کہ یوحنا کے پہلے خط مین ہے ہر ایک
روح کی تصدیق مت کرو بلکہ امتحان کرلیا کرو اور روح بمعنی نفس جسمانی بھی آیا ہے
جیسا کہ حزقیل ۳۷/۱۴ - مین مردون کو فرمایا مین اپنی روح تم مین ڈالونگا - آنحضرت
صلعم کی طرف منسوب کرنے مین عیسائیون کا یہہ اعتراض ہے کہ ان بشارات
مین حواری مخاطب ہین اور محمد صلعم حواریون کے وقت تشریف نہین لائے
یہہ پیشینگوئیون کا ایک طرز کلام ہے کہ مخاطب سے مراد اور لوگ ہوتے ہین جیسا کہ

ستی ہے؟ مین کاہنون کو مسیح فرماتے ہین تم ابن آدم کو تخت پر اوترتا دیکھوگے
حالانکہ اون کاہنون مین سے کسی نے ایسا ہوتے نہین دیکھا پھر ایک تیسرا اعتراض
یہہ کہتے ہین کہ فارقلیط کی تعریف مین ہے کہ تم اوسے نہین دیکھتے مگر لوگون
نے محمد صاحب کو دیکھا ۔ یہہ اعتراض غلط فہمی پر مبنی ہے اسجگہ دیکھنے سے
مراد اوسکی حقیقت اور عظمت کو سمجھنا ہے چنانچہ عیسائیون نے نہین سمجھا تبھی تو
معترض ہین اور اگر واقعی نظر نہین آسکتا تو پھر انجیل کا یہہ کلام کیسے صحیح ہوگا کہ وہ
تمہین ساری سچائی کی راہ بتاوے گی وہ میری چیزون سے لیگی اور تمہین کہلاوے
گی ۔ وہ میرے لئے گواہی دے گی تمکو سکھلاوے گی اور یاد دلاوے گی ۔ وہ
ہنراوے گی ۔ چوتھا اعتراض یہہ ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے اور محمد صاحب ہمارے
ساتھ نہین ۔ یہہ ماضی بمعنی استقبال ہے اور پیشینگوئیون مین اکثر ایسا ہوتا
ہے پانچوان اعتراض یہہ ہے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور محمد صاحب
نے مسیح کی چیزون سے کیا پایا ۔ اسکا جواب وہی ہے جو مسیح نے فرمایا ۔
سب چیزین میرے باپ کی میری ہین ۔ چھٹا اعتراض یہہ ہے ۔ کہ اعمال
اب اول مین ہے اسکے آنے تک یروشلم مین رہو معلوم ہوتا ہے وہ روح
یروشلم مین حواریون پر اوتری ۔ یہہ اونکا خیال ہے کہ مسیح کے الفاظ مین
یہہ بات نہین ۔ آپنے اسکے ظہور تک یروشلم مین ٹھہرنے کو فرمایا ہے
جب اسکا ظہور عالمتاب ہوگا تو سعید لوگ سب جگہ سے اوسکو پالینگے اور
یروشلم مین اوسکا ایک ابدی نشان بھی قائم ہونا تھا کہ اسجگہ کے وارث ابتک
نیک لوگ ہون گے اور ابتک اوس زمین پر ابراہیم کی اولاد وارث رہیگی ۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ
يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ - اصل عبرانی زبان کی پیشینگوی مین
لفظ احمد تہا جیساکہ انجیل برناباس مین موجود ہے مگر یونانی مین ترجمہ ہوتے وقت
اسکے ہم معنی پیرکلوطوس نام رکہا گیا جو بعد مین بگڑ کر پاراکلی طوس ہوا پیرکلوطوس کے
معنی بہی محمد اور احمد کے ہین یعنی بہت تعریف کیا گیا - فارقلیط کا لفظ بہی
اردو اناجیل مین نہین ہے بلکہ سنہ ۱۸۳۱ء و سنہ ۱۸۳۳ء کے بعد اسکا ترجمہ روح القدس
کردیا گیا جسکی نسبت عیسائیون کا یہہ خیال ہے کہ حضرت عیسے کے بعد جبکہ حواری
۱۱ ایک مکان مین جمع تہے روح القدس اونپر نازل ہوا جس سے وہ مختلف
زبانین بولنے لگ گئے اور یہہ معاملہ تہوڑی دیر رہا تہا پہلے تو براکٹ مین
فارقلیط کے بعد یعنی روح حق کرتے رہے اور رفتہ رفتہ لفظ فارقلیط اور
خطوط وحدانی کو اوڑا کر بس روح حق کرلیا - مگر اس لفظ سے بہی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی صاف ہے کیونکہ اپنے اوصاف حمیدہ کے
لحاظ سے وہ سراسر روح حق تہا مگر روح حق سے وہ مراد لینا جو عیسائی لیتے
ہین وجوہات ذیل سے باطل ہے اول عموماً عیسائیون کا اعتقاد فارقلیط کے
لفظ سے یہی چلا آتا تہا کہ ایک شخص عظیم الشان ہادی کامل مبعوث ہوگا اسی بنا پر
دوسری صدی عیسوی مین منتس عیسائی نے جو بڑا عالم فاضل تہا دعوے کیا کہ مین
فارقلیط ہون جسکی خبر مسیح نے دی تہی اور اسکے کیمپ مین ہزارون عیسائی

اوسپر ایمان لائے اور اسکے سوا سے چوبیس اور اشخاص نے یہی دعوی کیا دویم یوحنا ۱/۲۲ مین ہے کیا تو وہ نبی ہے صاف اس خیال کی تصدیق کر رہا ہے لب التواریخ کا مصنف لکھتا ہے کہ محمد صلعم کے معاصر یہود و نصارے ایک نبی کے منتظر تھے چنانچہ اونہین بشارات کے بموجب حبش کا بادشاہ نجاشی اور جارود بن علا جو علم توریت مین بڑے عالم و فاضل تھے مسلمان ہوے سویم انجیل برنباس مین صاف احمد کا لفظ ہے۔ چہارم ابراہیم داؤد سلیمان یسعیا علیہم السلام کی پیشینگوئیان جو مجموعہ توریت مین مندرج ہین وہ مجموعتًا سوائے آنحضرت صلعم کے اور کسی پر صادق آہی نہین سکتی۔

چہارم مسیح فرماتے ہین کہ وہ فارقلیط ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا۔ اس سے مراد عیسائیون کا روح القدس نہین ہوسکتا کیونکہ وہ تہوڑی دیر ساتھ رہا تہا۔ پنجم اوس روح حق نے کوئی کامل تعلیم نہین دی اور کوئی نئی باتین نہین بتلائی فقط مختلف زبانین ایک دن مین تہوڑی سی دیر بولنے لگ گئے تھے۔ البتہ محمد صلعم نے توحید و عبادت و ترک شہوات اور آخرت کی بابت کامل تعلیم دی اور قرآن مجید جو روح حق ہے ہمیشہ کیواسطے مسلمانون مین چہوڑا ششم مسیح فرماتے ہین ویسے واقع ہونے سے پہلے تمہین خبر دی تاکہ جب واقع ہو تو ایمان لاؤ۔ یہہ الفاظ عیسائیون کی روح پر صادق نہین آسکتے کیونکہ جب اسکا نزول ہو وہ خود کیسے انکار کرسکتا ہے۔ ہان ایک رسول کا انکار ضروری تہا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا رہا اور آنحضرت صلعم کی نسبت اتنک ہورہا ہے ہفتم مسیح فرماتے ہین کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھمین اسکی کوئی بات نہین کیا وہ روح حق جو حواریون پر نازل ہوے مسیح مین نہتی یا حواریون والی

روح کامل اور مسیح والی ناقص تھی - کیا حواریون والی روح سچی صاف گو اور کامل
علوم والی تھی اور مسیح والی جھوٹھی ڈرنے والی اور ناقص علوم والی - یہہ الفاظ
خاتم النبیین وہی صادق ہین جو سرور انبیا فخر کائینات اور رحمت اللعالمین
ہین ہشتم فارقلیط آکر میرے لئے گواہی دیگا - اوس روح نے جو حواریون
پر نازل ہوی اور لوگون کے آگے کوئی گواہی نہین دی البتہ محمد صلعم نے تمام
عالم کے آگے مسیح علیہ السلام کی رسالت ونبوت کو ظاہر فرمایا اور اونکو عیسائیون
اور یہودیون کی تہمتون سے صاف بری کیا

نہم مین نجاؤن تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئیگا یہہ الفاظ روح القدس پر کسی طرح
منطبق نہین ہو سکتے کیونکہ وہ تو ہر وقت مسیح پر موجود رہتی تھی بلکہ محمد صلعم ۱۳
پر صاف منطبق ہے کیونکہ آپکا آنا مسیح کے بعد مقدر تھا - دہم روح الحق آکر دنیا
کو گناہ اور راستی اور عدالت پر سزا دیگا - حواریون والی روح نے ایسا کوئی
عمل نہین کیا البتہ محمد صلعم نے منکرین مسیح کو ملزم کیا مشرکون اور حق کے مخالفون کا
نام ونشان عرب سے مٹا دیا - یازدہم روح حق تمکو ساری سچائی کی راہین بتاویگی
حواریون والی روح نے کوئی کامل تعلیم نہین دی نہ مسیح سے زاید نئی سچائی
کے راستہ بتلائے بلکہ محمد صلعم نے تمام عالم کے واسطے کامل ہدایت پیش فرمائی
جو قران کریم ہے جس سے کوئی صداقت اور سچائی باہر نہین دوازدہم
جو سنےگا وہی کہیگا اور غیب کی خبرین بتاویگا حواریون والی روح نے کیا سنا
اور کیا غیب کی خبرین دی وہ تو بقول عیسائیان عین خدا یا جز و خدا تھا
پہر سننا کیا محمد صلعم کی یہہ شان ضرور ہے وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی

الغرض فارقلیط کے معنی روح قرار دیکر بھی جسقدر الفاظ اوسکے متعلق مسیح نے
سنے فرماسئے ہین وہ تمام حواریون والی روح پر کسیطرح منطبق نہین ہوسکتے ملکہ محمد صلعم
جو اپنے اوصاف حمیدہ کے رو سے احمد اور سراسر روح حق ہین صاف منطبق ہوتے
ہین پھر جن حواریون پر وہ روح نازل ہوئی وہی ان الفاظ کے ناقل ہین اور
انمین سے کسی کا بھی یہہ قول نہین کہ جو فارقلیط آنے والا تہا وہ روح حق کی صورت
مین ہمپر نازل ہوچکا اس پیشینگوئی کو نقل کرتے ہوئے جب اوسکا ظہور ہوچکا اور
روح حق آچکی تو اسکا بیان کر دینا لازمی اور ضروری امر تہا۔

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون
۱۲ رسولا یعنے جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بہیجا گیا تہا اوسکی مثال تمہاری
طرف رسول بہیجا گیا ہے۔ اس تشبیہ کی نسبت توریت کتاب استثنا باب ۱۸
مین ہے "مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا
پھر اگلی آیات مین اس تشبیہ کی تشریح یہہ ہے (۱) اپنا کلام اوسکے منہہ مین
ڈالونگا۔ ایسا ہی قران فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا
وحی یوحی پ۲۷ (۲) جو کچھہ مین اسکو کہونگا وہ سب اون سے کہیگا" ایسا
ہی آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع مین لوگون کو مخاطب کرکے فرمایا تہا اللھم ھل
بلغت فقال الناس اللھم نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم اشھد ایسا ہی قران مجید پ۶ مین ہے الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (۳) اور

ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین
اوسکا حساب اوس سے لونگا ایسا ہی قرآن مجید مین فرمایا۔ ان استغفروا ربکم
ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعاً حسنا ویواخرکم الی اجل مسمی
وان تولوا فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر۔ ان اللہ مخزی
الکافرین۔ ان اللہ عدو للکافرین۔
(۴) لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا
مین نے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاویگا
ایسا ہی قرآن مجید ۶۹ ۴۴ ۴۵ ۴۴ مین ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل
۱۵ لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔
(۵) اور اگر تو اپنے دل مین کہے مین کیونکر جانون کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوی
نہین تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے
پورا نہو یا واقع نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے
کہی ہے تو اوس سے مت ڈر چنانچہ آنحضرت صلعم کی پیشینگوئیون کا پورا
ہونا ہم اس تفسیر مین کئی مقام پر ثابت کر چکے ہین تفصیل کے لئے مقامات ذیل
دیکھو۔
(۶) وہ مثیل موسی بنی اسرائیل کے لئے اون کے بھائیون مین سے ہوگا
چنانچہ آنحضرت صلعم بنی اسمعیل مین سے ہین جو بنی اسرائیل کے بھائی ہین اور
اہل عرب کو مخاطب کرکے فرماتے ہین ملۃ ابیکم ابراہیم ط ھو سمکم
المسلمین ط من قبل ۲۲ ۸ اس مماثلت کے علاوہ جو خود توریت مین مذکور ہے

اور امورات مین بہی مماثلت ہے جسکی تشریح کیقدر بشارت نمبر ۹ مین کیجا چکی ہے
بس اوس مقام پر دیکہو بعض عیسائیون نے محض ضد اور جہالت کی بنا پر اس
پیشینگوی کا مصداق ہے پہر عیسو اور بنی قطورا کو ٹہرایا ہے حالانکہ خود اونمین
سے کسی نے اس امر کا دعوی نہین کیا کہ وہ مثیل موسی اور اس پیشینگوی کا
مصداق ہے پہر عیسو کی بابت نامہ رومیان ۹/۱۳ مین ہے خداوند نے
یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے عداوت - پیدائش ۲۵/۲۳ و ۳۳ مین ہے
عیسو نے مسور کی دال پر اپنی نبوت بیچدی - پیدائش ۲۷/۳۵ مین ہے یعقوب
نے فریب سے نبوت کا ورثہ اوس سے لے لیا - پیدائش ۲۵/۶ سے ظاہر ہے
۱۰ کہ بنو قطورا زندگی مین خارج ہو چکے تہے مرتے وقت صرف اسمعیل اور اسحق
پاس تہے -

حل الاشکال مین یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ بشارت مین تجہمین سے کا لفظ
وارد ہے اس لئے محمد اسکے مصداق نہین ہو سکتے مگر اصل کلام مین یہہ لفظ
نہین نہ یونانی ترجمہ مین ہے اور نہ اعمال ۳/۲۲ مین -

ایک اعتراض اس پیشینگوی پر یہہ بہی کیا جاتا ہے کہ مسیح نے اس بشارت کو
اپنی طرف اسکو منسوب نہین کیا -

علاوہ برین جو امورات مماثلت اصل کلام مین درج ہین اونکا مصداق اور کوئی
نبی سوائے محمد صلعم کے ہو ہی نہین سکتا - زیادہ تفصیل کے لئے دیکہو قران ۲۶/۱۹۶
کی تفسیر مین -

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

الله کے واسطے حج اور عمرہ پورا کرو

حج کی رسم عظیم الشان دینی اور دنیوی مقاصد پر مبنی ہے۔ جسقدر بڑے کام ہین
خواہ دین و اخلاق کے متعلق ہون خواہ ملکی یا قومی نظام اور تجارت کے متعلق
وہ بلا اتفاق و اجتماع پورے نہین ہو سکتے اسی بنا پر جا بجا انجمنین کلب
سبھائین اور کمیٹیئین قائم ہوتی ہین اور لائق و فائق مدبر کمال غور و فکر کے ساتھ
اونکے قیام اور حسن نظام کیواسطے بڑی بڑی تدبیرین کرتے اور ہمیشہ تجاویز مکان
و اوقات جلوس و دعوت خلق مین سرگردان رہتے ہین مگر محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نماز جماعت و عیدین و حج کے سلسلہ مین دائمی کمیٹیون اور نیز
17 کمیٹیون کی ایسی مستحکم بنیاد ڈالدی ہے کہ تمام دنیا کے حکماء و مدبرین تو کیا سلاطین
بھی مل جل کر ایسا مستقل نظام عام مجمعون کا قائم نہین کرسکتے سب سے ادنی کمیٹی کا موقع
اہل محلہ کو نماز پنجگانہ مین ملتا ہے۔ جو دینی اخلاقی قومی یا تمدنی صلاح مشورہ کرنے
ہون تو نہایت آسانی سے پنج وقتہ روزانہ ہو سکتے ہین رات یا دن کے وقت
مین کوئی امر مشورہ طلب ہو تو صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کے وقت مین
بلا تجویز مکان و وقت و نظام جلوس طے ہو سکتا ہے پھر تمام شہر کے لوگ ہفتہ مین ایکدفعہ
جمعہ مسجد مین جب نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہون تو وہان ہر جس دینی یا قومی
مسئلہ مین گفتگو کرنا چاہین تو بلا تردد ہو سکتی ہے۔ سال بھر مین جب متصلہ
دیہات اور شہر کے لوگ نماز عیدین کے واسطے جمع ہون تو تمام لوگون کو خاص
معاملات سے بآسانی اطلاع دیجا سکتی اور صلاح مشورہ لیا جا سکتا ہے۔ یہہ

موقعہ سال مین دو دفعہ آتا ہے پھر سال مین ایک دفعہ حج کے موقعہ پر تمام دنیا
کے اہل ثروت و غیر ثروت مسلمان حج کیواسطے مکہ مین بکثرت جمع ہوتے ہین
وہان پر تمام دنیا کے اکابر و دنیادار و منتخب اشخاص کی راے اور امداد شامل ہوسکتی
ہے۔ کیا کوئی انجمن یا کمیٹی کسی ملک یا قوم یا مذہب مین ایسی وسیع ایسی مستقل اور ایسی
مستحکم ہوئی جسکی شاخین ہر ایک شہر اور گاؤن مین کیا بلکہ ہر ایک محلہ مین پھیلی ہوئی
ہون جسکی سب کمیٹیان تمام دنیا کے دور دراز امصار و دیہات مین پنجوقتہ روزانہ
بیٹھتی ہون جسکی صدر کمیٹیان تمام شہرون مین ہفتہ وار اور سالانہ دو دفعہ اجلاس
کرتی ہون اور جسکی صدر الصدور کمیٹی کا اجلاس صدہا سال سے سالوار با قاعدہ
ایک خاص مقام پر ہوتا رہا ہو اور جسمین تمام ملکون اور ولایتون کے امیر و غریب
اس کثرت سے جمع ہوتے ہون مگر افسوس وہ ایسی کمیٹیون کا ایسا احسن نظام
محمد رسول اللہ کے زمانہ سے اس عظمت و شان کے ساتھ قایم ہے پر مسلمانون مین اتفاق
نہین رہا۔ قومی مشورون اور انجمنون کی سمجھ نہین رہی ذاتی ملکی اور قومی فسادات
کی خبر اور اونکی اصلاحون کی طرف نظر نہین رہی۔ ہان خاتم النبیین کا قایم کیا ہوا
ایک عظیم الشان وجود اپنے پنجر کے لحاظ سے موجود کھڑا ہے پر روح نکل گئی ہر ایک
نماز کے لئے بدن کپڑون اور مساجد کا صاف رکھنا۔ جمعہ و عیدین کی نماز مین کپڑے
بدلنا اور عطر لگانا۔ عیدین کی نماز کا مجمع شہر سے باہر صاف میدان مین ابتداے
روز مین ہونا۔ حاجیون کا اجتماع شہر سے دور رتیلہ میدان مین ہونا حفظ
صحت کے لحاظ سے کیسے عظیم الشان اور سادے اصول ہین۔ پھر اخلاقی اور
اور روحانی اصول جس کمال اور خوبی کے ساتھ اس تمام نظام مین قایم فرمائے گئے

ہین اونکا تو بیان ہی نہین ہوسکتا اکٹھے ہوکر ایک حیثیت سے ایک خدا کی
ایک جہت ہوکر ایک امام کے پیچھے ایک طرح پر نمازین ادا کرنا اکٹھے کھڑے
ہونا اکٹھے جھکنا اکٹھے سجدہ کرنا اکٹھے بیٹھنا اکٹھے دعا کرنا اکٹھے ایک خدا کی
حمد وثنا کرنا عبادت اخوت اور اتفاق کے کیسے عالیشان نظارے ہین نماز
جمعہ وعیدین مین ضروریات پر لکچر ہونا مذہبی اصلاحون کے واسطے کیسا مستحکم
نظام ہے۔ مگر ان تمام اجتماعون مین نہ کہین پتھر کی پوجا ہے نہ کہین دیوی
یا دیوتا کی سواے ایک خدا کی جو واحد احد اور قہار ہے کسی کی عبادت
نہین کسی سے دعا نہین کسی کو سجدہ نہین کسی کا ذکر نہین سواے حمد وثنا
ذکر خدا۔ توبہ طہارت عجز ونیاز اور نیک وضروری اذکار کے کوئی شغل نہین (۹
نہ اور میلون کی طرح ناچ تماشہ ہے نہ کوئی راگ رنگ ہے نہ کوئی خلاف
عقل حرکات ہین بلکہ خالص عبادت ہے حقیقی وحدت ہے حکیمانہ اتفاق ہے
مخلصانہ غور وفکر ہے حج مین تو یہہ تمام باتین عجیب کمال کے ساتھہ ہین۔ یہہ
اہل استطاعت کیلئے اپنی زندگی مین ایک دفعہ شامل ہونا فرض ہے اسمین پیشبندی
کے طور پر بہت سی باتون کا انتظام ہے اول یہہ کہ حد سے زائد مجمع ہوکر وباؤن
کا موجب نہو جایا کرے۔ دویم یہہ کہ ایسے جلسون مین غریبون اور محتاجون
کی شرکت سے بہت بڑے فایدے بہی متصور نہین ہوسکتے سویم یہہ کہ امرا
کے عادتین آرام طلب عیش پسند متکبرانہ ظالمانہ ریا پسند اور خودنما ہوجایا کرتی
ہین حج کی رسومات ان تمام بدعادات کے دشمن ہین چنانچہ دور دراز کا
سفر کرنا۔ احباب واقارب کو چھوڑنا۔ تکلف مکانات باغات اور تمام سامان

عیش و عشرت کو ترک کرنا سردی و گرمی کی برداشت کرنا۔ زیب و زینت کو ترک
کرنا۔ غربا کے ساتھ ننگے سر کوسون چلنا سر منڈوانا۔ سب کی طرح دو چادر رو ن پہننا
سادی وضع پر رہنا۔ شکستہ حالون کے ساتھ بھاگنا دوڑنا اور گھومنا امیرون
کی بدعادات کا کیسا کامل علاج ہین قسم قسم کے لوگون توسون اور ملکون کو دیکھنا
جنگلون پہاڑون دریاؤن اور سمندرون کی سیر کرنا۔ دور و دراز ملکون کے اسلامی
بہائیون کو دیکھنا علم و حکمت کے واسطہ کیسے بنیادی اصول ہین۔ ا یسے مجمع کیواسطے
اصول حفظ صحت او ر پاک نشانات کے لحاظ سے مکہ معظمہ کیسا موزون ہے۔ یہی وہ
مقام ہے جہان سے وحدت و جلال اور حقیقی صفات باری تعالی کا چشمہ
از سر نو ابلا یہی وہ مقام ہے جسمین ابو لا نسلام ابراہیم علیہ السلام کے نشانات ۲۰
موجود ہین۔ یہی وہ مقام ہے جہان ابراہیم نے خدا کے حکم سے ام اسمعیل ہاجرہ
علیہا السلام کو نئی آبادی۔ دائمی رونق۔ عالمگیر عزت۔ ترقی نسل نزول برکات اور
لاانتہا فیض ربانی کی امید پر جو خدائی وعدون پر مبنی تھی چھوڑا اور یہین وہ
مقامات ہین جہان ہاجرہ علیہا السلام خدا کی رضا پر صابر و شاکر اور اوسکے
سچے وعدون پر متیقن ہو کر رہی۔ یہی وہ مقام ہے جو ابتدائی مسلمانون،
مخلص جان نثارون اور کامل مومنون متوکلون صدیقون اور شہیدون کا مدفن
و مسکن ہے۔ یہین اونکی مساعی جمیلہ اشاعت اسلام مین شروع ہوئین یہی وہ مقام
ہے جو بدترین شرک ظلم شرارت اور خباثت کا مقام رہکر ہمیشہ کے لئے شرک سے
صاف اور موحدین کا گھر بنگیا۔ یہی وہ مقام ہے جو خاتم النبیین سید المرسلین فخر الاولین
والآخرین کے حکیمانہ تعلیمون عارفانہ صبر متوکلانہ استقلال شجاعانہ ہمت کریمانہ

شفقت اور رحمت کی یادگار ہے پھر ہر ایک رکن حج ثبت سے عادات اور
اخلاق ذمیمہ کی اصلاح کمال حکمت کے ساتھہ کرتا ہے ذیل مین ہم اونکا مختصر بیان
درج کرتے ہین -

اوّل احرام و نیت حج - احرام باندھنے کے واسطے خاص خاص مقامات مقرر
ہین جو میقات کہلاتے ہین مکہ والون کے واسطے میقات حرم کعبہ ہے مدینہ
کی طرف سے آنے والون کے لئے ذوالحلیفہ عراق کی طرف سے آنے والون
کے لئے ذات عراق شام کی طرف کے لئے جحفہ نجد کے لئے قرن یمن اور ہندوستان
کے لئے یلملم میقات پر پہنچکر حج یا عمرہ یا دونون کے نیت سے احرام
باندھا جاتا ہے - احرام مین نیت کرتے صرف ایک چادر بطور تہبند کے ٢١
باندھتے اور ایک چادر اوڑھ لیتے ہین مگر سر کہلا رکہتے ہین - چادر خواہ ایک
پاٹ کی ہو یا دو پاٹ کی سلی ہوی ہو مگر قینچی سے قطع کی ہوی نہو (اسمین امرا
کے تصنع تکلف اور فیشن پسندی کا کیسا علاج اور تمام امیر و غریب مین وحدت
ظاہری قایم کرنے کا کیسا کامل انتظام ہے) میقات پر پہنچکر غسل کرتے یا وضو
اور اوسکے بعد نیت کرکے احرام باندھتے اور کہتے ہین - لبیک اللھم لبیک
(اے پاک ذات تیری یاد اور
لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک
خداے واحد لاشریک کی خالص حمد وثنا اور ... الشریک کا یہ کیسا مجسمہ ...)
لاشریک لک لبیک - اور ہر نماز کے بعد یا جب اونچی جگہ پر چڑہین
یا نیچے اوترین تو یہی جملہ کہتے ہین زمانہ احرام مین - منہ ڈھانپنا یا ایسا کپڑا جو قطع کرکے
سیا گیا ہو پہننا موزہ یا جراب سے پاؤن کو ڈھانپنا شکار کہیلنا یا دوسرے کو شکار
بتانا سر منڈوانا - ناخن ترشوانا - جماع کرنا منع ہین - وضع پسندی اور نخوت کا یہ کیسا

نسخہ ہے ـ بائبل مین بھی ایسی عبادت کی نظیر موجود ہے ـ جو نذیر کے سر پر اُوسترا نہ پھیرا جاوے جب تک وے دن جنمین اوس نے اپنے آپکو خداوند کے لئے نذر کیا ہے گذر نہ جاوین ـ سر کے بال بڑہنے دے ـ گنتی ۶/۵ ـ

دوم طواف قدوم ـ جب مکہ مین پہنچے اور حرم کعبہ دکھای دے تو کہے ـ

اللہ اکبر ـ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و اللہ اکبر و للہ الحمد ـ (تمام شبہات و وساوس شرک کا یہہ کیسا عجیب تنزیہ ہے) جب حرم کے اندر جاے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو ـ اگر ممکن ہو تو اوسکو بوسے دے ورنہ ہاتہہ سے بوسہ لینے کا اشارہ ہی کرلے اور کعبہ کے گرد گھومنا شروع کرے ـ جب
۲۴ حجر اسود کے سامنے آوے تب اوسکا بوسے یا اوسیطرح اشارہ کردے سات مرتبہ گھومے اور کوئی دعا جو اوسکا جی چاہے پڑہتا رہے اور اوس گھومنے کو طواف کہتے ہین سات طواف کے بعد مقام ابراہیم مین دو رکعت نماز پڑہے ـ یہہ ابراہیمی طریقے کی نماز، عبادت ہے (دیکھو زبور ۲۶) حجر اسود اوس تصویری پیشینگوئی کی یادگار ہے جو متی باب ۲۱ آیات ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ مین نبی عربی کی نسبت کی گئی تھی ـ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا ـ یہہ خداوند سے ہے اور ہماری نظرون مین عجیب اسلئے مین تم سے کہتا ہون خدا کی بادشاہت تمسے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اوس کے پہل لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالے گا" یہہ نہایت ہی زبردست اور صاف پیشینگوئی ہے اسی یادگار مین اس پتھر کو ہاتہہ سے مس کیا جاتا یا بوسہ لیا جاتا ہے مگر عبادت کا کوئی جزو مثلاً حمد کرنا یا رکوع سجود کرنا یا اوس سے دعا مانگنا یا اوسکے

نامر کی سنت ۔ اِنما جیسا کہ بتون کے آگے کیا جاتا ہے حجر اسود کی نسبت نہین
کیا جاتا اگر کوئی نادانی سے کرے تو یہہ شرک ہے اور قطعًا حرام -
سوہم سعی بین الصفا والمروہ - اسی دن طواف کے بعد صفا و مروہ مین جو
نہائیت چھوٹے چھوٹے پہاڑ ہین سات دفعہ پھرے صفا کی پہاڑی پر چڑہے اور
کعبہ کی طرف منہ کرکے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ
اکبر وللّٰہ الحمد - اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم
وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اسکے بعد جو چاہے دعا مانگے اور صفا
پر سے اتر کر مروہ کو جاوے - اس رستہ مین دو نشان بنے ہوئے ہین اون نشانون
کے بیچ مین دوڑ کر چلے جب مروہ پر چڑہے تو کعبہ کی طرف منہ کرکے وہین تمام جملہ
جو صفا پر پڑھا تھا پڑہے یہہ ایک دوڑ ہوی جسکو ایک شوط کہتے ہین اسیطرح سات دفعہ ۲۳
کرے - ساتوین دوڑ مروہ پر ختم ہو گی -
اگر احرام باندہتے وقت صرف عمرہ کی نیت کی ہے تو عمرہ ختم ہوگیا احرام کھولدے
اور پھر آٹھوین ذیلحجہ کو حرم کے اندر حج کا احرام باندہے اور اگر حج وعمرہ دونون
کے اکھٹے کی نیت کی ہو یا صرف حج کی نیت کی ہو تو بدستور احرام باندہے رکھے یہہ
ہم ہاجرہ علیہا السلام کی شدت پیاس - اضطرار اور تگ و پو کی یادگار ہے جب
ابراہیم نے اونکو خدا کے حکم سے یہاں چھوڑا تھا اور خدا نے اس مضطربانہ تگ و پو
کی حالت مین زمزم سے اونکی امداد کی تھی اس قسم کی یادگارین اولاد ابراہیم
مین مروج تھین دیکھو پیدائش ۳۵ یشوع ۴ باب احبار ۲۳
احرام خروج منٰی - جو لوگ عمرہ ادا کرکے احرام سے خارج ہو گئے ہین انکو چاہئے

کہ حرم مین جاکر صبح کی نماز پڑہین اور حج کا احرام باندہین اور منٰے کو روانہ ہون
اور جن لوگون نے احرام نہین کہولا وہ صبح کی نماز کے بعد منٰے کو روانہ ہون رات
کو منٰے مین رہین - نوین تاریخ صبح کی نماز کے بعد علی الصباح عرفات کے میدان مین
جاوین اور غروب آفتاب تک اوسمین رہین اور دعائین مانگتے رہین وہان
امام ایک اونچی پر چڑہکر خطبہ پڑہتا ہے اور لوگون کو نیکی اور خدا پرستی کی نصیحت کرتا ہے
ہزارون لوگ اوسکے گرد کھڑے ہوکر سنتے ہین اور جو نہین سن سکتے وہ اپنی ہی جگہہ
دعائین کرتے ہین موسےٰ نے فرعون کو کہا تہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے
کہ میرے لوگون کو جانے دے تاکہ وہ بیابان مین میرے لئے عید کرین -
پنجم - وقوف مزدلفہ - مغرب کی نماز کے بعد لوگ اوس میدان سے روانہ ہوتے
اور مزدلفہ کے میدان مین آکر رات بسر کرتے ہین - ۴۴
ششم - منیٰ اور رمی جمار - دسوین ذیحجہ کو مزدلفہ سے چلکر منا مین پہنچتے ہین
میدان منیٰ مین تین ستون بطور نشان کے بنے ہوئے ہین - ہر ایک ستون پر سات سات
کنکریان ایک ایک کرکے مارتے ہین اور ہر ایک کنکری کے مارنے کے وقت یہہ پڑہتے
ہین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
جب تینون ستونون پر کنکریان مارین تو ہر بلندی و پستی پر اور نماز کے بعد جو لبیک
کہتا تہا وہ کہنا موقوف کردے اور جمرۃ العقبہ کے پاس ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے
وہان قربانی کرے اور سر منڈوادے یا بال کترواڈالے اور احرام کہولدے اور
کپڑے پہن لے - مگر عورت کے پاس جانے کی ابتک اجازت نہین ہے -
گیارہوین اور بارہوین کو بدستور منا مین ہے اور دونون دن اون تینون ستونو

کنکریان اوسیطرح مارے جسطرح دسوین تاریخ کو مارے تھے (چونکہ بہت دنون
سر کہلا رہا اور گرد و غبار پڑا رہتا - اور ایسے) ریگستان مین یہی طریقہ صفائی اور ستہرائی
کرنیکا سب سے آسان ہے اسلئے سر منڈوانے یا بال کتروانے کا حکم ہوا کتب مقدسہ
مین بہی اسکا رواج پایا جاتا ہے دیکہو ایوب ۱/۲۰ گنتی ۶/۱۸ احبار ۱۴/۹ متی ۶/۱۷
ہفتم - طواف الزیارت - انہی تاریخون مین یعنی دسوین یا گیارہوین یا
بارہوین کو قربانی کے بعد منے سے حرم مین آوے اور خانہ کعبہ کا طواف
اوسیطرح کرے جسطرح اوپر بیان ہوا اور پہر منے مین چلا جاوے - بعد اوسکے
اپنے کام مین لگے اور جو چاہے سو کرے - اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد
سعی بین الصفا والمروہ نہ کی ہو تو اوسکو اس طواف کے بعد کر لینی چاہئے
ہشتم - طواف الصدر - جو لوگ اور ملکون سے حج کرنے کو آئے ہین اور حج ۵
کے بعد واپس جانا چاہتے ہین تو اونکو صرف طواف کرکے روانہ ہونا چاہئے
نہم قربانی - بیابان غیر مزروعہ مین انبوہ کثیر کے لئے اور طریق پر کافی غذاؤن
کا میسر آنا غیر ممکن تہا اس لئے اکثر لوگ خوراک کے لئے اپنے واسطے جانور لیجاتے
ہین جو بدن اور قلائد کہلاتے ہین جو نہین لیجاتے وہ مکہ سے خرید لیتے ہین اونمین
سے خود بہی کہاتے ہین اور لوگون کو بہی کہلاتے ہین - کسی دیوی یا دیوتا یا چیز کی نجات
کی غرض سے یہہ قربانیان نہین کیجاتی نہ خدا اونکی لو یا خون یا ذبح سے خوش
ہوتا ہے خدا کو خوش کرنے والی محض ایک چیز ہے یعنی نیکی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے
لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوے منکم خدا تک
قربانیون کا گوشت اور خون نہین پہنچتا بلکہ تمہارا اتقا پہنچتا ہے (دیکہو ق) نشانہ حرمات

زیادہ جانور ذبح کئے جاتے ہین جنکو گوشت خوار ہندو وید بہی نہین کہا سکتی - ارکان حج مین سے نہین ہے - قربانی کے احکام اگر بائیبل مین دیکہنے ہون تو دیکہو گنتی ۶/۱۷ - پیدائش ۹/۲ و ۱۲/۸ ۲ تاریخ ۶/۱۱ - اسلاطین ۹/۲ -

اقسام حج - حج تین قسم ہے - افراد - قران - تمتع - اگر صرف حج کی نیت سے احرام باندھا ہے تو اوسکا نام حج افراد ہے - اور اگر حج و عمرہ دونون کی نیت سے احرام باندھا ہے تو اوسکا نام قران ہے اور اگر صرف عمرہ کے نیت سے اور عمرہ کرنیکے بعد پہر حج کی نیت سے احرام باندھا ہے تو حج تمتع ہے -

حج افراد و تمتع کی تو بالکل وہی صورت ہے جو بیان ہوئی اور حج قران مین اسقدر فرق ہے کہ طواف قدوم و سعی بین الصفا والمروہ دو دو دفعہ کرنی لازم ہے -

مفصلہ ذیل ارکان حج قرآن مجید مین مذکور ہین - احرام مین داخل ہونا اور حج کی نیت کرنا - احرام کے دنون مین جنگل کے جانورکا شکار حرام اور بحری جانور کا شکار حلال ہونا - لڑائی - فساد اور جماع نہ کرنا - احرام اور ارکان کے خاتمہ تک سر نہ منڈوانا طواف اور ذکر خدا کرنا - سعی بین الصفا والمروۃ - عرفات مین جانا - مزدلفہ مین رہنا اور ایام تشریق تک منیٰ مین ٹہرنا ہر سہ اقسام قربانی جو جانور مکہ مین اسی ارادہ سے ساتہہ لیجا کر کیجاتی یا جو حج تمتع مین یا حج کے بعد بطور کفارہ یا دم جنایات دغیرہ کیجاتی ہے -

مفصلہ ذیل ارکان حج قرآن مجید مین مذکور نہین - میقات - تہبند باندہنا اور غیر قطع کیا ہوا کپڑا اپنہنا (یہہ ابراہیمی زمانہ کی پوشاک ہے) طواف کے سات عدد - حجر اسود - رمی جمار -

سے احرام اور عرفات مین دعا کے لئے ٹھہرنا اور طواف زیارت
یاکہ اونکے فوت ہونے سے حج نہین ہوتا سعی بین الصفا والمروہ
یانا رمی جمار نہ مزدلفہ مین شب کو دعا کے لئے ٹھہرنا۔ ایام تشریق
۔ اور رمی جمار کرنا اور ان ارکان کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب
ہونے سے دم یعنی قربانی کرنی پڑتی ہے باقی چیزین سنت

ناظرین

۲۷ ام علیکم ورحمت اللہ برکاتہٗ۔ فضل ایزدی سے
کا دوسرا سال ختم ہوا۔ اس عرصہ مین خداوند
ہے اور اوسی کے کرم سے اور اوسی کے رحم
مولف نے ایک تفسیر طیار کی ہے جو انشا اللہ
چھپنی شروع ہوجائیگی۔ اس تفسیر مین تمام بے بنیاد
من کو چھوڑکر ہر ایک مسئلہ کی تفسیر حتی الامکان قرانی
ی گئی ہے یا اعلے طبقہ کی احادیث صحیحہ سے قصص
ر انا جیل موجودہ سے امداد لی گئی ہے علمی مسائل
علوم کی مطابق بیان کیا گیا ہے جو اصلاح اور تکمیل
ف علیہم السلام نبی آخرالزمان کے واسطے عمدگی کے
وقعہ بموقعہ ذکر کیا گیا ہے اور ثابت کردیا گیا ہے کہ آپ

طور پر قرآن مجید کتب سابقہ کا مصدق محافظ اور مکمل ہے بغرض رفاہ عام اس سچی اور کامل تفسیر کی قیمت بھی محض تین روپیہ رکھی گئی ہے نمونہ رسایل کے ساتھ شایع کیا جاتا ہے - اب ناظرین سے طلب معاملہ تذکرۃ القرآن کے اجراسے یا عدم اجراسے کا ہے کہ اسکو اب جاری رکہا جاوے یا نہیں -

اس لئے اس فیصلہ کے واسطے اخیر فروری سنہ ۱۹۰۱ تک میعاد مقرر کیجاکر گذارش ہے کہ اس وقت سے پہلے پہلے ہمارے ناظرین اپنی اپنی راے سے اطلاع بخشیں - اگر سو درخواستیں بہی اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اسکو جاری رکہا جاوے تو ہم انشاء اللہ الکریم اسکو ضرور جاری کرینگے ورنہ نہیں والسلام ۲۸۰

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان مینیجر تذکرۃ القرآن از مقام تراوڑی ضلع کرنال

مجموعہ تذکرۃ القرآن بابت سنہ ۱۹۰۰ء مجلد قیمت معہ محصول ڈاک

مجموعہ تذکرۃ القرآن بابت سنہ ۱۸۹۹ء مجلد قیمت معہ محصول ڈاک

تفسیر القرآن بالقرآن ... قیمت ... پیشگی درخواست بھیجنے والے ... محصول ڈاک معاف ہے

تفسیر القرآن بالقرآن سورۂ الحمد و پارۂ الم قیمت ...

مفتاح القرآن - طبع دویم - قیمت ۶ / ...